عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

شمارہ ۲ جلد ۶/۳۹

مئی ۲۰۰۲ء

صفر المظفر ۱۴۲۳ھ

"واقعہ اسلام آباد" پس پردہ قوت کا ہاتھ

عالم آخرت اور قرآن مجید

احمدیت کا تصور الٰہ اور قرآن

وہ گناہ جن کو لوگ گناہ نہیں سمجھتے

انسانی حقوق اور قادیانی جماعت

دفتر مرکزیہ ملتان کے کتب خانہ کا اجمالی تعارف

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

شمارہ نمبر ۲ جلد نمبر ۳۹/۶ قیمت فی شمارہ ۱۰ روپے

سالانہ ـــ ۱۰۰ روپے بیرون ملک ـــ ۱۰۰ روپے پاکستانی

بانی

مجاہد ختم نبوۃ حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد مدظلہ

پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینی مدظلہ

نگران اعلیٰ: حضرۃ مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نگران: حضرۃ مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر: صاحبزادہ طارق محمود

سب ایڈیٹر: حافظ احمد عثمان شاہد ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر: رانا محمد طفیل جاوید

منیجر: قاری محمد حفیظ اللہ

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ ○ مولانا قاضی لسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ ○ مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ

فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ ○ حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ

شیخ الحدیث مولانا مفتی احمد الرحمنؒ ○ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبد اللہؒ

حضرت مولانا عبد الرحمن میانویؒ ○ حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ ○ حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ

مجلس منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی ○ مولانا صاحبزادہ عزیز احمد

مولانا بشیر احمد ○ حافظ محمد ثاقب

مولانا محمد اکرم طوفانی ○ مولانا خدا بخش شجاع آبادی

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ○ حافظ محمد یوسف عثمانی

مولانا احمد بخش ○ مولانا مفتی حفیظ الرحمن

مولانا محمد نذر عثمانی ○ مولانا غلام حسین

مولانا محمد اسحاق ساقی ○ مولانا غلام مصطفیٰ

مولانا فقیر اللہ اختر ○ مولانا محمد طیب فاروقی

مولانا قاضی احسان احمد مولانا محمد قاسم رحمانی چوہدری محمد اقبال

رابطہ، دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ حضوری باغ روڈ، ملتان، پاکستان

فون - ۵۱۴۱۲۲ فیکس - ۵۴۲۲۷۷

ناشر۔ صاحبزادہ طارق محمود، مطبع تشکیل نو پرنٹرز ملتان

مقام اشاعت:- جامع مسجد ختم نبوۃ حضوری باغ روڈ ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمتہ الیوم!

واقعہ اسلام آباد! پس پردہ قوت کا ہاتھ	اداریہ	3
قادیانیوں سے متعلقہ شقیں ختم کرانے کیلئے مرزا طاہر سرگرم	ادارہ	5
مرزا طاہر قادیانی کے ٹونی بلیئر اور بش کو خطوط	ادارہ	5
پاکستان میں قادیانیت کی تبلیغ کے لئے 16 کروڑ ڈالر مختص	ادارہ	7
مذہب سے متعلق متنازعہ مواد کی تقسیم	ادارہ	7

مقالات ومضامین

وہ گناہ جن کو لوگ گناہ نہیں سمجھتے	حضرت مولانا محمد شفیعؒ	9
بکھرے موتی	حضرت مولانا اللہ وسایا	17
امت مسلمہ کیلئے لمحہ فکریہ	صاحبزادہ طارق محمود	25
عالم آخرت اور قرآن مجید	مولانا عبداللطیف مسعود	27
اکابرین کا تقویٰ اور توکل	سید شمشاد حسین شاہ	34

ردقادیانیت

شناخت مجدد	پروفیسر یوسف سلیم چشتی	36
انسانی حقوق اور قادیانی جماعت	پروفیسر منور احمد ملک	43

متفرقات

دفتر مرکزیہ ملتان کے کتب خانہ کا اجمالی تعارف	حضرت مولانا اللہ وسایا	47
جماعتی سرگرمیاں!	ادارہ	58
تبصرہ کتب	ادارہ	60
قافلہ آخرت	ادارہ	62

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمتہ الیوم!

واقعہ اسلام آباد!

پس پردہ قوت کا ہاتھ !!!

گزشتہ برس 28 اکتوبر بروز اتوار بہاول پور کے چرچ کو دہشت گردی کا نشانہ بنایا گیا۔ ٹھیک پانچ ماہ بعد 17 مارچ کو اتوار کے دن ہی وفاقی دارالحکومت میں چرچ پر دستی بموں سے حملہ کیا گیا۔ مذکورہ چرچ امریکی سفارت خانے سے تین سو میٹر کے فاصلہ پر واقع ہے اور یہ چرچ صرف غیر ملکی سفارت کاروں کے لئے مخصوص ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ چرچ انتظامیہ نے پولیس کو عبادت کے لئے آنے والوں کی تلاشی سے منع کر رکھا تھا۔ اسلام آباد کے ڈپلومیٹک انکلیو میں دہشت گردی کے واقعہ کے بعد حکومتی دعوے دھرے کے دھرے رہ گئے۔ قبل ازیں اسلام آباد کے ہم زلف شہر راولپنڈی میں ایک امام بارگاہ میں ہونے والا دہشت گردی کا واقعہ حکومت کے لئے پیشگی چیلنج کی حیثیت رکھتا تھا۔

اسلام آباد کا سانحہ عین اس وقت رونما ہوا جب ملک میں محرم کی وجہ سے حکومت اور انتظامی مشینری امن وامان قائم رکھنے میں مصروف مشغول تھی۔ دہشت گردی کے واقعات کا تسلسل اور بالخصوص وفاقی دارالحکومت کا سانحہ غیر معمولی تشویش کا باعث ہے۔ حکومت نے بعض تنظیموں پر نہ صرف پابندی عائد کی بلکہ ان کے خلاف ملک بھر میں وسیع پیمانے پر کریک ڈاؤن بھی کیا گیا۔ ان تنظیموں کے کارکنوں کو کثرت سے گرفتار کیا گیا۔ پاک افغان سرحد پہلی بار سیل ہوئی۔ افغانستان میں حکومتی تبدیلی کے بعد دہشت گردی کے کیمپوں کے خاتمہ کا یقین دلایا گیا۔ ہر ذی شعور شہری سوچنے اور سوال کرنے پر مجبور ہے کہ حکومتی اقدامات اور اعلانات کے باوجود اب دہشت گردی کیونکر ہو رہی ہے۔ دہشت گرد کس سرحد سے داخل ہو رہے ہیں؟۔ اسلام آباد کا واقعہ بلاشبہ المناک اور افسوسناک ہے لیکن یہ سانحہ اپنے پیچھے کئی سوال چھوڑ گیا ہے۔

اس میں شک نہیں کہ حکومت بامر مجبوری امریکی احکامات کی تعمیل و تکمیل میں سرگرم عمل ہے۔ جہادی تنظیموں کے خلاف کئے جانے والے اقدامات سے شاید مطلوبہ نتائج بڑی سرکار حاصل نہیں کر پا رہی۔ خدشہ

ظاہر کیا جارہا ہے کہ اس واقعہ کی آڑ میں باقی ماندہ دینی جماعتوں کو بھی کچلا جائے گا۔ چنانچہ اس واقعہ کے بعد کالعدم تنظیموں کے کارکنوں کی متوقع رہائی روک دی گئی۔ خیال تھا کہ حکومت عاشورہ محرم سے قبل بطور خیر سگالی قیام امن کی خاطر ان تنظیموں کے ارکان کو رہا کردے گی۔ حکومت کو امریکی احکامات پر اندھا دھند عمل درآمد کروانے کی بجائے قومی سلامتی امن وامان کی بحالی اور دہشت گردی کے سدباب کے لئے مستقل اور پائیدار حل تلاش کرنا ہوگا۔ اس کا ایک حل اہل دانش یہ پیش کررہے ہیں کہ ملک میں صاف شفاف غیر جانب دارانہ انتخابات کے ذریعہ اقتدار عوام کے سپرد کردیا جائے۔ ہمارے ہاں اقتدار کی منتقلی بھی ایک مسئلہ ہے۔ فوج اپنی مرضی کی اسمبلی اور حکومت کا قیام چاہتی ہے۔ یہ مسئلہ اس وقت تک حل نہیں ہوگا جب تک اقتدار میں فوج کے کردار کو شامل نہیں کیا جاتا۔ حالیہ سانحہ کے بارے میں قومی سیاست دانوں کے اس الزام سے کہاں تک اتفاق کیا جاسکتا ہے کہ خفیہ ادارے اور ایجنسیاں اپنے حقیقی فرائض سرانجام دینے کی بجائے آئندہ قائم کی جانے والی حکومت کے ڈھانچہ کے کل پرزے بنانے اور فٹ کرنے میں مصروف ہیں۔ بلدیاتی انتخابات میں بھی خفیہ والوں کے افسران سے یہی خدمات لی گئیں۔ امن وامان کی بحالی اور دہشت گردی کی روک تھام کے لئے انتظامی مشینری میں ہم آہنگی اور ربط کا ہونا ضروری ہے۔

اسلام آباد کے واقعہ میں اس پہلو کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا کہ چرچ انتظامیہ نے پولیس کو عبادت کے لئے آنے والوں کی تلاشی سے منع کررکھا تھا۔ بہاول پور چرچ میں ہونے والی دہشت گردی کے بعد تو پہلے سے زیادہ محتاط ہونے اور سکیورٹی پر توجہ دینے کی ضرورت تھی۔ ایک معاصر اخبار نے خوب لکھا کہ اگر نیویارک ایئرپورٹ پر ہمارے صدر صاحب کے پریس سیکرٹری اور وفاقی وزیر کی تلاشی لی جاسکتی ہے تو مخدوش حالات کے پیش نظر غیر ملکی سفارت کاروں کی تلاشی کیوں نہیں لی جاسکتی۔ حساس آلات سے بھی چرچ میں آنے والوں کو چیک کیا جاسکتا ہے۔ ہم چرچ انتظامیہ پر کسی سازش کا الزام تو نہیں لگاتے لیکن اس واقعہ میں غفلت اور لاپرواہی کے مظاہرہ کو رد نہیں کیا جاسکتا۔ بھارت میں مسلم کش فسادات کے نتیجہ میں جس طرح بھارت کی ساکھ کو نقصان پہنچا اس طرح حالیہ واقعہ کے باعث بلاشبہ پاکستان کی ساکھ بھی متاثر ہوئی ہے۔ بھارت میں مسلمانوں کو زندہ جلایا گیا۔ لوٹ مار، آبروریزی ہوئی۔ ہمارے وفاقی وزیر برائے اقلیتی امور ٹریسلر نے ایک بار پھر اپنے دعویٰ کا اعادہ کیا کہ پاکستان میں اقلیتیں محفوظ ہیں اور اس میں شک بھی نہیں۔ اقلیتوں اور ان کی عبادت گاہوں کو تحفظ حاصل ہے۔ اسلام مذہبی رواداری اور عبادت گاہوں کے تقدس کا سبق دیتا ہے۔ ہمارے دشمن کی طرف سے ٹریسلر صاحب کے بیان کا جواب اسی صورت میں ممکن تھا۔

اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ مسائل افہام و تفہیم اور محرکات واسباب پر غور کرنے سے حل

ہوتے ہیں۔ مرض کی طرح مسائل کی تشخیص بھی ضروری ہے۔ محض پابندیاں لگانے اور تنظیموں کو کالعدم قرار دیئے جانے سے مسائل حل نہیں ہوں گے۔ تمام وسائل کو بروئے کار لانے اور تمام تر دعوؤں کے باوجود دہشت گردی کے خاتمہ میں حکومت کی ناکامی کی یہی وجہ ہے کہ وفاقی وزیر داخلہ کا یہ بیان کہ وہ ملک کے چپے چپے کو مانیٹر نہیں کر سکتے۔ ناکامی کا اعتراف کرنے کے مترادف ہے۔ ایک مدت سے مسیحی مشنریاں پاکستان میں کام کر رہی ہیں۔ عیسائی مذہب کی تبلیغ پر کوئی قدغن نہیں' لٹریچر کی تقسیم عام ہے جس کے باعث مسلمانوں میں غم وغصہ پایا جاتا ہے۔ اسلام کی محبت کے جذبہ میں سرشار مسلمان یہ پسند نہیں کرتے۔ ملک میں واقع افغانوں کی خیمہ بستیوں میں بھی مشنریاں سرگرم عمل ہیں جس کے رد عمل میں اشتعال کے احتمال کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ مسیحی مشنریوں کے نیٹ ورک کو محدود کیا جائے تاکہ مسلمانوں میں غم وغصہ اور اشتعال انگیزی کم ہو سکے۔ اسلام آباد کے واقعہ کے بارے میں حکومت ابھی تک کسی نتیجے پر نہیں پہنچ سکی۔ اندھیرے میں ہاتھ پاؤں مارے جا رہے ہیں' کبھی را کو مورد الزام ٹھہرایا جاتا تو کبھی موساد کا نام لیا جاتا ہے' کبھی کالعدم تنظیموں سے اس کے ڈانڈے ملائے جاتے ہیں اور کبھی عمر سعید کیس سے اس کو نتھی کیا جاتا ہے۔ حکومت نے پس پردہ ایک تیسری قوت کے بارے میں کبھی نہیں سوچا کہ وہ ماضی میں کیا کیا گل کھلاتی رہی ہے؟۔ اس کی قیادت بیرون ملک بیٹھی ہے' سازشوں کے جال بننا' پھیلانا اور اس پر عمل کرنا اس کا محبوب مشغلہ ہے۔ پس پردہ یہ تیسری قوت وہ اقلیت ہے جس نے ابھی تک اپنے آپ کو اقلیت تسلیم نہیں کیا۔ اس اقلیت نے ابھی تک پاکستان کو ذہنی طور پر قبول اور قلبی طور پر تسلیم نہیں کیا ہے۔ یہ وہی اقلیت ہے اکھنڈ بھارت جس کا الہامی عقیدہ ہے......... اپنے مذہب اور عقائد کی سچائی کے لئے سب کچھ کیا جا سکتا ہے۔

قادیانیوں کے خلاف آئینی شقیں ختم کرانے کے لئے مرزا طاہر سرگرم

قادیانی اسلام اور پاکستان کو بدنام کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ ایک اخبار کے مطابق گزشتہ دنوں قادیانیوں کے خود ساختہ خلیفہ مرزا طاہر نے امریکی صدر بش اور برطانوی وزیر اعظم ٹونی بلیئر کو خطوط لکھے ہیں جن میں یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ امریکہ اور برطانیہ حکومت پاکستان پر دباؤ ڈال کر پاکستان میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی آئینی شق ختم کروائیں اور یہ کہ پاکستان میں ۳۰ فیصد سے زائد افراد نے قادیانی مذہب قبول کر لیا ہے لیکن وہ بعض مذہبی جماعتوں کے خوف سے کھل کر اپنی مذہبی رسومات ادا نہیں کر پا رہے۔ اس حوالے سے جو خبر شائع ہوئی وہ درج ذیل ہے:

مذہبی رسومات ادا نہیں کرنے دی جا رہی ہیں' ٹونی بلیئر اور بش کو خطوط

کراچی (وقائع نگار خصوصی) مرزا طاہر احمد قادیانی پاکستان میں قادیانیوں کو غیر

مسلم قرار دینے والی آئینی شقوں کو ختم کرانے کے لئے سرگرم ہو گئے ہیں۔ اس سلسلے میں انہوں نے برطانوی وزیر اعظم ٹونی بلیئر اور امریکی صدر جارج بش کو خطوط بھی ارسال کئے ہیں جن میں کہا گیا ہے کہ دونوں ممالک حکومت پر دباؤ ڈال کر پاکستان میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کی آئینی شق ختم کرائیں۔ باخبر ذرائع کا کہنا ہے کہ مرزا طاہر احمد قادیانی کی جانب سے یہ خطوط ۷ فروری کو لکھے گئے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ ان میں لکھا گیا ہے کہ پاکستان میں ۳۰ فیصد سے زائد افراد نے قادیانی مذہب قبول کر لیا ہے اور وہ کھل کر اپنی مذہبی رسومات ادا نہیں کر پا رہے کیونکہ پاکستان میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا گیا ہے۔ خط میں لکھا گیا ہے کہ قادیانی تبلیغی ادارے پاکستان میں سرگرم ہیں اور پاکستانی عوام تیزی سے قادیانی مذہب قبول کر رہے ہیں۔ مرزا طاہر احمد قادیانی نے لکھا ہے کہ پاکستان میں قادیانی مذہب قبول کرنے والے خود کو قادیانی کہلواتے ہوئے خوف محسوس کرتے ہیں۔ کیونکہ بعض مذہبی جماعتوں کی جانب سے قادیانیوں کو واجب القتل قرار دیا گیا ہے۔ خط میں لکھا گیا ہے کہ پاکستان میں قادیانیوں کی عبادت گاہیں بھی محفوظ نہیں ہیں اور آئے دن ان میں دہشت گردی کے واقعات رونما ہوتے رہتے ہیں۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ خط کے ساتھ مرزا طاہر احمد قادیانی نے پاکستان میں قادیانی مذہب قبول کرنے والوں کی فہرست بھی ارسال کی ہے اور کہا ہے کہ پاکستان میں مسلمانوں کو قادیانی بنانے کے لئے قادیانیوں کی تبلیغی ٹیمیں سرگرم ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا ہے کہ اگر پاکستان کے آئین میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے والی شق ختم کر دی جائے تو بڑی تعداد میں مسلمان قادیانی ہو جائیں گے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ برطانوی وزیر اعظم ٹونی بلیئر کی جانب سے جوابی خط مرزا طاہر احمد قادیانی کو بھیجا گیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ برطانیہ اس سلسلے میں پاکستان حکومت سے بات کرے گا۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ مرزا طاہر احمد قادیانی نے مذکورہ خطوط پاکستان میں قادیانیت کی تبلیغ کے لئے سرگرم تبلیغی ٹیموں کو فیکس کر دیئے ہیں۔

(روزنامہ امت کراچی ۱۱ مارچ ۲۰۰۲ء)

مذکورہ بالا رپورٹ پڑھ کر آپ بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ قادیانیوں کے بارے میں پاکستان سے مخلص ہونے کے پروپیگنڈے میں کس قدر صداقت ہے اور قادیانی اپنے باطل مذہب کی تبلیغ اور اس کے فروغ کے لئے

دروغ گوئی اور مبالغہ آرائی سے کس درجہ کام لیتے ہیں۔ قادیانی روز اول سے اسلام اور پاکستان کے غدار رہے ہیں جس کا اندازہ مذکورہ اخبار کی قادیانیت کی تبلیغ اور اس کے لئے فنڈ کی فراہمی سے متعلق شائع کردہ دوسری رپورٹ پڑھ کر بخوبی لگایا جاسکتا ہے:

قادیانیت کی تبلیغ کے لئے ۱۶ کروڑ ڈالر کا سالانہ فنڈ مختص

کراچی.........پاکستان میں قادیانیت کی تبلیغ کے لئے مرزا طاہر احمد قادیانی نے ۱۶ کروڑ ڈالر کا سالانہ فنڈ مختص کیا ہے۔ مذکورہ رقم چار چیکوں کے ذریعے سلیمان احمد قادیانی کے نام ارسال کی گئی ہے۔ قادیانیت کی تبلیغ کے لئے پنجاب میں ۶ کروڑ' سندھ میں ۴ کروڑ' سرحد میں تین کروڑ اور بلوچستان میں ۳ کروڑ ڈالر کی رقم خرچ کی جائے گی۔ انتہائی باخبر ذرائع نے انکشاف کیا ہے کہ سال ۲۰۰۲ء میں پاکستان کے اندر بڑے پیمانے پر قادیانیت کی تبلیغ کی منصوبہ بندی کی گئی ہے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ پاکستان میں قادیانیت کی تبلیغ میں سرگرم قادیانی اداروں کو ہدایت جاری کی گئی ہے کہ وہ مسلمانوں کو قادیانیت کی طرف راغب کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ رقوم خرچ کریں اور پاکستان میں قادیانیوں کی تعداد میں اتنا اضافہ کردیا جائے کہ حکومت قادیانی مذہب کو تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ مرزا طاہر احمد قادیانی نے ۹ جنوری کو ملک بھر میں قادیانیت کی تبلیغ میں سرگرم تنظیموں اور عہدیداروں سے خطاب کیا۔ مرزا طاہر احمد قادیانی نے کہا کہ ۲۰۰۵ء تک قادیانیت کو بطور مذہب قبول کرلیا جائے گا۔ لیکن قادیانیت کی تبلیغ کے حوالے سے مذکورہ تین سال بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔ اس لئے پاکستان میں زیادہ سے زیادہ مسلمانوں کو قادیانی مذہب کی طرف راغب کیا جائے۔ ذرائع کے مطابق مرزا طاہر احمد قادیانی پاکستان میں قادیانیت کی تبلیغ کے لئے سالانہ بجٹ مختص کرتے ہیں۔ گزشتہ برس ۱۴ کروڑ ڈالر کا بجٹ مختص کیا گیا تھا۔

(روزنامہ امت کراچی ۲۸ فروری ۲۰۰۲ء)

مذہب سے متعلق متنازعہ مواد کی تقسیم

کافی عرصہ سے ملک میں قادیانی اور عیسائی لابی ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت تبلیغ اور مذہب سے متعلق متنازعہ مواد کی تقسیم میں ملوث ہے۔ گزشتہ دنوں اس حوالے سے مندرجہ ذیل خبر شائع ہوئی جس سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ قادیانی اور دیگر غیر مسلم لابیاں ہمارے ملک میں دین اسلام کو ختم کرنے کے لئے کس حد تک

فعال اور سرگرم ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے:

چنیوٹ متنازعہ مواد تقسیم کرنے والا گروہ گرفتار

تمام ملزمان کے خلاف ۲۹۵ سی کے تحت مقدمہ درج

چنیوٹ (نمائندہ خبریں) متنازعہ مواد تقسیم کرنے والے گروہ کے سرغنہ عبدالناصر کو لاہور سے گرفتار کرلیا گیا۔ ملزم واپس امریکہ جانے والا تھا۔ ملزم نے محمد رفیق، مظفر احمد اور محمد زاہد کے ہمراہ مواد تقسیم کیا۔ پولیس نے تمام ملزمان کو زیر دفعہ ۲۹۵ سی کے تحت مقدمہ درج کر کے گرفتار کرلیا ہے اور متنازعہ لٹریچر اپنے قبضے میں لے لیا ہے۔

(روزنامہ خبریں کراچی یکم مارچ ۲۰۰۲ء)

ہم ماضی میں بھی یہ مطالبہ کرتے رہے ہیں اور اب بھی مطالبہ کرتے ہیں کہ ان سازشوں کا قلع قمع کیا جائے اور ان کے پس پردہ عناصر کو بے نقاب کر کے قوم کے سامنے لایا جائے تاکہ قوم کو اندازہ ہو سکے کہ وہ کون سے عناصر ہیں جو ملک کی نظریاتی بنیادوں کو کھوکھلا کر رہے ہیں اور ملک کو بے دینی اور اسلام دشمنی کی طرف لے جانا چاہتے ہیں۔ اس پر سنجیدگی سے غور اور پوری قوت بروئے کار لا کر عمل کرنا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔

بقیہ: عالم آخرت

کوئی بدلہ قبول ہوگا اور نہ ہی کسی کی سفارش ہی مفید ہوگی اور نہ کسی قسم کی مدد ہو سکے گی۔

ناظرین کرام! مندرجہ بالا قرآنی حقائق کے علاوہ مزید بھی کئی منظر پیش کئے جا سکتے ہیں۔ آپ کی خدمت میں التجا ہے کہ آپ دوران تلاوت قرآن مجید بھی ایسے مناظر کو بطور مطالعہ فرمایا کریں۔

حضرات گرامی! ملاحظہ فرمائیے کہ عالم آخرت کے متعلق کتنے واضح اور پر حقیقت منظر پیش کئے گئے ہیں۔ تعلیمات الٰہی کے تین بنیادی امور (توحید، رسالت اور مسئلہ آخرت) کو صرف قرآن مجید ہی نے اس شرح وبسط سے بیان فرما کر مذہب کی صحیح حقیقت اذہان و قلوب پر نقش فرمائی ہے اور کسی بھی آسمانی کتاب میں یہ چیزیں نہیں مل سکتیں۔ اس بنا پر قرآن مجید ایک کامل، ہمہ گیر اور آخری کتاب کہلانے کے مستحق ہے۔ لہٰذا ہم بسوز قلب اقوام علم بالخصوص اصحاب بائبل کو اس مینارہ نور اور خزینہ حقائق کی طرف دعوت دیتے ہیں کہ اسے اپنا کر دنیا اور آخرت کی سعادتیں حاصل کرلیجئے۔ نجات کامل ترین صورت میں صرف اور صرف قرآن مجید ہی پیش کرتا ہے۔

واللّٰہ یھدی من یشاء الیٰ صراط مستقیم۔ آمین!

شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد شفیعؒ
مرسلہ: مولانا محمد اسماعیل

وہ گناہ جن کو لوگ گناہ نہیں سمجھتے

چغل خوری و نمامی

کسی کا عیب یا ایسا قول و فعل جس کو وہ چھپانا چاہتا ہے دوسروں پر ظاہر کرنا چغلی ہے۔ چغلی کبیرہ گناہ ہے۔ پھر اگر وہ عیب واقعی اور بات صحیح ہے تو صرف چغلی کا گناہ ہوگا اور اگر واقعہ کے خلاف ہے یا اپنی طرف سے اس میں کچھ کمی زیادتی کی یا برے عنوان' بری طرز سے نقل کیا تو افتراء و بہتان بھی ہے جو مستقل کبیرہ گناہ ہے اور جس کی طرف سے چغلی کی گئی اگر اس کے کسی عیب کا اظہار ہے تو غیبت بھی ہے جو تیسرا گناہ کبیرہ ہے۔ انسان ایک ہی بات میں تین کبیرہ گناہوں کا مرتکب ہو جاتا ہے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے پاس ایک صاحب آئے اور کسی شخص کی طرف سے کوئی بات نقل کی۔ آپ نے فرمایا کہ دیکھو یا تو ہم اس بات کی تحقیق کریں اور تم جھوٹے ثابت ہو تو اس آیت میں داخل ہو: "ان جآء کم فاسق بنباء فتبینوا۔" اور اگر تم سچے ہو تو اس آیت میں داخل ہو: "ھماز مشآء بنمیم۔" (یعنی غیبت کرنے والا اور چغلی کھانے والا۔) اور اگر چاہو تو ہم معاف کر دیں اور بات کو یہیں ختم کر دیں۔ اس شخص نے عرض کیا اے امیر المومنین میں معافی چاہتا ہوں۔ آئندہ کبھی ایسا کام نہ کروں گا۔

قرآن کریم کی بہت سی آیات میں چغلی کھانے کی حرمت و مذمت مذکور ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہیں بتلاتا ہوں تم میں بدترین انسان کون لوگ ہیں۔ فرمایا کہ وہ لوگ جو چغلی لے کر ادھر سے ادھر جاتے ہیں جو دوستوں میں باہم فساد ڈالواتے ہیں اور جو بے قصور لوگوں کے عیب ڈھونڈتے ہیں۔ (احمد)

حدیث میں ہے کہ چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔ (بخاری شریف و مسلم شریف)

حدیث میں ہے کہ جھوٹ منہ کالا کرنے والا ہے اور چغلی عذاب قبر ہے۔ (بیہقی)

احیاء العلوم میں ہے کہ جو شخص تمہارے پاس چغلی کی بات لائے تو تم پر لازم ہے کہ چھ باتوں کا التزام کرو:

اول یہ کہ اس کی تصدیق نہ کرو۔ یعنی ہاں میں ہاں نہ ملاؤ کیونکہ وہ نمام ہے۔ اس کی شہادت قبول نہیں۔ دوسرے یہ کہ اس کو اس فعل سے روکو اور نصیحت کرو۔ تیسرے یہ کہ اس کے اس فعل کو برا اور مبغوض سمجھو۔ چوتھے یہ کہ اس کی وجہ سے اپنے بھائی غائب سے بدگمان نہ ہو۔ پانچویں یہ کہ اس کے کہنے کی وجہ سے تجسس اور تلاش میں نہ پڑو کہ یہ خود گناہ ہے۔ چھٹے یہ کہ اس چغل خوری کا قول کسی سے نقل نہ کرو۔ ورنہ تم خود چغلی کھانے میں مبتلا ہو جاؤ گے۔

تنبیہ: آپ غور کریں کہ کتنے مسلمان ہیں جو اس کبیرہ گناہ اور آفت عظیمہ سے بچتے یا بچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہماری محفلوں اور مجلسوں کا مشغلہ ہی چغلی' عیب گیری' عیب جوئی' غیبت' بہتان رہ گیا ہے اور یہ وہ گناہ کبیرہ ہیں جو ہم کو بلاوجہ برباد کر رہے ہیں۔ نہ ان میں کوئی فائدہ ہے نہ لذت ہے نہ کوئی ہماری حاجت ان پر موقوف ہے۔ صرف شیطان کی تلبیس اور غفلت و بے پروائی ہے کہ بے وجہ ہم اپنے آپ کو دین و دنیا کی بربادی کی طرف لے جا رہے ہیں۔

برے القاب سے کسی کا ذکر کرنا

برے اور ناگوار القاب جو لوگوں میں مشہور ہو جاتے ہیں ان کا چرچا کرنا اور کسی کو ان القاب سے پکارنا یا اس کے پیچھے ان القاب سے ذکر کرنا سخت کبیرہ گناہ ہے۔ جیسے کبڑا' بہرا' گنجا' کانا وغیرہ۔ البتہ اگر کسی کا لقب اس درجہ میں پہنچ گیا ہے کہ بغیر اس کے وہ پہچانا ہی نہیں جاتا تو مجبوراً اس کا ذکر کر دینا ضرورت کے وقت جائز ہے عام طور پر اس لفظ کا ذکر و خطاب کرنا گناہ ہے۔

قرآن کریم میں ہے: "ولا تنابزوا بالالقاب." ترجمہ:...... برے القاب ایک دوسرے پر نہ لگاؤ۔

امام نوویؒ نے کتاب الاذکار میں فرمایا ہے کہ علمائے امت اس پر متفق ہیں کہ کسی شخص کو ایسے لقب سے یاد کرنا جس کو وہ ناپسند کرتا ہو حرام ہے۔ خواہ اس میں اس کی ذات کو کوئی حال و وصف مذکور ہو یا اس کے ماں باپ وغیرہ کا۔ (زواجر ص ۱۸ ج ۲)

یہ کبیرہ گناہ بھی انہی بے لذت گناہوں میں سے ہے جن میں نہ کوئی فائدہ ہے نہ کوئی دنیا کی حاجت۔ اس پر موقوف ہے۔ مگر ہم غفلت و بے پروائی سے اپنی جانوں پر ظلم کر رہے ہیں۔ نعوذباللہ!

علماء اور اولیاء اللہ کی بے ادبی

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تین آدمی ہیں جن کی بے ادبی و بے توقیری صرف منافق ہی کر سکتا ہے۔

ایک بوڑھا مسلمان' دوسرے عالم' تیسرے عادل بادشاہ۔(الطبرانی)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ شخص ہم میں سے یعنی مسلمانوں میں سے نہیں جو ہمارے بوڑھوں کی تعظیم نہ کرے اور ہمارے عالموں کی قدر نہ کرے۔(احمد)

بخاریؒ نے حضرت انسؓ و ابی ہریرہؓ سے ایک حدیث قدسی میں روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو شخص میرے ولی کی توہین کرتا ہے اس نے گویا مجھے اعلان جنگ دے دیا اور ایک روایت میں ہے کہ میں اس کو اعلان جنگ دے دیتا ہوں۔(زواجر)

علماء و اولیاء کی بے ادبی کو بہت سے حضرات نے کبیرہ گناہوں میں شمار کیا ہے۔(کذا فی الزواجر) اور زرکشی شارح بخاری نے حدیث مذکور کی شرح میں فرمایا ہے کہ:

"اس حدیث میں غور کرو کہ علماء اور اولیاء کی بے ادبی کی سزا سود خور کی سزا کے برابر کر دی گئی ہے کیونکہ سود خور کے متعلق قرآن میں ارشاد ہے کہ:" فاذنوا بحرب من اللّٰہ ورسولہ ۔"یعنی سود کھانے والے اللہ اور رسول اللہ کی جنگ کے لئے تیار ہو جائیں۔"

غیبت و تحقیر کسی چیز کی بھی جائز نہیں مگر جو شخص علماء کے ساتھ ایسا معاملہ کرے وہ سخت غضب الٰہی کا مورد بنتا ہے۔ علماء نے لکھا ہے کہ ایسے شخص کا خاتمہ خراب ہونے کا اندیشہ ہے۔

تنبیہ: غور کرو کہ آج کل کتنے مسلمان ہیں جو اس بے لذت و بے فائدہ گناہ کبیرہ میں مبتلا ہو کر اپنا دین و دنیا تباہ و برباد کر رہے ہیں اور بے فکری کے ساتھ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے غضب و غصہ کا مورد بنا رہے ہیں اور اس معاملہ میں ایسی عام غفلت و بے پروائی ہے کہ ساری برائیاں بلا تحقیق کے علماء کی طرف منسوب کی جاتی ہیں۔ طویلہ کی سزا بندر کے سر یعنی کسی کی خطا کسی کا گناہ۔ طعنے مولوی پر اور کسی پر اعتراض ہو یا نہ ہو علماء پر ضرور ہو۔ پھر اس وقت امت پر ایک بھاری عذاب پارٹی بندی کا مسلط ہو گیا ہے۔ ہر پارٹی کے لوگ تعظیم و تکریم کی ساری آیتیں' حدیثیں صرف اپنی پارٹی کے علماء کے لئے خاص سمجھتے ہیں۔ دوسرے علماء پر جتنی چاہیں زبان درازی کریں کوئی پروا نہیں ہوتی۔

اس میں شبہ نہیں کہ آج کل دینی امور کا انتظام صحیح نہ ہونے کے سبب اور کچھ عوام کی دین سے لاپروائی و تسہل انکاری کے سبب بہت سے لوگ جو در حقیقت علماء نہیں علماء میں شمار ہونے لگے۔ عوام کا تو یہ حال ہو گیا ہے کہ جس کے چہرے پر داڑھی اور نیچہ کرتا دیکھا اسے مولانا کا لقب دے دیا اور جو کسی تحریک میں جیل چلا گیا یا کسی جلسہ میں کھڑا ہو کر بولنے لگا وہ تو بھاری علامہ اور رجسٹرڈ مولانا ہو گئے۔

پھر ایسے لوگوں سے جو حرکات ناشائستہ صادر ہوئے تو لگے علماء پر غصہ اتارنے۔ خود ہی تو بلا کسی تحقیق و تجربہ کے کسی راستہ چلتے کو اپنا امام و مقتدا بنالیا اور انہیں مولانا کہنے لگے پھر خود ہی ان کے افعال کو تمام علماء کے افعال قرار دے کر علماء پر سب و شتم اور لعن و طعن کر کے اپنا دین و دنیا تباہ کیا۔

عوام کی اس بے احتیاطی نے بہت سی بربادیاں پیدا کیں۔ اول تو جن لوگوں کو بلا کسی سند و تحقیق کے اپنا مقتدا بنایا اگر وہ فی الواقع عالم نہیں تو ہر قدم پر خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہی میں ڈالیں گے۔

پھر جب لوگ ان کی گمراہی و بد اعمالیوں پر متنبہ ہو کر بدگمان ہوں گے تو یہ بدگمانی ان کے ساتھ مخصوص نہ رہے گی وہ سب علماء سے بدگمان ہو جائیں گے جس کا نتیجہ دین کی تباہی اور دنیا کی بربادی ہے۔

اس لئے ضروری ہے کہ اول تو کسی کو مولانا' مولوی' عالم کہنے اور سمجھنے میں جلدی نہ کریں اور جب تحقیق کر کے کسی شخص کے متعلق اہل علم و دیانت سے اس کے عالم ہونے کی تصدیق ہو جائے تو پھر اس پر اعتراض کرنے اور اس کو برا کہنے میں جلدی نہ کریں بلکہ اس کی کھلی برائی بھی دیکھیں تو اس برے فعل کو تو ضرور برا سمجھیں مگر اس شخص کو برا نہ کہیں کہ شاید وہ کسی وجہ سے معذور ہو۔ عوام کے دین کی حفاظت اسی میں ہے۔ واللہ المستعان وبیدہ التوفیق!

آیات واحادیث اور اللہ کے نام کی بے ادبی

اس کا گناہ ہونا تو ظاہر اور معلوم و مشہور ہے لیکن آج کل کتابت و طباعت کی کثرت اور بالخصوص اخبارات ورسائل کی بھرمار کے سبب یہ گناہ ایسا عام ہو گیا ہے کہ کوئی گھر' کوئی گلی کوچہ' کوئی مسلمان اس سے خالی نہ رہا۔ جگہ جگہ کاغذ بکھرے نظر آتے ہیں جن میں اللہ کا نام یا آیات واحادیث یا مسائل فقہیہ ہوتے ہیں جن کی تعظیم واجب اور بے ادبی گناہ ہے۔ خصوصاً قرآن مجید اور سیپاروں کے بوسیدہ اوراق عموماً مسجد کے طاقوں وغیرہ میں رکھ دیتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ ہم اس کے حق میں فارغ ہو گئے حالانکہ وہ ان طاقوں سے بذریعہ ہوا اڑ کر گلی کوچوں میں پہنچتے ہیں اور اس ساری بے ادبی کا گناہ رکھنے والے کو ہوتا ہے۔

ایسے قرآن مجید یا کتب دینیہ جو بوسیدہ و دریدہ ہو کر قابل انتفاع نہ رہیں ان کے لئے یہ حکم ہے کہ کسی پاک کپڑے میں لپیٹ کر کسی محفوظ زمین میں دفن کر دیا جائے یا کہیں تعمیر ہوتی ہو تو بنیادوں میں طاق بنا کر رکھ دیا جائے۔

اور جس طرح ایسے اوراق کو بے ادبی کی جگہ ڈالنا گناہ ہے اسی طرح ایسے اخبار ورسائل جن کے متعلق عادت غالبہ سے یہ معلوم ہے کہ وہ ردی میں ڈالے جائیں گے۔ آیات قرآنی یا حدیث وغیرہ ان میں لکھنا بھی جائز نہیں۔ اگر ان اخبارات کی بے ادبی ہوئی تو اس کا گناہ جیسے بے ادبی کرنے والے کو ہوگا ایسے ہی اس کے لکھنے اور

چھاپنے والوں کو بھی ہو گا۔

بلکہ ایسے اخبارات میں اگر کوئی مضمون اس قسم کا لکھنا ہے تو اصل کی بجائے ترجمہ لکھنے پر اکتفا کریں اگرچہ ترجمہ بھی قابل تعظیم وادب ہے اور اس کی بے ادبی بھی بری ہے مگر پھر بھی کچھ فرق ہے۔

اسی طرح عام خطوط میں بھی آیات واحادیث نہیں لکھنا چاہئے کہ وہ بھی عموماً ردی میں ڈال دیئے جاتے ہیں اور شاید اسی لئے یہ طریقہ رائج ہے کہ خطوط میں بجائے بسم اللہ کے اس کا عدد (۷۸۶) لکھتے ہیں اور بجائے اللہ تعالیٰ کے نام کا ذکر کرنے کے بفضلہ تعالیٰ لکھتے ہیں۔

مسئلہ : جس کاغذ پر قرآن کی کوئی آیت یا حدیث یا مسائل شرعیہ لکھے ہوئے ہوں اس میں کسی چیز کو لپیٹنا' پیکنگ کرنا بھی برا ہے۔ (عالمگیری' در مختار)

مسئلہ : ایسے کاغذ کی طرف پاؤں پھیلانا بھی گناہ ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ : سادہ کاغذ بھی قابل ادب ہے اس کو استنجاء وغیرہ میں استعمال کرنا' جیسے انگریزی رواج ہے یہ بھی جائز نہیں۔

تنبیہ : ہزاروں مسلمان آج ان بے لذت وبے فائدہ گناہوں میں مبتلا ہیں اور یہ ایسے گناہ ہیں کہ جن سے آخرت کی سزا کا تو خطرہ ہے ہی ان کا وبال دنیا میں بھی عموماً آفات اور بلاؤں' قحط وگرانی کی صورتوں میں ظاہر ہوتا ہے۔ جن میں آج کل ساری دنیا مبتلا ہے مگر افسوس کہ ان کے ازالہ کے اصلی اسباب کی طرف کسی کو توجہ نہیں۔ واللہ المستعان وعلیہ التکلان!

لوگوں کے راستے یا بیٹھنے لیٹنے کی جگہ میں نجاست وغلاظت ڈالنا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے مسلمانوں کے راستہ میں پاخانہ کیا اس پر اللہ تعالیٰ' فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔ (الطبرانی)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے مسلمانوں کو ان کے راستہ میں ایذا پہنچائی اس پر مسلمانوں کی لعنت ثابت ہو گئی۔ (الطبرانی بسند حسن)

تین لعنت کی چیزوں سے بچو۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ وہ تین لعنت کی چیزیں کیا ہیں۔ فرمایا پانی کے گھاٹ یا سایہ یا راستہ کی جگہ میں جہاں لوگ لیٹتے بیٹھتے ہوں پیشاب یا پاخانہ کرنا۔ (مسند احمد)

تنبیہ: حدیث دوم میں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ گناہ صرف پیشاب پاخانہ کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ ہر وہ چیز جس سے لوگوں کو ایذا پہنچے اس میں داخل ہے۔ مثلاً تھوک' سینک' اور گھن ونفرت کی چیزیں وغیرہ۔ افسوس ہے کہ کوئی مسلمان اس کو گناہ ہی نہیں سمجھتا۔ جہاں دیکھو اس کی خلاف ورزی عادت بن گئی ہے۔ واللہ الموفق والمعین!

پیشاب کی چھینٹوں اور قطرات سے نہ بچنا

حدیث شریف میں ہے کہ اکثر عذاب قبر پیشاب کی چھینٹوں سے نہ بچنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اس لئے پیشاب کی چھینٹوں سے بہت احتیاط کرو۔ (زواجر ص ۱۰۲)

شریعت میں اسی لئے پیشاب پاخانہ کے بعد اول ڈھیلے سے استنجا مسنون کیا گیا ہے' پھر پانی سے دھونا مقرر کیا گیا تاکہ پیشاب کے قطرات جو بعد میں عموماً گرتے ہیں ان کے منقطع ہو جانے کا اطمینان ہو جائے اور پیشاب پاخانہ کے بقیہ اجزاء سے بدن کی پوری صفائی حاصل ہو جائے اور اسی سے بچنے کے لئے مسنون کیا گیا کہ:

۱............ پیشاب کے لئے بیٹھے تو اونچی جگہ پر بیٹھے۔

۲............ ایسی زمین پر کرے جہاں سے چھینٹا اڑ کر بدن اور کپڑوں کو آلودہ نہ کرے۔

۳............ جس طرف سے ہوا آرہی ہو اس طرف رخ کر کے پیشاب نہ کرے کہ ہوا سے چھینٹا لوٹ کر اس کی طرف آئے گا۔

۴............ لیکن افسوس کہ یورپین تمدن و معاشرت کے دلدادہ ان سب چیزوں سے بالکل غافل اور بے پروائی سے اس گناہ شدید میں مبتلا ہیں۔ پیشاب پاخانہ کے لئے جو بہترین صورت ہمارے بلاد میں رائج ہے اسے چھوڑ کر پاٹ میں استنجاو پیشاب کی رسم پڑ گئی ہے جس سے کپڑوں اور بدن کا محفوظ رہنا سخت مشکل ہے۔ پھر ڈھیلے سے استنجا کو تہذیب کے خلاف سمجھ لیا گیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون! محض اس فیشن کی بدولت اس شدید گناہ اور عذاب قبر کو خریدا جاتا ہے۔ نعوذباللہ!

بے ضرورت ستر کھولنا

حدیث شریف میں ہے کہ ناف سے گھٹنوں تک مرد کا ستر ہے۔ (حاکم)

حدیث شریف میں ہے کہ اپنے ستر کو چھپاؤ مگر اپنی زوجہ یا کنیز سے۔ بعض صحابہ نے عرض کیا کہ اگر کوئی شخص خالی مکان میں تنہا ہو۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس کے زیادہ مستحق ہیں کہ ان سے حیا کی جائے۔ (ابوداؤد)

پاجامہ‘ تہبند وغیرہ ٹخنوں سے نیچا پہننا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو حصہ تہبند یا پاجامہ کا ٹخنوں سے نیچے ہو وہ جہنم میں ہے۔ (بخاری)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک روز آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میرا تہبند کچھ ٹخنوں سے نیچے لٹک رہا تھا۔ آپ نے فرمایا! اگر تم عبداللہ ہو تو اپنا تہبند اونچا کرو۔ میں نے اونچا کر لیا یہاں تک کہ نصف پنڈلی تک آگیا۔ پھر ہمیشہ میں نے اپنا یہی دستور العمل رکھا۔ (احمد)

حدیث شریف میں ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نظر نہ فرمائیں گے جو اپنے کپڑوں کو فخر و تکبر کے ساتھ کھینچے اور دراز کرے۔ (بخاری و مسلم)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تین آدمی ہیں جن سے اللہ تعالیٰ کلام نہ فرمائیں گے اور ان کی طرف نظر نہ کریں گے اور نہ ان کو پاک کریں گے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

راوی حدیث کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے یہی کلمات تین مرتبہ دہرائے تو حضرت ابوذر غفاریؓ بول اٹھے کہ یہ لوگ تو بڑے خائب و خاسر (تباہ و برباد ہو گئے) آخر وہ کون ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ٹخنوں سے نیچے پاجامہ‘ تہبند وغیرہ لٹکائے اور جو شخص جھوٹی قسم کھا کر اپنا سامان فروخت کردے۔ (ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تہبند اور پاجامہ کے بارہ میں جو کچھ ارشاد فرمایا وہی حکم کرتہ اور عبا وغیرہ کا بھی ہے کہ ٹخنوں سے نیچے لٹکانا ان کا بھی گناہ ہے۔ (ابوداؤد)

مسئلہ: جو شخص فخر و تکبر سے اپنے تہبند یا پاجامہ وغیرہ کو ٹخنوں سے نیچا رکھتا ہے وہ باتفاق سخت گناہ کبیرہ کا مرتکب ہے اور جو بلا خیال فخر و تکبر کے ویسے ہی عادت پڑ گئی ہے جب بھی گناہ سے خالی نہیں۔ (عالمگیری‘ اشباہ وغیرہ) ہاں! کسی شخص کا تہبند یا پاجامہ بے اختیار کسی وقت لٹک جائے وہ اس میں داخل نہیں جیسے حضرت صدیق اکبرؓ کو پیش آیا اور انہوں نے آنحضرت ﷺ سے سوال کیا۔ آپ ﷺ نے ان کو معذور قرار دیا۔

تنبیہ: کتنی ذرا سی بات ہے جس کے لئے سید الاولین والآخرین ﷺ اپنی امت کو سخت تاکید فرماتے ہیں مگر امت ہے کہ اپنی اتنی سی بے فائدہ اور لغو خواہش کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو راضی کرنے کے لئے نہیں چھوڑتی اور ایسا گناہ سر پر لینے کو تیار ہے جو خاص رحمت و مغفرت کے اوقات میں بھی معاف نہیں کیا جاتا۔ جیسا کہ حدیث میں ہے کہ شب برات یعنی نصف شعبان کی رات میں اتنے گنہگاروں کی مغفرت ہوتی ہے جتنے قبیلہ بنی بکر کی بھیڑوں کے بال۔ قبیلہ بنی بکر کا نام خاص طور سے اس لئے ذکر کیا کہ اس قبیلہ کے ہر شخص کے پاس بھیڑوں‘

بکریوں کے بڑے بڑے گلے تھے۔ آپ اندازہ لگائیں ایک بھیڑ کے بال کتنے اور پھر ایک گلے کے کتنے اور پھر سینکڑوں گلوں کی بھیڑوں کے بال کتنے ہوں گے لیکن اس حدیث میں ہے کہ ایسی رحمت و مغفرت عامہ کے وقت بھی چند بدنصیب مغفرت سے محروم رہیں گے۔ ان میں ایک وہ بھی جو فخر و تکبر سے اپناپاجامہ وغیرہ ٹخنوں سے نیچا رکھتا ہے۔
اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس بلاء عظیم اور وباء عام سے بچائے۔ آمین!

صدقہ دے کر احسان جتلانا

اللہ تعالیٰ سبحانہ نے فرمایا: " لا تبطلوا صدقاتکم بالمن والاذیٰ. " ترجمہ:...... یعنی اپنے صدقات کو احسان جتلا کر اور فقراء کو تکلیف پہنچا کر باطل نہ کرو۔

اور دوسری آیت میں ارشاد ہے کہ: " الذین ینفقون اموالھم فی سبیل اللّٰہ ثم لا یتبعون مآ انفقوا منا ولااذی. " ترجمہ:...... یعنی اجر و ثواب ان لوگوں کے لئے ہے جو اللہ کے راستہ میں خرچ کریں۔ پھر اس کے پیچھے احسان جتلانا اور ایذا پہنچانا نہ ہو۔

دوسری آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ احسان جتلانے کی ممانعت صرف صدقات کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ جو کچھ بھی عبادت و اطاعت اور نیکی کی راہ میں خرچ کیا جائے خواہ اپنے ہی نفس پر یا بیوی بچوں پر یا اعزا و اقارب پر۔ ان سب کا یہی حکم ہے کہ احسان جتلانے سے اس خرچ کرنے کا ثواب باطل ہو جاتا ہے۔

اور کسی ایسے آدمی کے سامنے اپنے احسان یا صدقہ کا ذکر کرنا جس کے سامنے ذکر کرنے کو وہ شخص پسند نہیں کرتا جس پر احسان کیا گیا ہے یہ بھی: " منا والاذی " میں داخل ہے۔ (زواجر ص ۱۵۲)

اس لئے علماء نے فرمایا ہے کہ ہدیہ یا صدقہ دے کر اس کے ساتھ دعا کی درخواست کرنا بلکہ دعا کی طمع رکھنا بھی مناسب نہیں کیونکہ یہ بھی اپنے احسان کا ایک معاوضہ لینا ہے۔ جس سے ثواب باطل ہو جانے کا خطرہ ہے۔ (زواجر)

کسی جاندار کو آگ میں جلانا

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چیونٹیوں کے ایک بل کو دیکھا جس میں ہم نے آگ لگادی تھی۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ اس کو کس نے جلایا ہے؟۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ ہم نے۔ آپ نے فرمایا کہ آگ سے عذاب دینا صرف خالق اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔ اس کے سوا کسی کو حق نہیں۔ (زواجر)

اور صحیح بخاری کی حدیث میں ہے کہ آگ کے ساتھ سزا دینے کا سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کو حق نہیں۔

بقیہ: صفحہ 35 پر

تحریر : مولانا اللہ وسایا

بکھرے موتی

آنحضرت ﷺ کی سیرت

آپؐ کو اس جہاں فانی سے رخصت ہوئے چودہ صدیاں بیت چکی ہیں مگر آپؐ کے حالات وواقعات اس تفصیل کے ساتھ امت کے پاس موجود ہیں۔ سیرت النبیؐ پر ہر دور میں اتنا کام ہوا ہے جس کی مثال پیش نہیں کی جاسکتی۔ اس کالازمی نتیجہ یہ ہے کہ قیامت تک ہر زمانہ کے لوگ خاتم الانبیاء ﷺ کو اپنے آپ سے اتنے ہی قریب پاتے رہیں گے جس قدر کہ آپؐ کے تربیت یافتہ اصحاب کرامؓ سے قریب تھے۔ (سیرت کبریٰ ج۱ ص۱)

امور آخرت

امور آخرت سے متعلق بجز آنحضرت ﷺ کے ارشادات حقہ اور ثقہ راویوں کے بیانات پر بھروسہ کیا جائے توجیہ وتاویل سے کام نہیں چل سکتا۔ عقائد و مذہبی تعلیمات کی دنیا سائنس کی حکومت سے بالکل باہر ہے۔ اگر ہم امور آخرت کے باب میں تاویل و تحریف کا سہارا لیں گے تو عامتہ الناس کو ہدایت کا راستہ دکھانے کی بجائے قعرِ ضلالت میں دھکیل دیں گے۔ (سیرت کبریٰ ص۱۵)

فرشتے

فرشتے نوری مخلوق اور جسم ہیں مگر اس قدر لطیف جسم رکھتے ہیں کہ ظاہری آنکھ ان کو دیکھ نہیں سکتی۔ گویا روحیں ہیں ملائکہ کو ایسی روحیں عطا کی گئی ہیں کہ وہ حسب ضرورت ہر جسمانی پوشاک کو زیب تن کر سکتے ہیں اور عالم بالا سے عالم دنیا تک آجا سکتے ہیں۔ عالم اجسام کے ہر مقام پر ہر رنگ میں نمودار ہو سکتے ہیں۔ وہ معصوم محض اور خیر محض ہیں۔ اطاعت وفرمانبرداری اور عبادت الٰہی کے سوا ان کا کوئی مشغلہ نہیں۔ انہیں جو صفات و کمالات بخشے جاتے ہیں سب یک بارگی تخلیق کے وقت عطا کر دیئے جاتے ہیں۔ اس حالت پر کوئی اضافہ یا انحطاط نہیں ہوتا۔ پس وہ ترقی و تنزلی، جوانی، بڑھاپے، توانائی و کمزوری کے جھمیلوں سے بری ہیں۔ ان میں نر و مادہ کی بھی تقسیم نہیں۔ اسی

وجہ سے توالد و تناسل کے حصہ سے بھی پاک ہیں۔ ان میں چار فرشتے جبرائیل علیہ السلام' میکائیل علیہ السلام' اسرافیل علیہ السلام' عزرائیل علیہ السلام کو ارکان اربعہ سمجھئے۔ ان سب پر حضرت جبرائیل علیہ السلام کو وہی فضیلت حاصل ہے جو آنحضرت ﷺ کو تمام انبیاء علیہم السلام پر۔ (سیرت کبریٰ ص ۱۹)

حضرت وحیہ کلبیؓ

آنحضرت ﷺ کے صحابہ کرامؓ کی جماعت میں نہایت حسین و جمیل ایک صحابی حضرت وحیہ کلبیؓ تھے۔ حضرت جبرائیل امین علیہ السلام آنحضرت ﷺ کے پاس اکثر حضرت وحیہ کلبیؓ کی شکل میں آیا کرتے تھے۔ (سیرت کبریٰ ص ۲۰)

جنات

جنات کا وجود بھی اتنا لطیف ہے کہ اسے انسان نہیں دیکھ سکتا۔ انسان جب چاہے اپنا لباس بدل سکتا ہے اسی طرح جن اپنی شکل بدل سکتا ہے۔ فرشتہ اور جن میں بڑا فرق ہے۔ فرشتہ نوری ہے اور جن ناری ہے۔ اس بنا پر ان دونوں کی لطافت میں بھی نور و نار کا فرق ہے۔ جنات کا تصرف عالم سفلی تک محدود ہے وہ عالم بالا میں دخل انداز نہیں ہو سکتے۔ جنات میں نر و مادہ کی تقسیم اور توالد و تناسل کا سلسلہ اور موت و حیات کا عمل بھی جاری ہے۔ جنات میں نیک و بد ہر طرح کے افراد ہیں۔ جنات میں خیر و اطاعت کا مادہ بھی ہے لیکن ان میں شر و طغیان کا مادہ بالطبع قوی ہے۔ جن بھی انسانوں کی طرح شرائع آسمانی کے مکلف ہیں۔ ماجور و ماخوذ معذب و مثاب اور جنت یا دوزخ کے عمل سے بھی ان کو چھٹکارا نہیں۔ (سیرت کبریٰ ص ۲۳)

ابلیس

جنات میں ایک خاص قسم شیطان کی ہے۔ اس کا خاصہ شر انگیزی فتنہ و فساد گری ہے۔ اس صنف کے سرگروں کا نام ابلیس ہے جس طرح فرشتوں کے سردار سیدنا جبرائیل علیہ السلام ہیں اسی طرح شیاطین کا چیف گرو ابلیس ہے۔ جبرائیل امین کے تحت جس طرح اربوں کھربوں فرشتوں کی جماعت خیر و طاعت کے لئے سرگرم عمل ہے اسی طرح ابلیس کی ماتحتی میں اربوں کھربوں شیاطین شر و فساد کے لئے متحرک ہیں۔ ابلیس انسانوں کا دشمن ہے اس کی دشمنی پیدائش انسان (سیدنا آدم علیہ السلام) سے قیامت تک وسیع ہے۔ ابلیس کی سیدنا آدم علیہ السلام سے قبل پیدائش ہوئی یہ قیامت سے قبل تک زندہ رہے گا۔ (سیرت کبریٰ ص ۲۳)

خواب کے اقسام

خواب تین قسم کے ہوتے ہیں۔ منجانب اللہ۔ منجانب ملائکہ۔ من جانب الشیطان۔ جو خواب صریح و جلی ہو وہ منجانب اللہ ہے جن کی تاویل و تفسیر کی ضرورت پڑے وہ القائے روحانیہ میں سے ہیں اور برے خواب وساوس و القائے شیطانی ہوتے ہیں۔ (سیرت کبریٰ ص ۲۶)

انبیاء کرام کے خواب

آئینہ خیال جس قدر مصفی ہوگا خواب اسی قدر سچا ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ انبیاء کے خواب بھی وحی ہوتے ہیں جو خطاء و نسیان سے پاک ہوتے ہیں۔ انبیاء کرام کے خواب بعینہ صحیح ہوتے تھے۔ ان میں تاویل و تعبیر کی سرے سے ضرورت نہ ہوتی تھی۔ یا بالکل کم۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبوت سے قبل آپؐ کے خواب سب سچے اور بھلے ہوتے تھے۔ رات کو خواب دیکھا تو صبح کو سورج کی طرح پورا ہو جاتا تھا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام بھی آپؐ کو خواب میں ملتے تھے مگر قرآن مجید کی کوئی آیت یا سورت آپ کو خواب میں القاء نہیں کی گئی۔ پورا قرآن الحمد سے والناس تک آپؐ پر جاگتے ہوئے وحی کے ذریعہ نازل ہوا۔ بعض احادیث سنن (احادیث قدسی) آپؐ کو خواب میں نازل ہوئی تھیں۔

آنحضرت ﷺ پر وحی کی کیفیت

جب حضرت جبرائیل علیہ السلام آپؐ پر وحی لے کر نازل ہوتے تھے تو جرس کی سی آواز پیدا ہوتی تھی۔ یہ ایسی آواز ہوتی تھی جس کے الفاظ و معانی سوائے آپؐ کے اور کوئی نہیں سمجھ سکتا تھا۔ وحی تمام انواع فیضان میں شدید ترین ہوتی تھی۔ حتیٰ کہ سردی کے دنوں میں بھی وحی کے نزول کے وقت آپؐ کی جبین اطہر پسینہ سے شرابور ہو جایا کرتی تھی۔ جبرائیل علیہ السلام کی آمد پر آپؐ جرس کی آواز سنتے تھے تاکہ آپ کو نزول وحی سے قبل اطلاع ہو جائے اور آپؐ اس کے حصول کے لئے دنیا و مافیہا سے منقطع اور فارغ الذہن اپنے اندر کامل استعداد پیدا کر سکیں۔ یہ آواز محققین کے نزدیک قوائے جسمانیہ و قوائے ملکوتیہ کے تصادم سے اسی طرح پیدا ہوتی تھی جس طرح بعض قسم کے طاروں میں دو قوتوں کے تقابل سے جھنجھناہٹ سنائی دیتی ہے۔ وحی کے وقت قوت ملکیہ بے پناہ زوروں پر ہوتی تھی۔ جس سے جسمانی قویٰ پر شدید زد پڑتی تھی۔ ایک مرتبہ کسی سفر میں حضرت زید بن ثابت انصاریؓ کی ران پر سر مبارک رکھے ہوئے تھے۔ یکبارگی اسی حالت میں وحی نازل ہوئی تو اس سے حضرت زیدؓ کی ران پر اتنا بوجھ پڑا کہ انہیں اس کے ٹوٹ جانے کا خطرہ پیدا ہو گیا۔ (سیرت کبریٰ ص ۲۸)

وحی کی آمد کے طریقے

۱..........رؤیا صالحہ

۲..........جبرائیل امین تشریف لاتے۔ آپؐ ان کو دیکھے بغیر القائے وحی ہوتا تھا۔

۳..........جبرائیل امین کسی بشر کی شکل میں متمثل ہو کر آپ کو خطاب فرماتے۔

۴..........جبرائیل امین تشریف لاتے تو جرس کی آواز پیدا ہو جاتی۔ (یہ شدید ترین وحی تھی)

۵..........جب کبھی آپؐ نے جبرائیل امین کو اس کی اصل شکل میں دیکھا جیسے: ”علمہ شدید القویٰ ذومرۃ فاستویٰ۔“ اس طرف اشارہ ہے۔

۶..........جب آپؐ معراج کے لئے تشریف لے گئے تو آپؐ پر وحی ہوئی جس میں نماز پنجگانہ و دیگر احکام تھے۔

۷..........اللہ رب العزت بلاواسطہ جبرائیل امین آپؐ سے ہمکلام ہوتے تھے جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے۔

یہ تمام وحی کی اقسام باعتبار کیفیت کے ہیں۔ جہاں تک احکام تعلیم وارشاد کا تعلق ہے آپؐ کی وحی دو قسم کی ہے۔ متلو اور غیر متلو۔ فرشتہ کے ذریعہ جو وحی ہو وہ متلو ہے جو بغیر فرشتہ کے ہو وہ غیر متلو۔ متلو کو قرآن اور غیر متلو کو حدیث کہتے ہیں۔ جبرائیل امین جو وحی قرآن لے کر تشریف لاتے آپؐ وہ بعینہ الفاظ کے ساتھ امت تک پہنچاتے۔ اسے قرآن مجید کہتے ہیں۔ اس میں ایک لفظ کے تغیر و تبدل کا امکان نہیں۔ بغیر فرشتہ کے آپؐ کے قلب مبارک پر جو مضمون وارد ہوتا تھا اسے آپؐ اپنے الفاظ میں ادا فرماتے تھے۔ اس میں الفاظ کا تغیر و تبدل تو ممکن ہے البتہ مطالب کی بدرجہ اتم حفاظت کی گئی۔ نبی ﷺ کے لئے قرآن مجید و حدیث یقین کے اعتبار سے ایک درجہ میں تھے اور ذاتی حیثیت سے افراد امت کے لئے دونوں مساوی الدرجہ ہیں لیکن خارجی علتوں کی وجہ سے حدیث قرآن کے درجہ میں نہیں۔ فافہم فالفرق اجلیٰ واظہر! (ص۲۹)

تین حالتیں

عقل انسانی قویٰ میں سے ایک قوی چیز ہے جس کے ذریعہ وہ عالم محسوسات کی تمیز کرتا ہے لیکن نیند اور خواب میں انسان کی ایک اور جہان کے لئے ایک اور آنکھ کھل جاتی ہے۔ وہ اس آنکھ سے ایسی معلومات دریافت کر سکتا ہے جن کے ادراک سے ظاہری عقلی و حواس بے کار ہیں۔ اسی طرح نبوت ایک اور جہان ہے اس کے لئے اللہ تعالیٰ

ایک تیسری آنکھ عنایت فرماتے ہیں۔ جس سے وہ اس عالم دنیا یا عالم خواب کی بجائے اس پر امور غیبیہ منکشف ہوتے تھے اور ایسی ایسی باتیں ظاہر ہوتیں جن کو عقل انسانی دریافت کرنے سے قاصر ہے۔(ص ۳۱)

عطائے معجزہ کا مقصد

اللہ تعالیٰ انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ اپنے بندوں کو نجات دینے والی اور ہلاک کرنے والی اشیاء واعمال کے بارہ میں آگاہ فرماتے ہیں۔ عقلی و نقلی دلائل کے باوجود بعض لوگ جھگڑالو طبیعت ہوتے ہیں۔ سمجھ نہیں پاتے تو اللہ تعالیٰ انبیاء علیہم السلام کے ساتھ اپنی بعض قدرتوں کو بطور گواہ کے ان کے ساتھ کر دیتے تھے۔ ان قدرتوں کو معجزات 'آیات' براہین' یا آیات بینات کہتے ہیں۔

انبیاء کرام اور معجزات

جو خدائے قدیر ایک دانہ اناج سے ہزار ہا دانے اور رتی بھر کے بیج سے تناور درخت اور قطرہ آب سے انسان و بہائم جیسی مخلوق پیدا کرتا ہے وہ ذات اس پر بھی قادر ہے کہ کسی بے جان چیز میں جان ڈال دے یا جمادات وبہائم کو قوت گویائی بخش دے جس طرح پانی آفتاب کی حرارت سے دیر میں گرم ہوتا ہے لیکن آگ کی حرارت سے فوراً گرم ہو جاتا ہے اسی طرح جو امور فطرتاً بتدریج وقوع میں آتے ہیں وہ انبیاء علیہم السلام کی روحانی تاثیر سے فوراً وجود میں آجاتے ہیں۔ مثلاً ایک بیج زمین میں پڑ کر دس سال میں درخت بنتا ہے لیکن نبی کے ہاتھ کھجور کا پودا لگے تو وہ بجائے دس کے کچھ مہینوں میں پھل دینے لگ جائے۔ معجزہ نبی کے لئے دلیل دعویٰ کا کام دیتا تھا۔(ص ۳۵)

خطاب خاص... حکم عام

قرآن مجید میں سینکڑوں آیات مبارکہ ایسی ہیں جن میں بعینہ واحد حاضر کا استعمال کیا گیا۔ گو بظاہر خطاب آپ کو ہے مگر مقصود دوسرے لوگ ہیں مثلاً:" ولا تکونن من الذین کذبوا بایت اللّٰہ فتکون من الخاسرین ۰ سورۃ یونس ۹۵" گو اس آیت کے مخاطب خود آنحضرت ﷺ ہیں مگر ظاہر ہے کہ آپؐ کی طرف سے اس بات کا کوئی بعید سا بھی احتمال نہیں کہ آپؐ آیات اللہ کو جھٹلائیں گے۔

پس مخاطب آپؐ ہیں اور مقصود دوسرے لوگ ہیں۔ چنانچہ قاضی عیاضؒ نے اپنی کتاب الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ میں بہت سی آیات جمع کی ہیں جن میں مخاطب آنحضرت ﷺ ہیں لیکن مراد دوسرے لوگ ہیں۔(سیرت کبریٰ ص ۴۴'۱)

آنحضرت ﷺ کا امی ہونا

ملحوظ خاطر رہے کہ جس طرح شیوہ تکبر وانانیت دوسروں کے لئے عیب ہیں باعث نقص و قابل مذمت ہے مگر اللہ تعالیٰ کے لئے یہ صفت مدح ہے۔ اسی طرح امی اور ان پڑھ ہونا لوگوں کے لئے باعث عیب ہے اور آنحضرت ﷺ کے لئے باعث صد افتخار ہے اور صفت مدح ہے۔ کیونکہ آپؐ کے حق میں امی کا لفظ سنتے ہی معاًدل میں خیال آتا ہے کہ اتنے جلیل القدر علمی و عملی کمالات ہونے کے باوجود آپ ان پڑھ تھے تو یہ دلیل ہے اس بات کی کہ آپؐ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول تھے۔ کسی سے پڑھنے کی بجائے حق تعالیٰ خود آپؐ کے استاد ہیں اور یہی شان تمام برحق کی تھی۔ فسبحان اللہ! نبی ان پڑھ وامی ہونے کے باوجود عقل ودانش میں فرید العصر بلکہ ارسطو اور افلاطون کے بھی استاد الاساتذہ تھے۔ (ص۵۰)

نیکی وبدی کے خدا

آتش پرستوں (مجوسیوں) نے نیکی وبدی کے خدا علیحدہ علیحدہ تجویز کر رکھے تھے۔ ایک کو یزدان اور دوسرے کو اہر من کہتے تھے۔ (ص۷۸)

نمرود

والیان عراق کو نمرود کہتے تھے۔ جیسے والی مصر کو فرعون کہا جاتا تھا۔ (ص۹۷)

حضرت اسماعیل علیہ السلام

سیدنا ابراھیم علیہ السلام کی جب عمر مبارک ۸۶ سال کی ہوئی تو سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی پیدائش ہوئی۔ سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی پیدائش کے دو ہزار سات سو ترپن سال (۲۷۵۳) بعد آنحضرت ﷺ پیدا ہوئے۔ (ص۱۰۶)

سیدنا ابراھیم علیہ السلام

حضرت ابراھیم علیہ السلام کی اہلیہ حضرت ہاجرہ سے حضرت اسماعیل علیہ السلام پیدا ہوئے۔ حضرت ابراھیم علیہ السلام کی دوسری اہلیہ حضرت سارہ سے حضرت اسحق علیہ السلام پیدا ہوئے۔ اس وقت حضرت اسماعیل علیہ السلام کی عمر تیرہ چودہ برس تھی۔ حضرت سارہ نے ۱۲۷ سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔ کنعان کے قصبہ جیرون میں مدفون ہوئیں۔ حضرت ابراھیم علیہ السلام نے ۱۷۵ برس عمر پائی۔ آپ بھی اس قصبہ میں مدفون ہوئے۔ آج

کل اس کو ”خلیل“ کہتے ہیں۔ حضرت ابراھیم علیہ السلام کی وفات ۔کے وقت حضرت اسماعیل علیہ السلام کی عمر مبارک نواسی (۸۹) سال تھی۔ حضرت ابراھیم علیہ السلام کی زندگی میں آپ کے صاحبزادے حضرت اسحٰق علیہ السلام سے حضرت یعقوب علیہ السلام پیدا ہوئے۔ حضرت ابراھیم علیہ السلام نے سیدنا آدم علیہ السلام کے زمین پر تشریف لانے کے تین ہزار چار سو اٹھانوے (۳۴۹۸) سال بعد اور آنحضرت ﷺ کی ولادت سے ۲۷۵۳ سال قبل انتقال فرمایا تھا۔ حضرت نوح علیہ السلام کے انتقال کے وقت حضرت ابراھیم علیہ السلام کی عمر مبارک ترپن سال تھی۔ حضرت ابراھیم علیہ السلام حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کے کل بنی آدم کے ”جد اعلیٰ“ قرار پائے۔ (سیرت کبریٰ ص ۱۱۸)

نوٹ:

سیدنا ابراھیم علیہ السلام کے انتقال کے وقت بنی آدم کی عمر ۳۴۹۸ سال تھی۔

سیدنا ابراھیم علیہ السلام کے بعد آنحضرت ﷺ کی ولادت ۲۷۵۳ سال بعد ہوئی۔

آنحضرت ﷺ کی عمر مبارک ہجرت کے وقت ۵۳ سال تھی۔

ہجرت سے لے کر اس وقت تک کل عرصہ ۱۴۲۲ سال ہوا ہے۔

تو اس لحاظ سے سیدنا آدم علیہ السلام کے ھبوط علی الارض اس وقت تک کل عرصہ ۷۷۲۶ کل مدت سات ہزار سات سو چھبیس سال ہوئی۔

سیدنا ابراھیم علیہ السلام کو یہود و نصاریٰ اور مسلمان تینوں بڑے مذاہب کے پیروکار اللہ رب العزت کا سچا نبی تسلیم کرتے ہیں۔ عرب کے بت پرست بھی آپ کو نبی تسلیم کرتے تھے۔ یہ ایک ایسی جزئی فضیلت جو کسی اور فرستادہ کو حاصل نہیں۔ (خذو کن من الشاکرین)

حضرت اسماعیل علیہ السلام

سیدنا حضرت اسماعیل علیہ السلام کا انتقال مکہ مکرمہ میں ہوا۔ حجر اسود اور میزاب رحمت کے درمیانی حصہ میں اپنی والدہ حضرت ہاجرہ کے پہلو میں مدفون ہوئے۔ (سیرت کبریٰ ص ۱۲۰)

حضرت یعقوب علیہ السلام

سیدنا حضرت یعقوب علیہ السلام کا انتقال مصر میں ہوا۔ آپ کے صاحبزادہ سیدنا یوسف علیہ السلام نے آپ کے جنازہ کو لیجا کر مقام ”خلیل“ میں سیدنا اسحٰق علیہ السلام اور سیدنا ابراھیم علیہ السلام کے پہلو میں دفن کیا۔

سیدنا اسحٰق علیہ السلام حضرت یوسف علیہ السلام کے دادا اور سیدنا ابراہیم علیہ السلام سیدنا یوسف علیہ السلام کے پر دادا ہیں۔

سیدنا یوسف علیہ السلام

سیدنا حضرت یوسف علیہ السلام کی عمر مبارک بوقت وصل ۱۲۰ سال تھی۔ مصر میں آپ کے تابوت مبارک کو امانتاً دفن کیا گیا۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو لے کر جب مصر سے خروج کیا تو اس وقت تابوت اپنے ساتھ لے گئے اور یہ بھی مقام ''خلیل'' میں مدفون ہوئے۔ (ص ۱۲۳)

سیدنا موسیٰ علیہ السلام

سیدنا یوسف علیہ السلام کے وصال کے چونسٹھ سال بعد پیدا ہوئے۔ آپ پر تورات نازل ہوئی۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے توراۃ میں ایک پیشگوئی فرمائی: ''خداوند خدا تیرے لئے تیرے ہی درمیان سے تیرے ہی بھائیوں میں سے میری مانند ایک نبی برپا کرے گا تم اس کی طرف کان دھریو۔'' (استثناء ۱۸: ۱۶)

یہ پیشگوئی سیدنا رحمت دو عالم ﷺ کے متعلق ہے۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام اور آپ ﷺ میں وجوہ مماثلت یہ ہیں:

۱...... دونوں کو دشمنوں کی وجہ سے ہجرت کرنا پڑی۔

۲...... دونوں نے اپنی پشت کو ابھار کر بام عروج تک پہنچایا۔

۳............ دونوں نے جہاد کیا۔

۴...... دونوں نے ملک فتح کئے اور اپنی اپنی قوم میں حکومت قائم فرمائی۔

۵............ دونوں کو مستقل شریعت اور ایک ایک کتاب عطا ہوئی۔

۶............ دونوں نے نکاح کئے اور صاحب اولاد ہوئے۔

یہ چند وہ مماثلتیں ہیں جو ''میری مانند'' کا مصداق ہیں۔ (ص ۱۲۶)

حضرت یحییٰ علیہ السلام

سیدنا یحییٰ علیہ السلام جن کو یہودی یوحنا کہتے ہیں یہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے خالہ زاد بھائی ہیں اور عمر میں بھی عیسیٰ علیہ السلام سے چھ ماہ بڑے ہیں۔ یحییٰ علیہ السلام کو حق گوئی کی پاداش میں ہیرودس حاکم بنی اسرائیل نے ذبح کروادیا تھا۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے آسمانوں پر جانے سے تین سال قبل یہ سانحہ پیش آیا تھا۔ (ص ۱۲۷)

صاحبزادہ طارق محمود

امام کعبہ کا بصیرت افروز خطاب

امت مسلمہ کیلئے لمحہ فکریہ!

امسال حج کے موقع پر سعودی عرب کے مفتی اعظم الشیخ عبدالعزیز نے میدان عرفات میں دنیائے اسلام سے آئے 20 لاکھ سے زائد حجاج کرام سے خطاب کرتے ہوئے مسلمانوں کو عظمت رفتہ حال کرنے پر زور دیا۔ انہوں نے موجودہ حالات کے تناظر میں مسلم امہ کو درپیش سیاسی‘ معاشی‘ معاشرتی مسائل کے حل کے لئے دین سے رجوع کرنے‘ قرآنی تعلیمات پر عمل کرنے اور اسوہ رسول اللہ ﷺ کو اپنانے پر زور دیا۔

مفتی اعظم الشیخ عبدالعزیز امام کعبہ بھی ہیں۔ ان کے دیئے گئے فتاوٰی کو سرکاری سطح پر خاص اہمیت حاصل ہے۔ حج کے موقع پر ان کا خطاب صرف حجاج کے لئے نہیں ہوتا بلکہ ساری دنیا میں پھیلے مسلمان ان کے مخاطب ہوتے ہیں۔ یہ بہت بڑی سعادت ہے۔ امام صاحب کے لئے اللہ کا انعام ہے کہ زبان و بیان کے حوالے سے ان کی باتیں مسلمانوں کے لئے پیغام کا درجہ رکھتی ہیں۔

مفتی اعظم سعودی عرب نے خاص طور پر اسلام کے بارے میں دہشت گردی کے حوالے سے پراپیگنڈے کا جواب دے کر بلاشبہ کلمۃ الحق بلند کیا ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ اسلام دہشت پسند نہیں امن پسند مذہب ہے۔ اسلام کو دہشت گردی سے منسلک کرنا زیادتی اور ناانصافی ہے۔ اسلام ہی وہ مذہب ہے جو مساوات‘ رواداری اور انسانوں کے بنیادی حقوق کی پاسداری کرتا ہے۔ نسل و رنگ‘ ذات برادری کو ختم کر کے سب کو اخوت‘ بھائی چارے‘ حسن سلوک اور رحم دلی کا سبق دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ امام کعبہ کو جزائے خیر عطا فرمائے انہوں نے ملت اسلامیہ کی زبوں حالی‘ اخلاقی انحطاط‘ اقتصادی غلامی کے حوالے سے بھی کھری کھری سنائیں اور کھل کر کہا کہ غیر مسلم میڈیا یہ چاہتا ہے کہ مسلمانوں کی نئی نسل کو طرح طرح کی برائیوں میں مبتلا کر دیا جائے۔ انہیں شراب نوشی‘ رقص و سرود‘ فحاشی و عریانی‘ بے راہ روی اور گمراہی کی راہوں پر ڈال دیا جائے۔ نئی نسل کو بے عمل بنانے کا مقصد ان کی تخلیقی صلاحیتوں کو برباد کرنا ہے تاکہ امت مسلمہ کو ترقی استحکام اور عروج حاصل نہ ہو۔ وہ پسماندہ رہ کر اور دوسروں کے دست نگر بنے رہیں۔

امام صاحب نے بڑی دردمندی کے ساتھ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو مادی نعمتیں‘ قدرتی وسائل سے مالا مال کیا لیکن اس کے باوجود ہم معاشی طور پر محکوم ہیں۔ ہمارے ان وسائل پر غیروں کا قبضہ ہے۔ مسلمانوں

کے باہمی انتشار نااتفاقی کے باعث ہم دوسروں کے محتاج اور دست نگر ہو کر رہ گئے ہیں۔ اس انحطاط کا باعث یہ بات ہے کہ اللہ کے بتائے ہوئے راستے چھوڑ کر دوسری راہیں اختیار کر بیٹھے ہیں جو اس کی خوشنودی کی راہیں نہیں۔ مفتی اعظم نے اس حقیقت کا اعتراف کیا کہ اس وقت جو کچھ ہو رہا ہے وہ سب ہمارے گناہوں کی شامت اعمال ہے۔ مسلمانوں کے ایمان کمزور اور آپس کے جھگڑوں اور تنازعات کے بعد ہم اپنے دشمنوں پر کیونکر الزام لگا سکتے ہیں؟۔

مفتی اعظم سعودی عرب نے عالم اسلام کے مسلمانوں کے کمزور پہلوؤں کی نشاندہی کر کے باطل کے عزائم اور کفر کے ناپاک ارادوں کے حوالے سے جو کچھ فرمایا وہ ہر مسلمان کے دل کی آواز ہے۔ خواہ وہ دنیا کے کسی خطے' علاقے کا رہنے والا ہے۔ امام صاحب نے مسلمانوں کے دلوں کے جذبات کی ترجمانی کی ہے۔ خاص طور پر ان کے خطاب کو سامنے رکھیں تو پاکستان کے حالات پر ان کی باتیں صادق آتی ہیں۔ اس وقت امریکہ دنیا کی واحد سپر طاقت بن کر ہر اس ملک کو نکیل ڈالنا چاہتا ہے جو اس کی حکم عدولی کرے۔ وہ ہر اس قوم کو نتھ پہنا کر سبق سکھانا چاہتا ہے جو اس کے فرمان شاہی کو قبول نہ کرے۔ وہ اپنے آپ کو دنیا کا تھانیدار سمجھ بیٹھا ہے لیکن اس کو اس مقام فرعونیت تک پہنچانے میں اکثریت اسلامی ممالک کے سربراہان کی ہیں۔ جو محض اپنے اپنے مخصوص مفادات کے لئے مسلم امہ کے مفادات کو قربان کئے بیٹھے ہیں۔ مسلمانوں کو خود ان کے کردار نے کمزور کیا ہے۔ ورنہ قدرتی وسائل اور خدائی نعمتوں سے مالا مال اسلامی ملکوں کے پاس کس چیز کی کمی تھی؟۔ افسوس کہ اسلامی ممالک کی قیادت نے قدرت کی نوازشات' عنایات' عطایات کی قدر نہ کی۔ جدید ٹیکنالوجی اختیار نہ کرنے کے باعث ان کے وسائل سے حقیقی فائدہ غیروں نے اٹھایا اور مسلم ممالک پھر بھی ان کے محتاج ہیں۔ امت مسلمہ کو اتنا نقصان باطل نے نہیں پہنچایا جتنا نقصان انہوں نے اپنے پیدا کردہ مسائل کی بنا پر اٹھایا ہے۔ مختلف اسلامی ملکوں کے آپس کے تنازعات' مخصوص مفادات اور باہمی بداعتمادی نے انہیں ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے۔ علاقائی' لسانی تعصب فرقہ پرستی اور مسلکی اختلافات نے امت کی بنیادوں کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ اگر اپنے اپنے مفادات کو پس پشت رکھ کر' تعصب مٹا کر' خود غرضی چھوڑ کر' باہمی اتحاد و اتفاق کے جذبوں کو پروان چڑھایا ہوتا' اخوت' مروت کے رشتوں کو مضبوط کیا ہوتا' دکھ درد کی شراکت برقرار رکھی ہوتی' دینی رشتوں کو مستحکم کیا ہوتا' اللہ کی ذات پر کامل بھروسہ کیا ہوتا' دنیا کے 56 اسلامی ملکوں کے سامنے امت مسلمہ کے تحفظ کا پاکیزہ نصب العین اپنایا ہوتا' مرکز وحدت سے منہ نہ موڑا جاتا' سب کے عزائم میں مشترکہ پختگی ہوتی تو دنیا کی کوئی طاقت انہیں نقصان نہ پہنچا سکتی۔ امام کعبہ کا خطبہ بصیرت افروز تھا۔ دردمند دل کی صدا تھا۔ راقم نے کچھ حصہ بیان سنا تو یوں محسوس ہوتا تھا جیسے وہ کہہ رہے:

میں اگر سفر بستہ ساماں ہوں تو یہ روز سیاہ
خود کھایا ہے میرے گھر کے چراغوں نے مجھے

مولانا عبداللطیف مسعود

عالم آخرت اور قرآن مجید

۱...........’’ یا ایھا الناس اتقوا ربکم ان زلزلة الساعة شئی عظیم ۰ یوم ترونها تذهل کل مرضعة عما ارضعت وتضع کل ذات حمل حملها وتری الناس سکاری وما هم بسکاری ولکن عذب الله شدید ۰ سورة الحج ۱‘۲‘‘

ترجمہ :......اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرتے رہو۔ بلاشبہ قیامت کا زلزلہ بڑی بھاری چیز ہے۔ جس دن تم دیکھو گے کہ ہر ایک دودھ پلانے والی مادہ دودھ پلانا بھول جائے گی اور ہر ایک حاملہ اپنا حمل ڈال دے گی اور تو لوگوں کو دیکھے گا کہ گویا وہ نشہ میں ہیں۔ حالانکہ وہ نشہ میں نہ ہوں گے بلکہ خدا کا قہر بڑا سخت ہوگا۔ اللھم احفظنا منه برحمتك یا ارحم الراحمین!

۲...........’’یوم یخرجون من الا جداث سراعا کانهم الی نصب یوفضون ۰ خاشعة ابصارهم ترهقهم ذلة ذالك الیوم الذی کانوا یوعدون‘‘

ترجمہ :...... جس دن وہ قبروں سے دوڑتے ہوئے نکلیں گے گویا وہ کسی نشانے پر بھاگے جارہے ہوں ان کی نگاہیں جھکی ہوئی ہوں گی اور چہروں پر ذلت چھائی ہوگی۔ یہ ہے وہ دن جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا تھا۔ (انبیاء وکتب کے ذریعے)

۳...........’’ونفخ فی الصور فاذاهم من الاجداث الی ربهم ینسلون ۰ قالوا یاویلنا من بعثنا من مرقدنا هذا ما وعد الرحمن وصدق المرسلون ۰ ان کانت الا صیحة واحدة فاذاهم جمیع لدینا محضرون ۰ یس ۵۱‘۵۳‘‘

ترجمہ :......اور بگل میں پھونک ماری جائے گی تو اچانک اپنی قبروں سے نکل کر اپنے رب کی طرف چل پڑیں گے۔ کہیں گے ہائے ہماری ہلاکت ہمیں ہماری قبروں سے کس نے اٹھایا (کہا جائے گا) یہ ہے جو رب رحمٰن نے وعدہ (اٹھنے کا) فرمایا تھا اور تمام رسولوں نے بھی اس کے متعلق سچ فرمایا تھا۔ ایک ہی چنگھاڑ ہوگی تو اسی دم وہ سب کے سب پکڑے ہوئے حاضر ہو جائیں گے۔

۴............" ولا تحسبن الله غافلا عما يعمل الظالمون. انما يؤخرهم ليوم تشخص فيه الابصار. مهطعين مقنعي رئوسهم لا يرتد اليهم طرفهم وافئدتهم هواء"

ترجمہ :......اللہ تعالیٰ کو ظالموں کے اعمال سے بے خبر نہ سمجھنا۔ وہ تو انہیں اس دن تک مہلت دے رہا ہے جس دن آنکھیں پتھرا جائیں گی۔ وہ دوڑتے ہوں گے اپنے سر اوپر اٹھائے ہوئے کہ ان کی نگاہیں ان کی طرف نہ پلٹیں گی اور ان کے دل اڑ گئے ہوں گے۔

۵............" فتول عنهم يوم يدع الداع الى شئى نكر. خشعاً ابصارهم يخرجون من الاجداث كانهم جراد منتشر. مهطعين الى الداع يقول الكافرون هذا يوم عسر. القمر ٤'٨"

ترجمہ :......اے میرے حبیب کریم ﷺ منکرین حق سے اعراض فرمالیجئے جس دن پکارنے والا ایک ناگوار حقیقت (محاسبہ) کی طرف بلائے گا تو آنکھیں جھکائے ہوئے قبروں سے نکل پڑیں گے جیسے ٹڈیاں ہوں پھیلی ہوئی۔ پکارنے والے کی طرف دوڑتے جائیں گے۔ منکر پکار اٹھیں گے کہ یہ دن تو بڑا سنگین ہے۔

۶............"يوم يدعوكم فتستجيبون بحمده وتظنون ان لبثتم الا قليلا"

ترجمہ :......جس دن وہ ذات برحق تمہیں پکارے گی تو تم اس کی تعریف کرتے ہوئے چلے آؤ گے اور گمان کرو گے کہ تم بہت ہی کم وقت گزار کر آئے ہو۔

۷............" ومن آياته ان تقوم السماء والا رض بامره ثم اذا دعاكم دعوة من الارض اذا انتم تخرجون. سورة روم۲۵"

ترجمہ :......اور اس کی نشانیوں میں سے یہ کہ آسمان وزمین اس کے حکم سے قائم ہیں پھر جب وہ تمہیں زمین سے ایک ہی بار پکارے گا تو تم بلا توقف اسی وقت نکل پڑو گے۔

۸............" اذ الا غلال فى اعناقهم والسلال يسحبون فى الحميم. ثم فى النار يسجرون. ثم قيل لهم اين ماكنتم تشركون. من دون الله قالوا ضلوا عنا بل لم نكن ندعوا من قبل شيئا كذالك يضل الله الكافرين"

ترجمہ :......(وہ منظر قابل دید ہے جبکہ مجرمین کی) گردنوں میں طوق ڈالے جائیں گے اور بیڑیوں میں ان کو کھولتے ہوئے پانی میں گھسیٹا جائے گا پھر ان سے کہا جائے گا کہ کہاں ہیں وہ جن کو تم خدا کے ساتھ شریک کیا کرتے تھے۔ وہ کہیں گے وہ ہم سے گم ہو گئے بلکہ دراصل ہم تو اس سے قبل کسی کو بھی نہ پکارا کرتے تھے۔ اسی طرح

اللہ تعالیٰ کافروں کو گمراہی میں ڈالے گا۔

۹............"انا اعتدنا للکافرین سلا سلا واغلالا وسعیرا"

ترجمہ :......یقیناً ہم نے منکرین کے لئے بیڑیاں' گلے کے طوق اور بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔

۱۰............" واما من اوتی کتابه بشماله ۰ فیقول یلیتنی لم اوت کتابیه ۰ ولم ادرما حسابیه ۰ یلیتها کانت القاضیة ۰ مااغنی عن مالیه ۰ هلك عنی سلطنیه ۰ خذوه فغلوه ۰ ثم الجحیم صلوه ۰ ثم فی سلسلة ذرعها سبعون ذراعا فاسلکوه ۰ انه کان لا یومن بالله العظیم ۰ ولا یحض علی طعام المسکین ۰ فلیس له الیوم ههناحمیم ۰ ولا طعام الا من غسلین ۰ لایاکله الا الخاطئون ۰ سورة الحاقه ۲۶'۲۷"

ترجمہ :......روز محشر جس کو اس کا اعمال نامہ بائیں ہاتھ ملا تو وہ کہہ اٹھے گا ہائے میری بربادی' مجھے میرا اعمال نامہ نہ ملتا' مجھے میرے حساب کا پتہ ہی نہ چلتا کاش موت مجھے ختم کر دیتی' میرا مال میرے کچھ کام نہ آیا' میرا اقتدار برباد ہوا (حکم ہوگا) پکڑو اس (وڈیرے کو اور ناحق گرفتاریاں کرنے والے آفیسر کو اور ہر ایک پر ناحق دھونس جمانے والے) کو اور جکڑ لو' پھر اسے جہنم میں پھینک دو' پھر اسے ایسے زنجیروں میں جکڑو جس کی لمبائی ستر ہاتھ لمبی ہے' یہ تو اللہ عظیم پر یقین ہی نہ رکھتا تھا اور نہ محتاجوں کے کھانے پر امادہ کرتا تھا۔ پس آج یہاں اس کا کوئی بھی دوست نہیں ہے اور نہ ہی سوائے زخموں کی پیپ کے اس کے لئے کوئی کھانا ہوگا جسے صرف ایسے مجرم ہی کھائیں گے۔ (الامان والحفیظ یاالہ العالمین)

۱۱............"یوم تکون السماء کالمهل ۰ وتکون الجبال کالعهن ۰ ولا یسئل حمیم حمیما ۰ یبصرونهم یود المجرم لو یفتدی ۰ من عذاب یومئذ ببنیه ۰ وصاحبته واخیه ۰ وفصیلته التی تئویه ۰ ومن فی الارض جمیعا ۰ ثم ینجیه کلا ۰ انها لظیٰ ۰ نزاعة للشویٰ ۰ تدعوا من ادبر وتولیٰ ۰ وجمع فاوعیٰ ۰ ان الانسان خلق هلوعا ۰ سورة المعارج ۸'۱۷"

ترجمہ :......(اے غافل انسان تصور کر) جبکہ آسمان پگھلے ہوئے تانبے کی طرح ہو جائے گا اور پہاڑ رنگ دار دھنی ہوئی اون کی طرح ہو جائیں گے اور کوئی بھی دوست دوست کو نہ پوچھے گا سب ویسے نظر آجائیں گے۔ مجرم چاہے گا کہ اس دن کے عذاب سے چھٹکارے کے لئے اپنے بچوں کو بدلہ میں دے دے۔ اپنی بیوی کو پیش کرے' بھائیوں کو دے دے اور اس خاندان کو بھی جس میں رہتا تھا اور تمام زمین پر رہنے والوں کو بھی' پھر خود چھوٹ جائے مگر ہرگز ایسا نہ ہوگا۔ وہ تو ایک شعلہ زن آگ ہے جو کہ کلیجہ کو کھینچ لینے والی ہے۔ پکارے گی ہر اس فرد کو جو (احکام

الٰہی کی طرف) پشت کر لیتا اور چل پڑتا تھا اور مال جمع کرتا اور گن گن کر رکھتا۔

۱۲............ ’’ فاذا جآءت الصاخة ۰ یوم یفرالمرء من اخیه ۰ وامه وابیه ۰ وصاحبته وبنیه ۰ لکل امری منهم یومئذ شان یغنیه ۰ سورة عبس ۳۳'۳۷‘‘

ترجمہ : ..... پس جب کان پھوڑنے والی (قیامت) آجائے گی جس دن انسان اپنے بھائی سے بھاگے گا اپنی ماں اور باپ سے بھاگے گا اور اپنی بیوی اور اولاد سے بھی بھاگے گا۔ ہر انسان کو اس دن ایک ہی فکر لگی ہوئی ہوگی۔

۱۳............ ’’ یومئذ یود الذین کفروا وعصوا الرسول لوتسوی بهم الارض ولا تکتمون الله حدیثا‘‘

ترجمہ : ...... اس دن وہ لوگ جو کافر ہوئے اور رسول کی نافرمانی کی۔ آرزو کریں گے کہ وہ زمین میں برابر ہو جائیں اور اللہ سے کوئی بات بھی چھپا نہ سکیں گے۔ (یہ بات کا حساب اور مواخذہ ہوگا)

۱۴............ ’’ ان الذین کفروا لو ان لهم مافی الارض جمیعا ومثله معه لیفتدوا به من عذاب یوم القیامة ماتقبل منهم ولهم عذاب الیم ۰ یریدون ان یخرجوا من النار وماهم بخارجین منها ولهم عذاب مقیم ۰‘‘

ترجمہ : ...... بلاشبہ جنہوں نے کفر کیا اگر ان کے پاس ساری زمین بھر اور اتنا ہی اور بھی (مال واسباب ہو) تاکہ وہ قیامت کے عذاب کے بدلہ میں دے سکیں تو ان سے یہ قبول نہ ہوگا اور ان کے لئے المناک عذاب ہوگا۔ وہ آگ سے نکلنا چاہیں گے مگر وہ اس سے نہ نکل سکیں گے۔ ان کے لئے تو دائمی عذاب ہے۔

۱۵............ ’’ وذر الذین اتخذوا دینهم لعبا ولهوا وغرتهم الحیاة الدنیا وذکر به ان تبسل نفس بما کسبت لیس لها من دون الله ولا شفیع وان تعدل کل عدل لا یوخذ منها اولئك الذین ابسلوا بما کسبو لهم شراب من حمیم وعذاب الیم بماکانوا یکفرون ۰ سورة انعام ۷۰‘‘

ترجمہ : ...... (اے میرے حبیب کریم) ان لوگوں کو چھوڑ دیجئے جنہوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنا رکھا ہے۔ ان کو حیات دنیا نے دھوکا دے رکھا ہے۔ ان کو قرآن سے نصیحت کیجئے تاکہ اپنے کئے اعمال میں کوئی پھنس نہ جائے کہ نہ ہو ان کا اللہ کے سوا کوئی حمایتی اور سفارشی اور اگر وہ ہر قسم کا بدلہ بھی دے تو قبول نہ ہو۔ یہی لوگ وہ ہیں جو اپنے اعمال میں پھنس گئے۔ ان کے لئے گرم پانی کا مشروب ہوگا اور اپنے کفر کے بدلے دردناک عذاب ہوگا۔

۱۶............ ’’ ولو ان لکل نفس ظلمت مافی الارض لافتدت به واسروا الندامة لما

راو العذاب وقضی بینهم بالقسط وهم لایظلمون ۰ "

ترجمہ :......اگر ہر ظالم و مجرم جان کے بدلے زمین کا سب مال و اسباب ہو اور اسے بدلہ میں دے لے (تو بھی کچھ نہ بنے گا) اور اپنی خفت کو چھپائیں گے جب عذاب کو سامنے دیکھ لیں گے اور ان کا فیصلہ کر دیا جائے گا اور ذرہ بھر زیادتی نہ ہوگی۔

۱۷............" والذین لم یستجیبوا له لو ان لهم مافی الارض جمیعا ومثله معه لافتدوا به من سوء العذاب یوم القیامة وبدا لهم من الله مالم یکونوا یحتسبون وبدالهم سیات ماکسبوا وحاق بهم ماکانوا به یستهزئون ۰ سورة الزمر۴۷،۴۸"

ترجمہ :......اگر ان لوگوں کے پاس زمین کی تمام چیزیں اور اتنی ہی اور بھی ہوں تو وہ اس کو قیامت کے دن کے برے عذاب کے بدلہ فدیے میں دے دیں (تو ہرگز کچھ نہ بنے گا) اور ان کے سامنے اللہ کی طرف سے وہ واضح ہو جائے گا جس کا وہ گمان بھی نہ رکھتے تھے اور نظر آجائیں گے ان کو وہ برے کام جو وہ کرتے تھے اور انہیں گھیر لے گی وہ چیز جس پر ٹھٹھے کیا کرتے تھے۔

۱۸............" الملك یومئذن الحق للرحمن وکان یوما علی الکافرین عسیرا ۰ ویوم یعض الظالم علی یدیه ویقول یلیتنی اتخذت مع الرسول سبیلا ۰ یویلتیٰ لیتنی لم اتخذ فلانا خلیلا ۰"

ترجمہ :......اس دن تمام اختیارات رب رحمٰن ہی کے پاس ہوں گے اور یہ دن کافروں پر بڑا بھاری ہوگا جس دن ظالم (خدا اور رسول کے باغی) اپنے ہاتھوں کو کاٹ کاٹ کر کہے گا ہائے میری خرابی کہ میں رسول کے ساتھ ہی راستہ بنالیتا (ان کی اتباع کر لیتا) ہائے میری خرابی کاش میں فلاں کو دوست نہ بناتا۔

۱۹............" هذه جهنم التی کنتم توعدون ۰ اصلوها الیوم بما کنتم تکفرون ۰ الیوم نختم علی افواههم وتکلمنا ایدیهم وتشهد ارجلهم بما کانوا یکسبون ۰ "

ترجمہ :......یہ وہی جہنم ہے جس کا تم سے وعدہ تھا۔ آج اس میں داخل ہو جاؤ۔ اس بنا پر کہ تم کفر کرتے تھے۔ آج ہم ان کے مونہوں پر مہر لگا دیں گے اور ہم سے گفتگو کریں گے ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں گواہی دیں گے اس کی جو وہ کیا کرتے تھے۔

۲۰............" یوم یحشر اعداء الله الی النار فهم یوزعون ۰ حتی اذا ما جائوها شهد علیهم سمعهم وابصارهم وجلودهم بما کانوا یعملون ۰ وقالوا لجلودهم لم شهدتم علینا

قالوا انطقنا الله الذی انطق کل شئی وھو خلقکم اول مرۃ والیه ترجعون ۰ وما کنتم تستترون ان یشھد علیکم سمعکم ولا ابصارکم ولا جلود کم ولکن ظننتم ان الله لا یعلم کثیرا مما تعملون ۰ وذالکم ظنکم الذی ظننتم بربکم اردا کم فاصبحتم من الخاسرین ۰ سورۃ حم سجدہ۱۹‘۲۳“

ترجمہ :...... جس دن اللہ کے مخالفین کو آگ کی طرف اکٹھا کیا جائے گا پھر ان کی جماعت بندی کی جائے گی یہاں تک کہ جب وہ آگ کے پاس پہنچ جائیں گے تو ان کے خلاف ان کے کان ان کی نگاہیں اور کھالیں گواہی دیں گے جو وہ کام کیا کرتے تھے۔ وہ اپنے چمڑوں کو کہیں گے کہ تم نے ہمارے خلاف کیوں گواہی دی ہے ؟ وہ کہیں گے کہ ہمیں تو اس ذات عالی نے بلایا ہے جس نے ہر چیز کو قوت گویائی دی ہے اور اسی نے تمہیں پہلی مرتبہ پیدا بھی کیا اور اب اسی کی طرف تم لوٹائے جا رہے ہو اور تم (دنیا میں) اس چیز سے پردہ پوشی نہ کرتے تھے کہ (کل قیامت کو) تمہارے خلاف تمہارے کان‘ تمہاری آنکھیں اور تمہارے چمڑے کہیں گواہی دے نہ بیٹھیں۔ تمہارا تو یہ خیال تھا کہ تمہارے اکثر اعمال سے اللہ تعالیٰ بے خبر ہوگا۔ اب اس گمان نے تمہیں برباد کیا ہے تم گھاٹے میں پڑ گئے ہو۔

اپنے آپ کو اور اہل خانہ کو عذاب الٰہی سے بچاؤ

” یا ایھا الذین آمنوا قوا انفسکم واھلیکم نارا وقودھا الناس والحجارۃ علیھا ملائکۃ غلاظ شداد لا یعصون الله ما امرھم ویفعلون مایومرون ۰ سورۃ التحریم ٦“

ترجمہ :...... اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچالو جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے۔ اس پر تند خو اور سخت فرشتے متعین ہیں جو خدا کے حکم سے سرتابی نہیں کرتے اور جو حکم ملتا ہے اسے کر گزرتے ہیں۔

”فاعبدوا ما شئتم من دونه قل ان الخاسرین الذین خسروا انفسھم واھلیھم یوم القیامة الا ذالك ھو الخسران المبین ۰ لھم من فوقھم ظلل من النار ومن تحتھم ظلل ذالك یخوف الله به عبادہ یعباد فاتقون ۰ سورۃ الزمر۱۵‘۱٦“

ترجمہ :...... خدا کے سوا جسے چاہو پوجو۔ فرما دیجئے خسارے والے وہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو گھاٹے اور ناکامی میں ڈال لیا قیامت کے دن۔ خوب سن لو۔ یہی کھلی ناکامی ہے۔ ان کے واسطے ان کے اوپر سے بھی آگ کے بادل ہوں گے اور نیچے سے بھی۔ اسی (تباہ کن انجام) سے اللہ تعالیٰ ڈراتا ہے۔ اے میرے بندو مجھ ہی سے ڈرتے رہو۔

” وقال الذین آمنوا ان الخاسرین الذین خسروا انفسھم واھلیھم یوم القیامة الا ان الظالمین فی عذاب مقیم ۰ وما کان لھم من اولیاء ینصرونھم من دون اللّٰہ ومن یضلل اللّٰہ فما لہ من سبیل۔ استجیبوا لربکم من قبل ان یاتی یوم لا مردلہ من اللّٰہ مالکم من ملجا یومئذ ومالکم من نکیر ۰ سورة الشوریٰ ٤٥‘٤٧“

ترجمہ :...... اور کہیں گے وہ لوگ جو ایمان لائے کہ بیشک خسارہ پانے والے وہی لوگ ہیں جنہوں نے قیامت کے دن اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو گھاٹے میں ڈال دیا۔ خوب سن لو یقیناً ظالم ہی دائمی عذاب میں ہوں گے۔ان کا کوئی بھی حمایتی نہ ہوگا جو خدا کے سوا ان کی مدد کرے اور جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کردے اس کے لئے کوئی راستہ نہیں اپنے رب کا حکم مانو اس سے پہلے کہ وہ دن آپہنچے جو اللہ کی طرف سے ٹل نہیں سکتا اور تمہارے لئے کوئی جائے پناہ نہ ہوگی اور نہ ہی تمہاری طرف سے کوئی انکار کرنے والا ہوگا۔

” یا ایھا الذین آمنوا ان من ازواجکم و اولادکم عدوا لکم فاحذرو ھم وان تعفوا وتصفحوا وتغفروا فان اللّٰہ غفور رحیم ۰ سورة التغابن ١٤‘١٧“

ترجمہ :......اے ایمان والو! بعض تمہاری بیویاں اور اولاد تمہارے دشمن ہیں ان سے بچ کر رہنا۔ اگر تم معاف کردو اور درگزر کرو اور بخش دو تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

” یا ایھا الذین آمنوا انفقوا مما رزقناکم من قبل ان یاتی یوم لا بیع فیہ ولا خلة ولا شفاعة والکافرون ھم الظالمون ۰ سورة البقرہ ٢٥٤“

ترجمہ :......اے ایمان والو! ہمارے دیئے مال سے خرچ کرو اس دن کی آمد سے پیشتر کہ جس میں کوئی خرید و فروخت کوئی دوستی اور کوئی سفارش نہ چل سکے گی اور کافر ہی ظالم ہیں۔

” واتقوا یوما لا تجزی نفس عن نفس شیئا ولا یقبل منھا شفاعة ولا یوخذ منھا عدل ولا ھم ینصرون ۰ سورة البقرہ ٤٨“

ترجمہ :......اور اس دن سے ڈرتے رہو جس دن کوئی جان دوسری جان کے کچھ کام نہ آئے گی اور نہ اس سے کوئی سفارش قبول کی جائے گی اور نہ ہی اس سے کوئی بدلہ قبول کیا جائے گا اور نہ ہی ان کی کچھ مدد ہو سکے گی۔

”واتقوا یوما لا تجزی نفس عن نفس شیئا ولا یقبل منھا عدل ولا تنفعھا شفاعة ولا ھم ینصرون ۰ سورة البقرہ ١٢٢“

ترجمہ :...... اور ڈرتے رہو اس دن سے جس دن کوئی نفس دوسرے کے کچھ کام آسکے گا اور نہ اس سے

بقیہ : صفحہ 8 پر

سید شمشاد حسین

آخری قسط

اکابرین کا تقویٰ اور توکل

تھی۔ حضرت نے فرمایا آؤ بھائی لطیف! یہ دیگ آپ کے لئے ہی آئی ہے۔ عزیز مذکور فرماتے تھے کہ دوسرے دن افطاری و سحری میں اتنی رغبت اور لذت سے پیٹ بھر کر کھائی کہ عمر بھر یاد رہے گی۔

تصوف کی حقیقت

رئیس الاحرار حضرت مولانا حبیب الرحمٰنؒ نے حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ سے پوچھا کہ یہ تصوف کیا بلا ہے۔ اس کی کیا حقیقت ہے؟ تو حضرت شیخ الحدیث نے فرمایا: ”انما الا عمال بالنیات۔“ سارے تصوف کی ابتداء ہے: ”ان تعبد الله کانك تراه۔“ سارے تصوف کا منتہا ہے۔ اسی کو نسبت کہتے ہیں۔ اسی کو یاداشت کہتے ہیں اور اسی کو حضوری کہتے ہیں۔

طلبہ کی تربیت

میرے اکابر نوراللہ مرقدہم کے یہاں طلباء کے آداب پر بھی خصوصی نگاہ رکھی جاتی تھی۔ اول تو اس زمانہ میں اکابر اور اساتذہ کا احترام طلباء کے اندر کچھ ایسا مرکوز تھا کہ اب وہ باتیں یاد آکر بہت ہی رنج و قلق ہوتا ہے۔ حضرت حکیم الامت تھانوی نوراللہ مرقدہ کو بھی اس کا بہت ہی احساس تھا۔ رفاضات یومیہ حصہ ششم مطبوعہ تھانہ بھون صفحہ ۳ پر ایک ملفوظ میں فرماتے ہیں کہ فلاں مدرسہ میں ایک وقت میں اکابر کی ایسی جماعت تھی کہ ہر قسم کی خیر و برکت تھی۔ ظاہر کے اعتبار سے بھی اور باطن کے اعتبار سے بھی۔ اس وقت تعمیر اتنی بڑی نہ تھی مگر ایک ایسی چیز تھی اتنی بڑی تھی کہ مدرسہ خانقاہ معلوم ہوتا تھا۔ ہر چہار طرف بزرگ ہی بزرگ نظر آتے تھے۔ اب سب کچھ ہے اور پہلے سے ہر چیز زائد ہے مگر وہی چیز نہیں جو اس وقت تھی۔ گویا جسد بے روح نہیں۔

میں نے مہتمم صاحب سے کہا تھا کہ اگر اس موجودہ حالت میں مدرسہ نے ترقی بھی کی تو یہ ترقی ایسی ہوگی جیسی مر کر لاش پھول جاتی ہے جو ضخامت میں ترقی ہے۔ مگر پھولنے کے بعد وہ جس وقت پھٹے گی اہل محلہ اہل بستی کو اس کا تعفن پاس نہ آنے دے گا۔

قطب الارشاد حضرت گنگوہیؒ

قطب الارشاد حضرت گنگوہیؒ نے حنفیت کی تائید میں تقریر فرمائی جس پر طلباء جھوم گئے۔ کسی نے

جوش میں کہہ دیا کہ اگر حضرت امام شافعیؒ بھی اس تقریر کو سنتے تو رجوع فرمالیتے تو حضرت قدس سرہ نے فرمایا توبہ توبہ استغفراللہ! حضرت امام ربانی اگر موجود ہوتے تو میری یہ تقریر ایک شبہ ہوتی اور حضرت مجتہد اس کا جواب فرمادیتے۔ اب چونکہ آئمہ مجتہدین موجود نہیں ہیں ان کے اقوال ہمارے سامنے ہیں ان اقوال میں ہم امام ابو حنیفہؒ کے قول کو اقرب الالقرآن والحدیث پاتے ہیں۔ اس لئے اس کی تائید کرتے ہیں۔ ورنہ مجتہدین میں سے کوئی ہوتا تو ان کی اتباع بغیر چارہ نہ ہوتا۔

مشہور قول

یہ تو نہایت مشہور مقولہ ہے اور مجرب ہے کہ استاد کی بے حرمتی سے شاگرد علم کی برکات سے ہمیشہ محروم رہتا ہے اور والدین کی بے حرمتی کرنے والا روزی سے ہمیشہ پریشان رہتا ہے۔ امام سدیدالدین شیرازیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے مشائخ سے سنا ہے جو شخص یہ چاہے کہ اس کا لڑکا عالم ہو جائے اس کو چاہیئے کہ علماء کا اعزاز و اکرام بہت کرتا رہے۔ اور ان کی خدمت کثرت سے کرے۔ اگر بیٹا عالم نہ ہوا تو پوتا ضرور عالم ہو جائے گا۔

صوفیاء کی نصیحت

جو ہماری ابتدا دیکھے وہ کامیاب اور جو ہماری انتہا دیکھے وہ ناکام۔ ابتداء میں جب یہ حضرات مجاہدات سے گزرتے جاتے ہیں ان مناظر کو دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ بزرگی اور تقرب کس طرح حاصل ہوتا ہے۔ آخری عمر میں فتوحات دیکھنے سے وہ بات نہیں بنتی :

رنگ لاتی ہے حنا پتھر پہ پس جانے کے بعد

یوں تو حضرت شیخ الحدیثؒ کی پوری آپ بیتی سبق آموز اور ایمان افروز ہے ایک بار پڑھنا شروع کرلیں تو ختم کرنے سے پہلے چھوڑنے کو دل نہیں کرتا۔ پھر بھی احقر نے یہ چند واقعات نمونہ کے طور پر پیش کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسلاف سے محبت اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین بجاہ النبی الکریم...

بقیہ : وہ گناہ!

احادیث مذکورہ سے معلوم ہوا کہ جاندار خواہ انسان ہو یا چوپایہ ' جانور حلال ہو جیسے اکثر پرندے یا حرام ہو جیسے چوہا بلی کتا وغیرہ۔ ان میں کسی کو آگ میں جلانا جائز نہیں۔ یہاں تک کہ سانپ بچھو کا بھی یہی حکم ہے۔ اور علماء نے جاندار چیز کو آگ میں جلانے کو کبیرہ گناہوں میں شمار کیا ہے۔ (زواجر)

البتہ اگر کسی موذی جانور مثلاً سانپ بچھو وغیرہ کی ایذا سے بچنے کا کوئی طریقہ ممکن نہ ہو تو مجبوری جلانے کا حکم ہے۔ (زواجر)

قسط نمبر6

پروفیسر یوسف سلیم چشتی

شناخت مجدد

پیشگوئی کے مفہوم میں یہ بات داخل ہے کہ وہ کسی ایسی بات سے متعلق ہو جس کا وقوع مدعی کے حیطہ اقتدار سے باہر ہو۔ مثلاً ختمی مرتبت حضور اکرم ﷺ نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ: ''رومی مغلوب ہوگئے ہیں لیکن عنقریب وہ ایرانیوں پر غالب آئیں گے۔''اس پیشگوئی پر غور کیجئے:

۱............رومیوں کو ایرانیوں پر غالب کر دینا حضور ﷺ کے اختیار میں نہ تھا لیکن آپ نے اللہ سے علم پاکر اعلان فرمادیا کہ ایسا ہوگا۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ آپ نے اس واقعہ کی قبل از وقوع اطلاع دے دی اور یہی پیشگوئی کا حقیقی مفہوم ہے۔

۲............آپ نے کسی شخص کو اس مطلب کے خطوط نہیں لکھے کہ اس پیشگوئی کے پوری ہونے کے لئے میری معاونت کرو۔ پیشگوئی تو:

قضائے کرد گار است آں بہر حالت شود ظاہر

کا مصداق ہو جاتی ہے۔ بقول مرزا قادیانی خدا کی بات کو کون ٹال سکتا ہے؟ مگر خدا کی بات ہو بھی تو اور جو پیشگوئی خدا کی بات ہی نہ ہو وہ کس طرح ظہور میں آسکتی ہے؟۔ اس کا حشر تو وہی ہوگا جو ہمارے مرزا قادیانی کی پیشگوئی کا ہوا۔

حضور ختمی مرتبت سرکار دوعالم ﷺ کے ایک ادنیٰ غلام کی پیشگوئی ملاحظہ ہو تاکہ ناظرین کو پیشگوئی کی حقیقت معلوم ہو سکے۔ سلطان جلال الدین خلجی کو سیدی مولائی حضرت محبوب الٰہی حجتہ اللہ علی الارض سلطان نظام الدین اولیاءؒ سے کچھ کدورت تھی۔ اس کی تفصیل بھی بیان کر دوں کیونکہ آئندہ کام آئے گی۔

خاصان خدا کی معمولی شناخت یہ ہوتی ہے کہ وہ حکومت دنیاوی کے سامنے سر تسلیم خم نہیں کیا کرتے کیونکہ اللہ کا یہ فرمان ہر آن ان کے پیش نظر رہتا ہے: '' واخشونی فلا تخشوا هم . ''اور اسی لئے سلاطین وقت کی پیشکش کو پائے حقارت سے ٹھکرا دیتے ہیں۔ اسی کلیہ کے ماتحت میرے پیشوا اور روحانی

مرشد علیہ الرحمتہ کبھی سلاطین کے دربار میں سلام کی غرض سے حاضر نہیں ہوئے۔ یہ لوگ خود بادشاہ ہوتے ہیں۔ اگرچہ بقول حضرت مسیح ان کی بادشاہت اس دنیا کی نہیں ہوتی۔ اس وجہ سے سلطان مذکور حضرت صاحب سے کچھ کبیدہ خاطر رہتا تھا۔ جب کسی مہم سے فارغ ہو کر دلی کی طرف واپس آرہا تھا تو اس کے بھتیجے نے شہر سے سات آٹھ میل کے فاصلہ پر اس کے استقبال کا انتظام کیا۔ سلطان مذکور نے کہ نشہ حکومت میں چور تھا حضرت صاحب کی خدمت اقدس میں کہلا بھیجا کہ کل میں دہلی پہنچ کر دربار عام منعقد کروں گا۔ تمام امراء ' وزراء ' علماء ' فضلاء اور وابستگان دولت حاضر ہوں گے۔ آپ بھی حاضر ہوں ورنہ باضابطہ باز پرس کی جائے گی جس وقت قاصد آستانہ عالیہ پر پہنچا حضرت صاحب مریدان عقیدت کیش کے درمیان تشریف فرما تھے۔ بادشاہ کا پیغام سن کر اک خفیف سا تبسم آپ کے روئے انور پر نمودار ہوا اور حاضرین مجلس کی طرف ایک معنی خیز نگاہ ڈال کر قاصد سے فرمایا! اس سے کہہ دینا کہ : یہ ہنوز دلی دور است۔

قاصد جواب باصواب سن کر الٹے پاؤں واپس چلا گیا اور بات آئی گئی ہو گئی۔ دوسرے دن تمام خلقت بادشاہ کی موت پر سوگ میں ڈوبی ہوئی تھی۔ ہوا خواہوں کے یہاں صف ماتم بچھی ہوئی تھی۔ حضرت محبوب الٰہیؒ بدستور وعظ و ہدایت میں مشغول تھے اور حضور کا لنگر خانہ اسی شان سے چل رہا تھا :

آنکھ والا ترے جلوے کا تماشا دیکھے
دیدہ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

ناظرین دیکھا آپ نے پیشگوئی اسے کہتے ہیں اور اس طرح پوری ہوتی ہے۔ بات یہ ہے کہ خاصان خدا کو ایک واقعہ کا علم قبل از وقوع ہو جاتا ہے۔ اس نہج پر نہیں کہ وہ عالم الغیب والشہادۃ ہوتے ہیں بلکہ خدا تعالیٰ انہیں امور غیبیہ پر مطلع فرما دیتا ہے کہ کل ہماری مشیت کے مطابق ایسا ایسا ظہور میں آئے گا۔ وہ عامۃ الناس کو (بحکم خدا) مطلع کر دیتے ہیں نہ خود اپنی پیشگوئی کی تکمیل کے لئے ساعی ہوتے ہیں نہ دوسروں کے سامنے دست نیاز دراز کرتے ہیں کہ اس کے وقوع پذیر ہونے کے لئے ہماری امداد کرو۔

ضمنی طور پر یہ واضح کر دینا بھی ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ بعض اوقات اپنی مصلحت کے ماتحت اپنے محبوب بندوں کو بعض امور سے قبل از وقوع اس لئے مطلع کر دیتا ہے کہ وہ ان کا مرتبہ بلند کرنا چاہتا ہے۔ انہیں ہمعصروں پر فضیلت دینی چاہتا ہے اور جب وہ کسی کام کو چاہے تو پھر اس کا ہونا ایسا ہی یقینی ہے جیسا دن کے بعد رات اور رات کے بعد دن کا آنا بلکہ اس سے بھی زیادہ : ذلک فضل اللّٰہ یوتیہ من یشاء!

پیشگوئی کا فلسفہ ہی یہ ہے کہ اس کے ذریعہ سے اللہ اپنے بندوں کی شان محبوبیت کو دنیا کے بندوں پر ظاہر فرمادیتا ہے۔ اسی لئے پیشگوئیاں عموماً ان امور سے متعلق ہوتی ہیں جو پیشگوئی کرنے والے کے حیطۂ اختیار سے باہر ہوتے ہیں۔ جب ہی تو دنیا کے بندے اس کے آستانے پر سر نیاز خم کرتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ پیشگوئی کا صحیح نکلنا نہایت ضروری ہے۔ اگر کسی شخص کی ایک پیشگوئی بھی غلط نکلے جسے وہ صحیح معنوں میں اس قدر تحکم اور تحدی کے پیش کرے جس طرح کہ ہمارے مرزا قادیانی نے محمدی بیگم والی پیشگوئی پیش کی تھی تو اس کے متعلق عقلائے دہر کی رائے یہی ہوگی کہ یہ شخص ملہم من اللہ نہیں ہے پھر اس کا اعتبار ہمیشہ کے لئے اٹھ جائے گا۔ دس میں دو تین باتیں تو نجومیوں اور رمالوں کی بھی صحیح نکل آتی ہیں۔ تو کیا اس بنا پر وہ بھی نبوت کا دعویٰ کر سکتے ہیں یا دنیا انہیں تسلیم کر سکتی ہے ؟۔

ان اعتراضات کا جواب مرزا قادیانی نے دیا ہے۔ وہ بجنسہ ناظرین کی خدمت میں پیش کرتا ہوں :

"یہ کہنا کہ پیشگوئی کے بعد احمد بیگ کی لڑکی کے ساتھ نکاح کے لئے کوشش کی گئی، طمع دی گئی اور خط لکھے گئے۔ یہ عجیب اعتراض ہیں۔ سچ ہے کہ شدت تعصب کی وجہ سے انسان اندھا ہو جاتا ہے (شدت غرض میں بھی بعینہ یہی حال ہو جاتا ہے) کوئی مولوی اس بات سے بے خبر نہ ہوگا کہ اگر وحی الٰہی کوئی بات بطور پیشگوئی ظاہر فرمادے اور ممکن ہو کہ انسان بغیر کسی فتنہ اور ناجائز طریق کے اس کو پورا کر سکے تو اپنے ہاتھ سے اس پیشگوئی کو پورا کرنا نہ صرف جائز بلکہ مسنون ہے۔" (حقیقت الوحی ص ۱۹۱، خزائن ج ۲۲ ص ۱۹۸)

ناظرین! مرزا قادیانی کا جواب آپ نے پڑھ لیا اب میں اس پر تنقید کرتا ہوں :

۱............ پیشگوئی کرنے والے کا اپنی پیشگوئی کو اپنے ہاتھ سے پورا کرنا صرف اس صورت میں عندالعقل صحیح قرار دیا جاسکتا ہے جبکہ :

الف............ اپنے ہاتھ سے پوری کرنے کی بناء پر پیشگوئی کی اہمیت اور حقیقت مبدل نہ ہو جائے۔

اس کلیہ سے یہ بات مستنبط ہوتی ہے کہ مرزا قادیانی کی پیش کردہ تاویل بعض پیشگوئی پر صادق آسکتی ہے کل پر نہیں۔

مثلاً زید نے پیشگوئی کی کہ بکر کل مر جائے گا اور دوسرے دن زید خود اپنے ہاتھ سے بکر کو قتل کردے تو پیشگوئی تو پوری ہوگئی مگر ساتھ ہی اس کی حقیقت بھی باطل ہوگئی اور جو مقصد اس سے مدنظر تھا وہ فوت ہوگیا۔ تو قیر کی بجائے اس پیشگوئی کرنے والے کی توہین و تذلیل ہوگی۔

یا مثلاً زید نے پیشگوئی کی کہ بکر کی لڑکی میرے نکاح میں آئے گی اور اس کے بعد ایسا اتفاق ہوا کہ لڑکی کا والد کسی مقدمہ میں ماخوذ ہو کر اس مجسٹریٹ کے سامنے پیش ہوا جو زید کا دوست یا رشتہ دار ہو۔اب اگر زید بکر سے یہ کہے کہ اگر آپ اپنے ہاتھ سے میری پیشگوئی کے پورا ہونے کے لئے معاون بنیں تو میں آپ کی سفارش کروں گا اور بکر اپنی ذاتی مصلحت کی وجہ سے زید کی اس شرط کو منظور کر کے اپنی لڑکی اس کے حبالۂ نکاح میں دے دے تو اگرچہ بادی النظر میں پیشگوئی پوری ہو گئی لیکن اس کے ساتھ ہی پیشگوئی کی حقیقت پر پانی پھر گیا۔ پیشگوئی تو اس لئے کی گئی تھی کہ لوگ پیشگوئی کرنے والے کی جلالت شان اور اس کے خدا رسیدہ ہونے کے معترف ہو جائیں لیکن اس طرح پوری ہونے کے بعد ایک شخص بھی اس بات کا معترف نہ ہوگا بلکہ یہی کہیں گے کہ زید نے ناجائز دباؤ ڈال کر اپنی بات منوالی۔

پس ان مثالوں سے ثابت ہو گیا کہ کسی پیشگوئی کی تکمیل کے لئے مدعی کا کوشش کرنا اس پیشگوئی کی نوعیت پر موقوف ہے۔ اس لئے سب سے پہلے پیشگوئی کی نوعیت کا اندازہ کرنا چاہئے کہ وہ کس قسم کی ہے؟۔ ایک مثال ملاحظہ ہو:

ایک معمولی حیثیت کا شخص زید ساکن لاہور پیشگوئی کرتا ہے کہ مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا ہے کہ چند سال کے بعد تم امریکہ جاؤ گے۔ وہاں ایک بڑے فاضل انسان بکر سے تمہارا مناظرہ ہوگا اور تم اس پر غالب آؤ گے اور تمہاری تقریر سے متاثر ہو کر وہ شخص مسلمان ہو جائے گا۔ یہ پیشگوئی اخباروں میں شائع ہو جاتی ہے اور لوگ اس بات سے آگاہ ہو جاتے ہیں۔

چند سال کے بعد زید امریکہ کی علمی مجلس سے جس کے کسی رکن سے زید کی شناسائی نہیں دعوت نامہ موصول ہوتا ہے کہ سفر خرچ ارسال خدمت ہے موتمر مذاہب عالم شرکت فرمایئے اور اپنے مذہب کی خوبیوں پر لیکچر دیجئے۔

اب اگر زید سامان سفر درست کرتا ہے تو اس پر کوئی الزام نہیں یا اگر وہ لیکچر مرتب کرتا ہے تو کوئی گناہ نہیں یا اگر وہ اس وقت اپنی کسی ایسی بیماری کا علاج کراتا ہے جو اس کے سفر میں حارج ہو یا وہ کسی دوست سے مشورہ لیتا ہے تو کوئی جرم نہیں کیونکہ ظاہر ہے کہ جب تک وہ خود عازم سفر نہ ہوگا امریکہ کس طرح پہنچ سکتا ہے۔ وہاں پہنچ کر وہ لیکچر دیتا ہے اس کا لیکچر کامیاب ہوتا ہے اور صدر مجلس جو غیر مسلم ہے اس سے تبادلہ خیال کرتا ہے وہ اس مقصد کے لئے تیاری کرتا ہے کوئی برائی کی بات نہیں وہ انتہائی کوشش کے ساتھ اسلام کی

حقانیت پر دلائل قاطع اور براہین ساطع پیش کرتا ہے۔ رازیؒ اور غزالیؒ کی تصانیف سے استفادہ کرتا ہے کوئی جرم نہیں۔ اس کے بعد وہ شخص مسلمان ہو جاتا ہے اور زید مراجعت فرمائے وطن مالوف ہوتا ہے۔ واپسی پر سب لوگ اسے مبارکباد دیں گے اور اس پیشگوئی کی صداقت کا اعتراف کریں گے۔ کوئی شخص یہ نہیں کہے گا کہ تو نے مطالعہ کتب کیوں کیا تھا؟ یا کسی شخص سے امریکہ جانے کا راستہ کیوں دریافت کیا تھا۔ وجہ یہ ہے کہ نفس پیشگوئی جو تین باتوں پر مشتمل ہے۔ نمبر ایک: لیکچر کی کامیابی۔ نمبر دو: میر مجلس کا تبادلہ خیال کرنا۔ نمبر تین: اسلام لے آنا۔ یہ تینوں باتیں اس کے اختیار میں نہ تھیں۔ خدا ہی نے اس کے لیکچر کو سب لیکچروں پر فوقیت بخشی، خدا ہی نے میر مجلس کے دل میں تبادلہ خیال کی تحریک پیدا کی اور خدا ہی نے اس کا سینہ اسلام کے لئے کھولا، کسی انسان میں طاقت نہیں کہ دوسرے کے خیالات کو بدل سکے: "لست علیهم بمصیطر." اس پر دال ہے۔

اور لیجئے! آنحضرت ﷺ نے خدا تعالیٰ سے علم پاکر پیشگوئی فرمائی کہ میں مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو ہجرت کروں گا۔ اور اگرچہ دشمنوں کے نرغہ میں ہوں لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجھے کوئی شخص گزند نہیں پہنچا سکے گا: " والله یعصمك من الناس. " اس پر شاہد ہے۔

چنانچہ آپ ﷺ نے اپنے یار وفادار، صداقت شعار ثانی اثنین اذھما فی الغار افضل البشر بعد الانبیاء بالتحقیق سیدنا وامامنا ابوبکر ابن الصدیقؓ سے اور امام الاشجعین راس المتقین مطلوب کل طالب مولانا ومرشدنا علی ابن ابی طالبؓ اور چند دیگر جانثاران ازلی اور عقیدت کیشان سرمدی سے ایک دن روانگی کا ذکر فرمایا اور انتظام سفر درست فرمایا! اول الذکر کو ساتھ لیا اور آخر الذکر کو گھر میں چھوڑا اور دشمنوں کی موجودگی میں ان کی آنکھ بچا کر مکہ سے باہر تشریف لائے اور غار میں پوشیدہ ہو گئے۔ اس کے بعد وہاں سے نکل کر بخیر وعافیت مدینہ طیبہ پہنچ گئے۔ آپ ﷺ کے انتظامات سفر درست کرنے یا امکانی احتیاط عمل میں لانے کی وجہ سے نفس پیشگوئی پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ وجہ یہ کہ:

نمبر ۱:............ دشمنوں نے اعلان کیا تھا کہ آج رات کے وقت (خاکم بدہن) محمد ﷺ کو قتل کر دیا جائے اور مقدور بھر انتظام کیا تھا کہ حضور شہر سے باہر نہ جا سکیں۔ ان دونوں باتوں کے بالمقابل حضور ﷺ کی پیشگوئی یہ تھی کہ:

۱............ میں ہجرت کروں گا۔

۲............دشمن مجھے گزند نہ پہنچا سکیں گے۔

سامان سفر درست کرنا تو حضور ﷺ کے ہاتھ میں تھا مگر دشمنوں کے نرغہ میں سے صاف نکل جانا اور بغیر چشم زخم مدینہ منورہ پہنچ جانا یہ دونوں باتیں حضور ﷺ کے اختیار میں نہ تھیں۔ اس بات کا قوی امکان تھا کہ دشمن اپنی سکیم میں کامیاب ہو جائیں گے لیکن: "بفحوائے دشمن اگر قوی است نگہباں قوی تر است" جسے خدا رکھے اسے کون چکھے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے بتادیا تھا کہ دشمن کامیاب نہیں ہو سکتے۔ کامیابی تو اللہ اور اللہ کے رسول کے لئے مقدر ہو چکی تھی۔

الغرض مذکورہ بالا مثالوں سے ثابت ہو گیا کہ محمدی بیگم والی پیشگوئی اس قبیل سے نہ تھی کہ اس کے لئے مرزا قادیانی کی ذاتی کوشش جائز قرار دی جا سکے۔ لیکن ہم ان کی خاطر تھوڑی دیر کے لئے اس سے قطع نظر کرتے ہیں اور اب ان کے جواب کے دوسرے پہلو پر تنقید کرتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ:

"اگر ممکن ہو کہ انسان بغیر فتنہ اور ناجائز طریق کے اس کو پورا کر سکے تو اپنے ہاتھ سے اس پیشگوئی کا پورا کرنا نہ صرف جائز بلکہ مسنون ہے۔" (حقیقت الوحی ص ۱۹۱' خزائن ص ۱۹۸ ج ۲۲)

چلئے یونہی سہی۔ مرزا قادیانی نے ذاتی کوشش کے لئے دو شرطیں قرار دی ہیں۔ ۱...... فتنہ برپا نہ ہو۔ ۲...... طریق کوشش ناجائز نہ ہو۔ لیکن غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی کا طرز عمل بعض صورتوں میں ناجائز بھی تھا اور اس کی بناء پر فتنہ بھی برپا ہوا جس کی تفصیل یہ ہے:

اپنے مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے کسی کو لالچ دینا یا دھمکی دینا۔ حصول مقصد کا ناجائز طریق ہے اور مرزا قادیانی ان دونوں باتوں کے مرتکب ہوئے۔

۱............انہوں نے مرزا احمد بیگ کو لکھا: "اگر تم اپنی بڑی لڑکی کا مجھ سے نکاح کر دو تو میں تمہیں زمین بھی دوں گا اور دیگر مزید احسانات بھی کروں گا۔" (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۷۲' خزائن ص ۵۷۲ ج ۵)

دیکھ لیجئے صاف لفظوں میں لالچ دیا جا رہا ہے۔

۲............مرزا قادیانی نے علی شیر بیگ کو لکھا: "اگر میرے لئے احمد بیگ سے مقابلہ کرو گے اور یہ ارادہ اس کا بند کرا دو گے تو میں بدل و جان حاضر ہوں اور فضل احمد کو جو اب میرے قبضہ میں ہے ہر طرح سے درست کر کے آپ کی لڑکی کی آبادی کے لئے کوشش کروں گا اور میرا مال ان کا مال ہو گا۔" (خط مرزا قادیانی ۲ مئی ۱۸۹۱ء' کلمہ فضل رحمانی ص ۱۲۶)

دیکھ لیجئے صاف لفظوں میں لالچ دیا جا رہا ہے۔

متقی آدمی یا جو اخلاقی زاویہ نگاہ سے نیک آدمی ہو اس کا فرض ہے کہ اگر وہ کوئی نیک کام کر سکتا ہے، کسی کے ساتھ سلوک کر سکتا ہے، کسی مظلوم کی حمایت کر سکتا ہے، کسی کو فائدہ پہنچا سکتا ہے تو بندوں سے مزدوری حاصل کئے بغیر ایسا کرے۔ خالصتاً لوجہ اللہ ایسا کرے تاکہ خدا سے اجر پائے۔

اگر فضل احمد مرزا قادیانی کے قبضہ میں تھا تو ان کا اخلاقی فرض تھا کہ وہ اس کو درست کر کے ایک معصوم بے گناہ بلکہ مظلوم عورت کی زندگی کو بہتر بناتے خواہ علی شیر بیگ مرزا احمد بیگ کا ارادہ بند کراتا یا نہ۔ اخلاقی فرائض کو ذریعہ تجارت بنانا، متقی انسان کی شان سے بعید ہے بہت بعید ہے۔ یہ باتیں تو جہلاً کو زیب دیتی ہیں مومن یا متقی یا مجدد کی شان ایسی رکیک باتوں سے بہت اعلیٰ اور ارفع ہونی چاہیے۔

۳............ والدہ عزت بی بی کو لکھا کہ اپنے بھائی کو سمجھاؤ ورنہ میں نے اپنے بیٹے فضل احمد کو خط لکھ دیا ہے کہ جس دن محمدی بیگم کا نکاح ہو اسی دن عزت بی بی (بے گناہ) کو تین طلاقیں یک دم دے دے۔ کیا یہ دھمکی نہیں اور کیا کسی کو ڈرانا دھمکانا حصول مقصد کا ناجائز طریق نہیں ؟۔

۴............ فضل احمد کو خط لکھا کہ اگر تم اپنی زوجہ عزت بی بی کو میری خاطر سے طلاق نہ دو گے تو میں تمہیں عاق کر دوں گا کیا یہ دھمکی نہیں۔

۵............ مرزا احمد بیگ کو لکھا کہ عاجزی اور ادب سے ملتمس ہوں کہ اس رشتہ سے انحراف نہ فرمائیں۔ کیا یہ خوشامد نہیں ہے ؟ اسی خط میں ہے کہ یہ عاجز آپ سے ملتمس ہے کہ آپ اپنے ہاتھ سے اس پیشگوئی کے پورا ہونے کے لئے معاون بنیں۔ کیا یہ دریوزہ گری نہیں ہے ؟

محمدی بیگم کے ماموں سے انعام کا وعدہ کیا کیا یہ حصول مقصد کا ناجائز طریق نہیں ہے ؟۔ جاری ہے!

بقیہ : قادیانی جماعت

یہ ہے قادیانی جماعت یا قادیانی جماعت کے امام کے عدل کی ہلکی سی جھلک۔ یہ جماعت کیسے دوسروں کو انسانی حقوق کا درس دے سکتی ہے۔ کیا یہاں انسانی حقوق پامال نہیں ہوئے کہ الزام علیہ کو پتا ہی نہیں کہ اس نے کیا جرم کیا ہے نہ اس سے کوئی جواب طلب کیا گیا ہے نہ کوئی انکوائری ہوئی نہ مجلس عاملہ نے مداخلت کی نہ امیر جماعت نے نہ نظارتیں اثر انداز ہوئیں۔ یہ کیسا انصاف ہے ؟ اور وہ بھی امام جماعت کی طرف سے جسے قادیانی ”خلیفہ وقت“ کہتے ہیں بلکہ ”خدا کا خلیفہ“ کہتے ہیں۔ (اگر کسی قادیانی کو شک ہو تو اس مذکورہ خط کی فوٹو کاپی حاصل کر سکتا ہے۔) قادیانی بتائیں کہ قیام پاکستان سے آج تک کسی جج یا عدالت نے بھی کبھی قادیانیوں کے خلاف ایسا فیصلہ دیا ہے ؟۔ یقیناً نہیں۔ تو پھر اپنے گھر کو سنبھالو دوسروں کو عدل اور انسانی حقوق کا سبق نہ دو۔ انسانی حقوق کے حوالے سے شور اور

پروفیسر منور احمد ملک

بسلسلہ میں ایک احمدی تھا

انسانی حقوق اور قادیانی جماعت

1974ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا اس فیصلے سے قبل قادیانی جماعت کے اس وقت کے سربراہ مرزا ناصر احمد کو اپنا موقف پیش کرنے کا پورا پورا موقع دیا گیا کئی دن تک قادیانی جماعت نے تفصیل سے زبانی اور تحریری طور پر اپنا موقف پیش کیا۔ اس کے بعد قومی اسمبلی کے ممبران نے فیصلہ کیا۔ 1984ء میں جنرل ضیاء الحق مرحوم نے اس فیصلہ کی روشنی میں اس کے تقاضے پورے کرتے ہوئے نیا آرڈیننس جاری کر دیا جس میں قادیانیوں کو اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنے' اپنی عبادت کے لئے مسلمانوں کی طرح اذان دینے' اپنی عبادت گاہ کو مسجد کہنے' مرزا غلام احمد قادیانی کے ساتھیوں کو صحابی کہنے' مرزا غلام احمد قادیانی کے جانشینوں کو امیر المومنین کہنے اور مرزا قادیانی کی ازواج کو ام المومنین کہنے سے روک دیا گیا۔

1974ء سے مسلسل اور 1984ء سے خصوصی طور پر قادیانی جماعت نے باضابطہ طور پر دنیا میں دہائی کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ جس میں دنیا کو یہ باور کروانے کی کوشش کی جاتی ہے کہ پاکستان میں قادیانیوں پر ظلم ہو رہا ہے۔ انسانی حقوق کے حوالے سے سخت قسم کی خلاف ورزیاں ہو رہی ہیں' قادیانیوں کا جینا حرام کر دیا گیا ہے اور کسی قسم کا انصاف قادیانیوں کو میسر نہیں۔ اس پروپیگنڈہ سے قادیانی مسلسل فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ یورپ نے اس پروپیگنڈہ کی وجہ سے قادیانیوں کے لئے اپنا دامن پھیلا رکھا ہے اور قادیانی جوق در جوق یورپ میں داخل ہو رہے ہیں مگر داخل ہونے کے آداب سے عاری ہیں۔ یعنی جعلی کاغذات کی بناء پر داخل ہونا پھر جعلی کاغذات تیار کر کے اپنے آپ کو مظلوم ظاہر کرنا اور پھر پناہ حاصل کرنا قادیانیوں نے مشغلہ بنا رکھا ہے۔ نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ یورپ کا قادیانیوں پر اعتماد اٹھ گیا ہے۔ اب انہوں نے دھڑا دھڑ کیس مسترد کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ اس سے پاکستان بدنام ہو رہا ہے۔ 98 فیصد قادیانیوں کے کیس جھوٹے اور جعلی کاغذات پر مشتمل ہوتے ہیں۔ قادیانی تو ترستے ہیں کہ ان پر ظلم ہو اور وہ اس کا ثبوت دنیا کو دکھا سکیں مگر ظلم کی عدم دستیابی پر وہ پیسے دے دلا کر جعلی ایف آئی درج کروا کر اس کی نقل حاصل کر کے گزارا کرتے ہیں۔ اس لحاظ سے بر ملا قادیانی مظلوم ہیں کہ ان کی ضرورت پوری کرنے کے لئے مقدور بھر ظلم بھی دستیاب نہیں۔

آیئے دیکھتے ہیں کہ قادیانی جو دنیا میں اپنے مظلوم ہونے کا ڈھنڈورہ پیٹتے ہیں خود کتنے منصف مزاج، نرم دل، صلح جو اور انسانی حقوق کا تحفظ یا خیال کرنے والے ہیں۔ یہ ایک ایسا موضوع ہے جس پر اتنا کچھ لکھا جا سکتا ہے کہ لکھاری لکھتے لکھتے تھک جائے اور قاری پڑھتے پڑھتے "رج" جائے۔ سمجھ نہیں آتی کہ قادیانیوں کے کس کس ظلم کی تصویر پیش کروں۔ عدل جماعت کے عنوان پر ایک تفصیلی مضمون بعد میں آئے گا اس وقت انسانی حقوق کے حوالے سے چند گزارشات پیش کرنا چاہتا ہوں۔

پاکستانی عدالتیں اور قادیانی جماعت کا نظام

قادیانیوں کا سب سے بڑا اعتراض اور دنیا میں پاکستان کو ظالم ثابت کرنے کے حوالے سے سب سے بڑی دلیل یہ دی جاتی ہے کہ پاکستان میں قادیانیوں کے ساتھ انصاف نہیں ہوتا کوئی قادیانی چوری کے جرم میں سزا پائے یا بد عنوانی کی وجہ سے گرفت میں آئے قادیانی جماعت میں سب لوگ اس سے ہمدردی کرتے ہوئے کہیں گے کہ قادیانی جو ہوئے سزا تو ہونی ہی تھی۔ یہ سزا صرف قادیانی ہونے کی وجہ سے ملی ہے۔

قیام پاکستان سے لے کر آج تک کبھی ایسا نہیں ہوا بلکہ ایک کیس بھی ایسا نہیں ہوگا کہ کسی قادیانی کے خلاف عدالت میں کیس گیا ہو اور جج قادیانی کو بتائے بغیر اس کو صفائی کا موقع دیئے بغیر براہ راست سزا سنا دے اور پھر وہ چیلنج بھی نہ ہو سکے۔ آج تک ایک کیس بھی ایسا نہیں گزرا۔ اس حوالے سے قادیانی ایک مثال بھی پیش نہیں کر سکتے۔

ہوتا یوں ہے کہ کسی نے کسی قادیانی کے خلاف عدالت میں کیس کر دیا۔ عدالت قادیانی کو بذریعہ نوٹس کیس کے بارے میں مطلع کرے گی اور اسے مقررہ تاریخ پر طلب کرے گی۔ وہ قادیانی عدالت میں پیش ہوگا اسے کیس (الزامات) کی پوری تفصیل بتائی جائے گی بلکہ کیس کی نقل دی جائے گی۔ اسے وکیل کرنے کا موقع دیا جائے گا اور اپنی صفائی میں جواب داخل کرنے کے لئے مناسب وقت (کچھ دن) دیا جائے گا۔ وہ قادیانی وکیل کی مدد سے جواب تیار کرے گا اور مقررہ تاریخ کو جمع کروا دے گا۔

کچھ دنوں، ہفتوں بعد دونوں فریقوں کے وکیل آمنے سامنے اس کیس سے متعلق بحث کریں گے پھر جج دونوں فریقوں کو باری باری گواہ لانے اور دیگر ثبوت مہیا کرنے کا موقع دے گا۔ قادیانی کو پورا اختیار ملے گا کہ وہ نہ صرف اپنی صفائی بیان کرے بلکہ اپنے مخالف اور اس کے گواہوں پر خوب جرح کرے۔

اس طرح یہ کیس چلتے چلتے چھ ماہ ایک سال یا پانچ سال تک کا عرصہ لے گا۔ خوب بحث و تکرار کے بعد اگر فیصلہ قادیانی کے خلاف ہو جاتا ہے تو اس فیصلے کو درست سمجھا جانا چاہئے کیونکہ قادیانی کو خوب صفائی کا موقع ملا ہے

مگر اس کے باوجود قادیانی کو یہ اختیار دیا جائے گا کہ سیشن کورٹ میں اس فیصلے کے خلاف اپیل کرے۔ اس اپیل پر (چیلنج پر) کیس دوبارہ شروع ہوگا۔ قادیانی کو ایک بار پھر صفائی کا موقع ملے گا۔ وکلاء دوبارہ بحث کریں گے۔ چار' چھ ماہ تک دوبارہ کیس چلنے اور واقعات کو کھنگالنے کے بعد اگر قادیانی کے خلاف فیصلہ ہو جاتا ہے تو اب فیصلے کو درست سمجھا جانا چاہیئے۔ مگر قادیانی کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ ہائی کورٹ میں چیلنج کر دے۔ ہائی کورٹ میں ایک بار پھر کیس چلے گا قادیانی کو صفائی کا خوب موقع ملے گا۔ اب اگر چار چھ ماہ بعد قادیانی کے خلاف فیصلہ ہو جاتا ہے تو قادیانی کو پھر اختیار دیا گیا ہے کہ سپریم کورٹ بھی جا سکتا ہے۔ سپریم کورٹ میں پھر کیس چلے گا اور کچھ عرصہ بعد اگر فیصلہ قادیانی کے خلاف ہو جاتا ہے تو اب قادیانی کو فیصلہ تسلیم کر لینا چاہئے مگر اس کے باوجود قادیانی کو مزید چانس یہ ملے گا کہ وہ سپریم کورٹ میں نظر ثانی کی درخواست دے کر ایک بار پھر انصاف کے لئے دستک دے سکے۔

اب اگر لوئر کورٹ سے سپریم کورٹ تک کیس چلنے میں چار یا چھ سال لگ جائیں اور قادیانی کو خوب صفائی کا موقع ملے گا تو اس فیصلے کو انصاف پر مبنی سمجھا جانا چاہیئے۔ اس طرح کی صفائی کا موقع قادیانیوں کو ملتا رہا ہے اور ملتا ہے مگر اس کے باوجود قادیانی یہ شکوہ کرتے ہیں کہ ہم پر ظلم ہو رہا ہے اور انصاف نہیں ملتا۔ پاکستانی عدالتوں کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ انہوں نے آج تک ایک فیصلہ بھی ایسا نہیں دیا جس میں قادیانی کو صفائی کا موقع دیئے بغیر فیصلہ سنا دیا گیا ہو۔

قادیانیوں کا انصاف

اب ذرا قادیانیوں کا انصاف ملاحظہ کیجئے۔ قادیانی جماعت میں عدالت نام کی کوئی چیز نہیں البتہ دھوکہ دہی کے لئے دار القضاء ایک ادارہ قائم ہے جس کے اختیارات امراء کو پریشان نہیں کرتے۔ قادیانیوں میں یہ عام بات ہے کہ امیر جماعت نے کسی کے خلاف لکھ دیا۔ قادیانی جماعت نے اس پر ایکشن لیتے ہوئے متعلقہ قادیانی کو سزا دے دینی ہے نہ کوئی انکوائری ہوگی اور نہ ہی قادیانی کو جرم بتا کر صفائی کا موقع دیا جائے گا۔ بغیر جرم بتائے' بغیر انکوئری کے اور بغیر صفائی کا موقع دیئے سزا دینا اور پھر وہ سزا کسی طرح بھی چیلنج نہ کرے تو یہ کہاں کا انصاف ہے؟۔ کیا یہ انسانی حقوق کی پامالی نہیں ہے؟۔ دوسروں سے انصاف کی بھیک مانگنے والے خود کتنا ظالمانہ نظام رکھتے ہیں؟۔ ''اوروں کو نصیحت اور خود میں فضیحت'' (اردو دانوں سے درخواست ہے کہ قول و فعل میں اتنا ظالمانہ فرق رکھنے والوں کے لئے کوئی مناسب سا محاورہ ایجاد کریں۔ درج بالا محاورہ بہت نرم ہے) ذرا قادیانی جماعت کے امام اور سربراہ کا انصاف اور عدل کا معیار ملاحظہ کیجئے۔

قادیانی جماعت کے امام کا عدل

قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر احمد اپنے ایک ایسے عہدیدار کے بارے میں فیصلہ دیتے ہیں جس کے بارے میں قادیانی جماعت کے ادارے نظارت امور عامہ 'نظارت مال' نظارت اصلاح وارشاد اور نظارت علیا کی طرف سے NOC جاری ہونے کے بعد خود اسے مقرر کیا ہے۔(واضح رہے کہ قادیانی جماعت کے درج بالا ادارے حکومت کی منسٹری کے برابر کے ہیں) پورے ضلع میں کل تین عہدیداروں کی تقرری درج بالا اداروں کی سفارش اور کلیئرنس کے بعد کی تھی۔ان میں سے ایک عہدیدار کے بارے میں فیصلہ سنا رہے ہیں۔کہتے ہیں کہ :

............" جہاں تک میری معلومات ہیں آپ خرابی پیدا کرنے والے گروہ کے سربراہ ہیں۔ خواہ آپ مانیں یا نہ مانیں مگر بتاتے سبھی ہی ہیں۔"............

نوٹ : مرزا طاہر احمد کے دستخطوں سے جاری ہونے والا اصل خط میرے پاس موجود ہے۔

قادیانی جماعت میں گھسا پٹا جو نظام چل رہا ہے (نظام جماعت پر الگ مضمون پیش کیا جائے گا)اس کے مطابق جس قادیانی کے بارے میں کوئی فیصلہ کرنا ہو اس کے خلاف لوکل جماعت کی مجلس عاملہ قرارداد پاس کرے گی یا سزا کی سفارش کرے گی پھر لوکل امیر جماعت اس سفارش کو امیر ضلع پھر ناظر امور عامہ اور ناظر اعلیٰ تک پہنچائے گا پھر ناظر اعلیٰ امام جماعت سے سزا کی سفارش کرے گا۔ مگر درج بالا کیس میں مرزا طاہر احمد تمام حدود و قیود کو عبور کرتے ہوئے جو کہہ رہے ہیں نہ اس بارے میں کوئی انکوائری ہوتی ہے نہ ہی الزام علیہ کو جرم یا الزام کا پتہ ہے نہ ہی خرابی کی تفصیل بتائی ہے اور نہ ہی اس کی کسی درخواست یا کیس کے جواب میں بلکہ "سوال گندم اور جواب چنا" کے مصداق ایک علیحدہ مضمون کے خط کے جواب میں یہ فیصلہ فرما رہے ہیں۔

غور فرمایئے کہ فرماتے ہیں کہ جہاں تک میری معلومات ہیں اب ان کی معلومات کے ذرائع یا تو نظارتیں ہیں یا پھر امیر ضلع۔ مقامی صدر جماعت اور مجلس عاملہ ہے جبکہ درج بالا کیس میں ان میں سے کسی نے کچھ کہا نہ لکھا۔ ان کے علاوہ کسی ذریعہ کی قانونی یا اخلاقی حیثیت نہیں ہے۔

غور فرمایئے کہ فرماتے ہیں کہ خواہ آپ مانیں یا نہ مانیں گویا فیصلہ سنا دیا۔اب یہ فیصلہ چیلنج بھی نہیں ہو سکتا نہ صفائی کا موقع نہ چیلنج کے قابل اور نہ ہی جرم بتایا گیا ہے کہ کس جرم میں سزا دی جا رہی ہے۔ پھر کہتے ہیں "مگر بتاتے سبھی یہی ہیں" (کنوں کچا)

گویا سنی سنائی بات پر ایسا فیصلہ دیا جا رہا ہے جو نہ صرف چیلنج نہیں ہو سکتا بلکہ بغیر انکوائری کے بغیر جرم بتائے اور بغیر صفائی کا موقع دیئے سنی سنائی بات پر فیصلہ ؟؟؟۔

بقیہ : صفحہ 42 پر

مولانا اللہ وسایا

دفتر مرکزیہ ملتان کے کتب خانہ کا اجمالی تعارف

شوال ۱۴۲۲ھ کے آخری عشرہ میں ملتان دفتر مرکزیہ میں حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم کی زیر صدارت مرکزی مجلس منتظمہ کا اجلاس تھا۔ فقیر نے عرض کی کہ ہمارے مرکزی دفتر کی لائبریری میں بعض (مآخذ اور مصادر) کتب کی کمی ہے۔ اب جبکہ رد قادیانیت کے سو سال پرانے رسائل کی تخریج و تحقیق کا مرحلہ آتا ہے تو ان کتب کی شدت سے ضرورت پیش آتی ہے۔

چنانچہ اجلاس میں طے ہوا کہ فقیر ضرورت کی اہم کتب کی فہرست مرتب کرے ''سفر حجاز مقدس'' کے موقعہ پر پہلے کراچی اور پھر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ سے کتابیں خرید لی جائیں۔ اس سلسلہ میں مشاورت کے لئے حضرت مولانا مفتی سعید احمد جلالپوری کی منظوری دی گئی۔ بحمدہ تعالیٰ کتابیں خرید لی گئیں۔ ملتان دفتر مرکزیہ کی لائبریری میں شامل کر دی گئیں ہیں۔ آج کی مجلس میں قارئین کو کتب خانہ کی سیر کراتے ہیں۔ اس وقت تک بحمدہ تعالیٰ مجلس کے کتب خانہ میں ۱۶۰۸۹ کتابیں ہیں۔ اس فہرست میں ہر کتاب کی تمام مجلدات کے علیحدہ نمبر شمار کئے گئے ہیں۔ مثلاً تاج العروس کی بیس جلدیں ہیں تو اس فہرست میں اس کو بیس کتابیں شمار کیا گیا ہے۔ اگر کسی کتاب کے کئی نسخے ہیں تو ان کے ہر نسخہ کی جلد کو مستقل کتاب شمار کر کے اس فہرست میں شامل کیا گیا ہے۔ اس اعتبار سے مجلس کے کتب خانہ میں موجود کتابوں کی تعداد سولہ ہزار اناسی ہے۔ لیکن فن کے اعتبار سے تاج العروس کی بیس جلدوں کو ایک کتاب شمار کیا گیا ہے۔ اس اعتبار سے فن وار کتب کی تعداد یہ ہے:

۱......	تفسیر کی کتب کی تعداد	۱۸۶	ہے
۲......	حدیث	۲۱۶	ہے
۳......	سیرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم	۲۳۱	ہے
۴......	سیرت صحابہ کرامؓ واہل بیت	۱۶۸	ہے
۵......	تاریخ' سیر' سوانح	۸۷۰	ہے
۶......	تصوف	۲۰۳	ہے

۷......	لغت		″	″	۱۶	ہے
۸......	فقہ و فتاویٰ		″	″	۲۲۲	ہے
۹......	اسلامیات متفرق		″	″	۱۰۰۲	ہے
۱۰......	شعر و شاعری		″	″	۷۰	ہے
۱۱......	بریلوی مکتب فکر کی کتب کی تعداد		″	″	۸۹	ہے
۱۲......	اس کے تقابل پر مشتمل		″	″	۱۴۶	ہے
۱۳......	حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم		″	″	۶۲	ہے
۱۴......	منکرین حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم		″	″	۱۹	ہے
۱۵......	جناب مودودی صاحب اور ان کے رفقاء		″	″	۹۱	ہے
۱۶......	اور ان کے تقابل		″	″	۱۲۷	ہے
۱۷......	بہائیت کی کتب		″	″	۸۴	ہے
۱۸......	رد بہائیت		″	″	۴	ہے
۱۹......	شیعہ مکتب فکر		″	″	۱۶۸	ہے
۲۰......	اور ان کے تقابل		″	″	۲۷۴	ہے
۲۱......	اہل حدیث مکتب فکر		″	″	۲۴	ہے
۲۲......	اور ان کے تقابل پر مشتمل		″	″	۱۱۱	ہے
۲۳......	پرویزیت (فتنہ انکار حدیث) کی کتب کی تعداد			″	۴۴	ہے
۲۴......	رد پرویزیت		″	″	۴۲	ہے
۲۵......	آریہ دھرم		″	″	۷	ہے
۲۶......	رد آریہ دھرم		″	″	۵۷	ہے
۲۷......	آغا خانیت 'خاکساریت 'ذکری 'دیندار انجمن کی کتب کی تعداد				۲۹	ہے
۲۸......	اور ان کے تقابل پر مشتمل کتب کی تعداد		″	″	۳۵	ہے
۲۹......	مسیحیت کی کتب کی تعداد		″	″	۱۴۹	ہے
۳۰......	رد مسیحیت		″	″	۱۸۵	ہے

۳۱......	دور حاضر کے جدید فتنوں کی کتب کی تعداد	"	۱۶	ہے
۳۲......	اوران کے رد میں لکھی جانے والی کتب کی تعداد	"	۹	ہے
۳۳......	فتنہ قادیانیت کی کتب کی تعداد	"	۱۲۲۰	ہے
۳۴......	رد قادیانیت پر مشتمل کتب کی تعداد	"	۱۶۲۴	ہے

رسائل وغیرہ اس کے علاوہ ہیں۔ان کو بھی شامل کر لیا جائے تو مجلس کے کتب خانہ کی کتابوں کی تعداد تقریباً ۲۵۰۰۰ ہزار کے لگ بھگ ہے۔ اس سفر میں ۲۳ ہزار کی کتابیں کراچی سے اور ۱۵ صدریال (پاکستانی ۲۴ ہزار) کی حجاز مقدس سے کل سینتالیس ہزار کی کتابیں کراچی وحجاز مقدس سے خرید کی گئیں۔ان کی تفصیل یہ ہے۔

۱............ صحیح بخاری شریف بحمدہ تعالیٰ ہمارے کتب خانہ میں پہلے سے موجود تھی لیکن اب جدید کمپیوٹر پر جو کتاب بیروت سے شائع ہوئی ہے اس میں احادیث کے نمبرات بھی دیئے گئے ہیں۔اس کی پانچ جلدیں ہیں۔ آخری جلد صرف حروف کے اعتبار سے احادیث مبارکہ کی فہرست پر مشتمل ہے۔اس سے حدیث شریف کی تلاش میں بہت آسانی رہتی ہے۔بخاری شریف کی آخری حدیث شریف پر ۷۵۶۳ نمبر دیا ہے۔یہ بخاری شریف کی کل روایات کی تعداد ہے۔اس کی فہرست کی ترتیب' تخریج وحوالہ کی تحقیق ونمبرات کا کام الشیخ محمد علی القطب اور الشیخ ھشام البخاری نے کیا ہے۔

۲............ مسلم شریف کی شرح نووی شریف بھی کتب خانہ میں موجود تھی۔ مگر وہ اتنی ضعیف ہوگئی تھی کہ اب اس سے استفادہ ممکن نہیں رہا۔ آج سے تین سال قبل بیروت سے نووی شریف جدید کمپیوٹر پر نمبرات کے ساتھ نو جلدوں پر مشتمل شائع ہوئی ہے۔وہ خرید کی گئی۔اس میں ہر حدیث شریف کے شروع پر تین علیحدہ علیحدہ نمبر دیئے گئے ہیں۔ پہلا نمبر بغیر تکرار کے کل احادیث کی تعداد ظاہر کرتا ہے۔ تکرار حذف کرکے مسلم شریف کی روایات کی تعداد ۳۰۳۳ ہے۔دوسرا نمبر کل احادیث مسلم شریف کی نشاندہی کرتا ہے(آخری حدیث شریف پر نمبر ۷۴۰۹ ہے) تیسرا نمبر مسلم شریف کی ہر کتاب جیسے کتاب الایمان یا کتاب التفسیر کے نمبروں کو ظاہر کرتا ہے۔افسوس کہ اس میں ابجد کے حساب سے احادیث کی فہرست نہیں دی گئی۔ نئی نووی شریف تو مل گئی ہے۔احادیث کے نمبرات جو موسوعات میں دیئے گئے ہیں اس ضرورت کو بھی یہ پورا کرے گی لیکن احادیث کی فہرست کے لئے نئی کتاب صرف مسلم شریف کمپیوٹر شدہ جو پانچ جلدوں پر مشتمل ہے وہ نہیں مل سکی اس کی خریداری باقی ہے۔جدید ایڈیشن کی تحقیق الشیخ عرفان حسونۃ نے کی ہے۔

۳............ترمذی شریف کمپیوٹر پر بیروت سے پانچ جلدوں میں شائع ہوئی ہے۔اس کی آخری جلد

احادیث کے الفاظ کی ابجد کے لحاظ سے فہرست پر مشتمل ہے جس سے حدیث کی تلاش آسان ہوگی۔ ترمذی شریف کی کل احادیث کی تعداد (۳۹۵۶) ہے تمام روایات کی ترتیب کے لحاظ سے روّات کی فہرست بھی مرتب کردی گئی ہے۔ اس ایڈیشن میں یہ بھی اہتمام کیا گیا ہے کہ ترمذی شریف کی جو روایت کسی اور حدیث کی کتاب (جیسے بخاری' ابوداؤد وغیرہ) میں آئی ہے حاشیہ میں اس کا حوالہ بھی دے دیا گیا ہے۔ جو بہت ہی مفید اضافہ ہے اگر کوئی روایت صرف ترمذی شریف میں ہی ہے اور کسی کتاب میں نہیں تو اس کی بھی صراحت حاشیہ میں کردی گئی ہے۔ یہ بہت بڑی خدمت ہے اور اس ایڈیشن کی یہ خوبی ہے۔ اس کی تحقیق محمود محمد بن محمود حسن نصار نے کی ہے۔

۴............ابوداؤد شریف یہ امام ابی داؤد سلیمان بن الاشعث الازدی السجستانیؒ کی ہے جو صحاح ستہ میں شامل ہے۔ اب کمپیوٹر پر جدید ایڈیشن بیروت سے شائع ہوا ہے جو پانچ جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس کے حواشی پر الفاظ حدیث' روّات' حوالہ جات پر خاصی محنت سے کام کیا گیا ہے۔ اس کی آخری حدیث پر ۵۲۳۲ درج ہے۔ اس کی تحقیق کا کام محمد عوامة نے کیا۔

۵............مسند ابوداؤد کے نام سے ایک کتاب مسند ابی داؤد طیالسیؒ کی ہے جن کا سن وفات ۲۰۳ھ ہے۔ اس کی تحقیق کا کام ڈاکٹر محمد بن عبدالمحسن الترکی نے کیا ہے۔ یہ جدید ایڈیشن کمپیوٹر پر چار جلدوں میں شائع ہوا ہے۔ اس میں ۲۸۹۰ احادیث مبارک ہیں۔ حاشیہ پر ہر حدیث کی تحقیق و تخریج کا کام کیا گیا ہے۔ آخر میں حروف تہجی کے اعتبار سے فہرست مرتب کی گئی ہے۔ سب سے آخر میں روّات حدیث کے اسماء مبارک کی ترتیب سے فہرست مرتب کی گئی ہے جو بہت ہی قابل قدر اضافہ ہے اور تخریج کا کام کرنے والوں کے لئے گرانقدر علمی خزانہ ہے۔

۶............سنن ابن ماجہ پانچ جلدوں پر جدید ایڈیشن کمپیوٹر کتابت کا بیروت سے شائع ہوا ہے۔ اس پر تحقیقی کام محمود محمد بن محمود حسن نصار نے کیا ہے۔ اس کے حواشی پر تحقیقی کام قابل مراجعت ہے جس سے اس کتاب سے استفادہ تام کیا جاسکتا ہے۔ اس میں احادیث کی تعداد ۴۳۴۱ ہے۔ حاشیہ پر تمام احادیث جو دوسری کتابوں میں بھی شامل ہیں ان کے حوالہ جات دے دیئے گئے ہیں۔ اس کی آخری جلد حروف تہجی کے اعتبار سے فہرست پر مشتمل ہے۔

۷............المسند البزار جس کا اصل نام البحر الذخار ہے۔ یہ نو جلدوں پر مشتمل ہے۔ مدینہ منورہ سے شائع ہوئی ہے۔ اس کی تحقیق محفوظ الرحمٰن زین اللہ نے کی ہے۔ اس میں احادیث کی تعداد ۴۰۷۸ ہے۔

اس کے حواشی پر احادیث کی تخریج کی گئی ہے۔ آخر میں فہرست احادیث حروف تہجی کے اعتبار سے کی گئی ہے۔

۸............ مسند ابو یعلی الموصلی ۷ جلدوں پر مشتمل جدید کمپیوٹر ایڈیشن بیروت سے شائع ہوا ہے۔ اس پر تحقیقی کام مصطفیٰ عبدالقادر عطا نے کیا ہے۔ اس کے حواشی پر تمام احادیث کی دیگر کتب حدیث سے تخریج کی گئی ہے۔ آخری ساتویں جلد فہرست پر مشتمل ہے۔ اس میں احادیث کی تعداد ۷۱۵۷ ہے

۹............ مسند ابو عوانہ کمپیوٹر ایڈیشن بیروت سے پانچ جلدوں پر شائع ہوا ہے۔ حاشیہ میں احادیث کی تخریج کی گئی ہے۔ اس میں شامل احادیث مبارکہ کی تعداد ۸۷۱۸ ہے۔ اس کی تخریج و تحقیق کا کام ایمن بن عارف الدمشقی نے کیا ہے۔ اس کی آخری جلد میں فہرست مرتب شدہ شامل ہے۔ الفاظ حدیث کی حروف تہجی کے اعتبار سے بھی فہرست ہے اور رواۃ حدیث کے اعتبار سے بھی۔ انتہائی جدید ترین تحقیقی انداز میں دلربا کتاب کا یہ ایڈیشن ہے۔

۱۰............ مسند الحمیدی یہ دو جلدوں پر مشتمل کمپیوٹر ایڈیشن بیروت سے شائع ہوا ہے۔ اس میں کل احادیث کی تعداد تیرہ سو (۱۳۰۰) ہے۔ اس کے حواشی پر تخریج و تحقیق کا کام مولانا حبیب الرحمٰن الاعظمی نے کیا ہے۔ آخر میں حروف تہجی کے اعتبار سے فہرست احادیث بھی مرتب کر دی گئی ہے۔

۱۱............ مسند اسحٰق بن راھویہ پانچ جلدوں پر مشتمل ہے۔ جلد ۴ اور ۵ ایک ساتھ شائع کی ہیں۔ ان پانچ جلدوں کے علاوہ ایک مستقل جلد مصنف کے سوانح پر مشتمل ہے۔ اس میں پہلی جلد حضرت سیدنا ابوہریرہؓ کی روایات پر مشتمل ہے۔ دوسری و تیسری جلد سیدہ کائنات حضرت عائشہ صدیقہؓ کی روایات پر مشتمل ہے۔ اسی طرح چوتھی و پانچویں جلد امہات المومنینؓ اور مسند بقیۃ النساء پر مشتمل ہے۔ اس میں کل روایات کی تعداد ۲۴۲۵ ہے۔ جس میں سیدنا ابوہریرہؓ کی روایات ۵۴۲ سیدہ عائشہ صدیقہؓ کی ۱۲۷۲ روایات اور باقی روایات دیگر امہات المومنین او ربقیۃ النساء کی ہیں۔ ہر جلد کے ساتھ ان احادیث کی ابجد کے لحاظ سے فہرست شامل کر دی گئی ہے۔ حاشیہ میں تحقیق و تخریج کا کام عمدہ کیا گیا ہے۔ اس کی تحقیق و تخریج الدکتور عبدالغفور اور عبدالحق حسین بر البلوشی نے کی ہے۔ یہ کمپیوٹر ایڈیشن مکتبہ الایمان مدینہ منورہ سے شائع ہوا ہے۔

۱۲............ شعب الایمان للبیہقی بیروت سے جدید ایڈیشن کمپیوٹر پر نو جلدوں میں شائع ہوا ہے۔ اس میں شامل احادیث کی تعداد ۱۲۶۹ ہے۔ اس کی آخری دو جلدیں آٹھ اور نو فہارس پر مشتمل ہیں۔ اس پر تحقیق و تخریج و ترتیب فہارس کا کام محمد سعید لبیونی زغلول نے کیا ہے اور تقدیم الدکتور عبدالغفار النبداری کی ہے۔

۱۳............ صحیح مسلم شریف بمع شرح اکمال اکمال المعلم لامام محمد بن خلیفہ الوشتانی الابی اور شرح مکمل اکمال الاکمال لامام محمد بن محمد بن یوسف السنوسی الحسینی نو جلدوں پر مشتمل بیروت سے شائع ہوئی ہے۔ متن مسلم شریف کے ساتھ شرح اکمال اکمال المعلم لابی خوبصورت کمپوزنگ پر شائع ہوئی ہے۔ ہر جلد کے آخر میں ابواب کی فہرست دے دی گئی ہے۔ احادیث کے نمبرات لگا دیئے گئے ہیں۔ تکرار کے حذف کے بعد روایات مسلم شریف کی تعداد ۳۰۳۳ ہے۔

۱۴............ تلخیص الحبیر فی تخریج احادیث الرافعی الکبیر ابن حجر عسقلانیؒ کی چار جلدوں پر کمپیوٹر ایڈیشن مکہ مکرمہ سے شائع ہوا۔ تحقیق و تعلیق کا کام الشیخ عادل احمد عبدالموجود اور الشیخ علی محمد معوض نے کیا ہے۔ اس میں احادیث کی تعداد ۲۱۶۱ ہے۔ جلد کے آخر میں صرف ابواب کی فہرست دی گئی ہے۔

۱۵............ النہایۃ فی الفتن والملاحم لابن کثیر الدمشقیؒ کی بیروت سے دونوں حصے ایک ساتھ شائع کئے گئے ہیں۔ اس کی تصحیح و تخریج الاستاد احمد عبدالشافی نے کی ہے۔

۱۶............ الاشاعۃ لاشراط الساعۃ محمد بن رسول البرزنجیؒ کی حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ کی تعلیمات کے ساتھ جدہ سعودی عرب سے ایک جلد میں شائع ہوئی ہے۔

۱۷............ موارد الظمآن الی زوائد ابن حبان للحافظ نورالدین علی بن ابی بکر الھیثمیؒ کی بیروت سے شائع ہوئی ہے۔ اس میں احادیث کی تعداد ۲۶۴۷ ہے۔ اس پر تحقیق کا کام محمد عبدالرزاق حمزہ نے کیا ہے۔ آخر میں صرف ابواب کی فہرست دی گئی ہے۔

۱۸............ الکنیٰ والاسماء اسماء الرجال پر یہ کتاب الحافظ ابی بشر محمد بن احمد بن حماد الدولابی کی ہے۔ یہ دو جلدوں پر مشتمل ہے۔ بیروت سے شائع ہوئی ہے۔ اس میں حواشی شیخ زکریا عمیرات کے ہیں اور اس کی فہرست احمد شمس الدین کی مرتب کردہ ہے۔ اس میں ۲۰۹۰ حضرات روّات حدیث کے اسماء مبارکہ اور کنیات شریفہ کا ذکر مبارک کیا گیا ہے۔

آپ ﷺ کے اسم مبارک اور کنیت شریفہ سے کتاب کا آغاز کر کے ابویزید الھمدانی پر اختتام کیا گیا ہے۔ دوسری جلد کے آخر میں ابجد کے حساب سے فہرست مرتب کی گئی ہے۔

۱۹............ المعجم الاوسط للطبرانی۔ یہ سات جلدوں پر مشتمل بیروت سے شائع ہوئی

ہے۔المعجم الکبیر اور المعجم الصغیر للطبرانی پہلے سے مجلس کے کتب خانہ میں جدید ایڈیشن موجود تھے۔المعجم الاوسط اب خرید کی گئی ہے یوں اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے المعجم للطبرانی کا مکمل سیٹ مجلس کے کتب خانہ میں جمع ہوگیا ہے۔اس ایڈیشن کی آخری ساتویں جلد فہارس پر مشتمل ہے۔اس میں شامل احادیث مبارکہ کی تعداد ۹۴۸۹ ہے۔ اس پر تحقیقی کام محمد حسن اسماعیل الشافعی نے کیا ہے۔

۲۰............التاریخ الاوسط حضرت امام محمد بن اسماعیل البخاریؒ کی التاریخ الاوسط دو جلدوں میں ریاض سعودی عرب سے شائع ہوئی ہے۔اس سے قبل التاریخ الکبیر للبخاری اور التاریخ الصغیر للبخاری جدید ایڈیشن مجلس کے کتب خانہ میں موجود تھے۔التاریخ الاوسط للبخاری موجود نہ تھی۔اس بار یہ خرید کی گئی اور یوں تاریخ البخاری کا مکمل سیٹ مجلس کے کتب خانہ میں مکمل ہوگیا ہے۔ فلحمدللہ اولاً و آخراً!اس پر حواشی و تخریج کا کام محمد بن ابراھیم اللحیدان نے کیا ہے۔

۲۱............الجامع الآداب النبویه المعروف الادب المفرد للبخاریؒ۔امیر المومنین فی الحدیث حضرت امام بخاریؒ کا شاہکار دستاویزی انسائیکلوپیڈیا ہے جو ۱۳۲۲ روایات پر مشتمل ہے۔اس کی تخریج و تحقیق و تعلیق محمد ناصر الدین البانی نے فرمائی ہے۔یہ بھی سعودیہ سے شائع ہوئی ہے۔آخر میں جامع فہرست شامل کردی گئی ہے۔اس سے پہلے بھی ایک نسخہ مجلس کے کتب خانہ میں موجود تھا۔اس کی تخریج محمد فواد عبدالباقی نے کی ہے۔یہ نسخہ پاکستان سانگلہ سے شائع ہوا تھا۔اب شیخ البانی کا تحقیقی نسخہ لاکر مجلس کے کتب خانہ میں شامل کیا گیا ہے۔پہلے نسخہ کے ۳۵۱ صفحات ہیں اس نئے نسخہ کے ۵۸۴ صفحات ہیں۔

۲۲............زاد المعاد فی هدی خیرالعباد۔حضور سرور کائنات ﷺ کی سیرت طیبہ پر مشتمل کتاب الامام شمس الدین ابی عبداللہ محمد بن ابی بکر ابن قیم جوزی الدمشقیؒ کی چھ جلدوں پر مشتمل بیروت سے شائع ہوئی ہے۔پہلے یہ دو جلدوں پر مشتمل چار حصوں میں تھی۔اب چھ مجلدات پر مشتمل ہے۔زیر نظر نسخہ کی آخری چھٹی جلد فہارس پر مشتمل ہے۔پہلے نسخہ کی تحقیق طٰہ عبدالرؤف طٰہ نے کی ہے۔اس نسخہ کی تحقیق مصطفیٰ عبدالقادر عطا نے کی ہے۔ان دونوں نسخوں سے مجلس کے کتب خانہ کو قدرت نے مشرف فرمایا ہے۔آپ ﷺ کی سیرت پر یہ کتاب اتھارٹی مانی جاتی ہے۔اس کا اردو ترجمہ بھی رئیس احمد جعفری کا چار جلدوں میں مجلس کے کتب خانہ میں موجود ہے۔

۲۳............وفاء الوفاء باخبار دار المصطفیٰ۔یہ علامہ نورالدین علی بن سمہودیؒ

تصنیف لطیف ہے۔ دو جلدوں پر مشتمل ہے۔ پہلے بھی اس کا ایک نسخہ مجلس کے کتب خانہ میں موجود تھا جو مصر کا ٹائپ پر شائع شدہ ہے۔ یہ نسخہ اب چناب نگر بخاری لائبریری کو منتقل ہو جائے گا۔ موجودہ جدید ایڈیشن اعلیٰ کاغذ پر اب ریاض سے شائع شدہ مجلس کے کتب خانہ میں موجود رہے گا۔ دونوں نسخوں کی تحقیق محمد محی الدین عبدالحمید نے کی ہے۔ موجودہ نسخہ خوبصورت کاغذ پر عکسی طباعت سے دو رنگوں میں شایان شان طریقہ پر شائع ہوا۔

۲۴............الصارم المسلول علیٰ شاتم الرسول۔ حضرت امام ابن تیمیہؒ کی گرانقدر علمی تصنیف کا ایک نسخہ ملتان سے شائع شدہ مجلس کے کتب خانہ میں موجود تھا جس کی تحقیق محمد محی الدین عبدالحمید نے کی تھی۔ اب نیا ایڈیشن مکہ مکرمہ سے شائع ہوا ہے جس کے حواشی ابراھیم شمس الدین کے ہیں۔ اسے بھی خرید کر مجلس کے کتب خانہ میں شامل کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

۲۵............القول البدیع فی الصلوۃ علی الحبیب الشفیع صلی اللہ علیہ وسلم۔ الامام العلامۃ الحافظ شمس الدین محمد بن عبدالرحمٰن السخاویؒ الشافعی کی تصنیف فرمودہ بیروت کا شائع شدہ نسخہ ۲۶۱ صفحات پر مشتمل ہے۔ ۹ صفحات پر مشتمل آخر میں فہرست ہے۔

۲۶............عیون الاثر فی فنون المغازی والشمائل والسیر۔ اس سال رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں چناب نگر جامع مسجد ختم نبوت میں اعتکاف کے دوران میں سیرت الکبریٰ حضرت علامہ ابوالقاسم رفیق دلاوریؒ کی پہلی جلد کے مطالعہ کی قدرت نے توفیق بخشی۔ حضرت دلاوریؒ حضرت شیخ الہندؒ کے مایہ ناز شاگرد تھے۔ ان کی سیرت النبی ﷺ پر ایک کتاب شمائل کبریٰ ہے جس کی تلاش و جستجو جاری ہے تاحال نہیں مل سکی۔ کوئی اہل علم رہنمائی فرمادیں تو بہت ہی شکریہ کے مستحق ہوں گے۔ حضرت دلاوریؒ نے اپنی کتاب سیرت الکبریٰ میں جگہ جگہ عیون الاثر فی فنون المغازی والشمائل والسیر الحافظ ابی الفتح محمد بن محمد سید الناس الیعمری (وفات ۷۳۴ھ) کے حوالے دیئے ہیں۔ اس سے اس کتاب کے حصول کی تڑپ پیدا ہوئی۔ اللہ رب العزت کے کرم کو دیکھئے کہ مدینہ منورہ اور بیروت کے دو کتب خانوں نے باہمی اشتراک سے اس کتاب کو ۱۴۱۳ھ میں محقق نسخہ شائع کیا تھا اس کی تحقیق و تخریج احادیث و تعلیق محمد العید الخطراوی اور محی الدین مستو نے کی ہے۔ اس کا ایک ہی نسخہ مکتبہ امدادیہ مکہ مکرمہ میں تھا۔ جو قدرت نے ہمارے لئے رکھا تھا۔ اس تحقیق شدہ نسخہ کے ملنے کی خوشی کا بس نہ پوچھئے۔

۲۷............کتاب الام لامام الشافعی ویلیہ مختصر المزنی۔ یہ نو جلدوں پر مشتمل

بیروت سے شائع ہوئی ہے۔ اس میں شامل احادیث کی تخریج کی سعادت علامہ محمودؒ مطرجی کو حاصل ہوتی ہے۔ اس کی آخری نویں جلد میں مسند الامام الشافعی بھی شامل ہے۔ فلحمدللہ!

اس کی ہر جلد کے آخر میں فہرست ابواب بھی دے دی گئی ہے۔ انتہائی شاندار ولآویز نسخہ ہے۔

۲۸............کتاب الفقہ علیٰ مذاہب الاربعہ۔ تالیف علامہ عبدالرحمٰن الجزیری بیروت سے شائع شدہ پانچ جلدوں پر مشتمل یہ نسخہ خرید کیا گیا۔ یہ تصحیح و تنقیح شدہ نسخہ ہے۔

۲۹............ بدایۃ المجتہد ونہایۃ المقتصد۔ فقہی مباحث پر مشتمل نہایت علمی کتاب ہے۔ دو جلدوں پر بیروت سے شائع ہوئی ہے۔ امام القاضی ابی الولید محمد بن احمد بن محمد بن احمد ابن رشد القرطبی الاندلسی وفات (۵۹۵ھ) کی کتاب ہے۔ اس کی تخریج احادیث کا کام الشیخ علی محمد معوض والشیخ عادل احمد عبدالموجود نے کیا ہے۔ دونوں جلدوں کے آخر میں ابواب کی فہرست دی گئی ہے۔

۳۰............معرفۃ الصحابہ لابی نعیم الاصبہانی کی تین جلدوں پر مشتمل مدینہ منورہ سے شائع ہوئی ہے۔ تیسری جلد میں حروف تہجی کے اعتبار سے فہرست بھی دے دی گئی ہے۔ اس کی تحقیق الدکتور محمد راضی بن حاج عثمان نے کی ہے۔ (تجرید اسماء الصحابۃ للذہبی تلاش بسیار کے باوجود نہ مل سکی) معرفۃ الصحابہ میں ۴۳۰ صحابہ کرامؓ کے اسماء مبارکہ کی تفصیل دی گئی ہے اور اس میں ۲۰۲ روایات نقل کی گئی ہے۔ تخریج کا کام حاشیہ پر موجود ہے۔ مشکل الفاظ کی تسہیل بھی دی گئی ہے۔

۳۱............الفصل فی الملل والاھواء والنحل لابن حزم۔ یہ تین جلدوں پر مشتمل مکہ مکرمہ سے شائع ہوئی ہے۔ اس کے حواشی احمد شمس الدین کے تحریر کردہ ہیں۔ فرق مختلفہ کے احوال و تعارف پر مشتمل ہے۔

۳۲............ کتاب الاسماء والصفات للبیہقیؒ۔ اللہ جل شانہ کے اسماء الحسنیٰ کی شرح و تفصیل ہے۔ علامہ زاہد الکوثریؒ نے اس کی شرح لکھی ہے۔ متن و شرح پر مشتمل یہ نسخہ بیروت کا طبع شدہ ہے۔ یہ ٹائپ شدہ نسخہ کا عکس ہے۔

۳۳............ شرح الصدور بشرح حال الموتیٰ والقبور۔ للعلامہ جلال الدین السیوطیؒ بیروت سے شائع شدہ ہے۔ اس کے ساتھ مصنف مرحوم کی ایک کتاب بشریٰ الکیئب بلقاء الحبیب بھی شامل ہے۔ آخر میں دونوں کتابوں کی فہرست دے دی گئی ہے۔ شرح الصدور ۳۲۸ صفحات پر مشتمل ہے جبکہ بشریٰ الکیئب

۳۲۹ صفحات سے ۳۶۵ صفحات پر مشتمل ہے۔ یعنی یہ آخری کتاب یار سالہ ۳۷ صفحات کا ہے۔

۳۴............ حیات الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم بعد وفاتہم للبیہقی۔ یہ مدینہ منورہ سے شائع شدہ اعلیٰ طباعت اور عمدہ کاغذ کا حامل نسخہ ہے۔

۳۵............ الصواعق المحرقته فی الرد علیٰ اهل البدع والزندقه مع تطہیرالجنان واللسان۔ اس کے مصنف علامہ علامہ ابن حجر الهیتمی المکی ہیں۔ اس کا پہلے بھی ایک قدیم نسخہ موجود تھا جو کتب خانہ مجیدیہ ملتان کا شائع کردہ ہے۔ اب یہ جدید نسخہ مصر کا شائع شدہ ہے۔ پہلا نسخہ چناب نگر خاری لائبریری عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مسلم کالونی کو منتقل کر دیا جائے گا۔

۳۶............ مسجد نبوی شریف کے پاس صحابہ کرامؓ کے مکانات۔

۳۷............ مسجد نبوی شریف.... تاریخ... آداب... فضائل۔

یہ دونوں کتابیں ڈاکٹر مولانا عبدالغنی محمد الیاس کی مرتب کردہ ہیں۔ عربی اردو میں شائع ہوئی ہیں۔ مجلس کے کتب خانہ کے لئے اردو نسخے حاصل کئے گئے ہیں۔

۳۸............ تفسیر القرآن الکریم۔ لفضیلۃ الشیخ حسنین محمد مخلوف کی مختصر عربی تفسیر قرآن کریم کے متن کے ساتھ ہے۔ اس کے حاشیہ پر اسباب النزول نیشاپوری اور التبیان فی آداب حملۃ القرآن لعلامۃ شرف الدین النوویؒ بھی ہیں۔ بیروت سے بہترین طباعت اور اعلیٰ کاغذ کمپیوٹر شدہ نسخہ ہے۔

۳۹............ انوار الرشید۔ حضرت مولانا مفتی رشید احمد لدھیانویؒ کی سوانح مولانا احتشام الحق آسیا آبادی کی دو جلدوں پر مشتمل کراچی سے شائع شدہ۔

۴۰............ تذکرہ علامہ جلال الدین سیوطیؒ۔ پروفیسر مولانا عبدالحلیم چشتی مدظلہ کی مرتب کردہ کراچی سے شائع شدہ۔

۴۱............ عصمۃ الانبیاء۔ لامام فخر الدین الرازیؒ بیروت سے شائع شدہ ایک جلد میں ۱۴۴ صفحات۔

۴۲............ دعوت و تبلیغ کے چھ بنیادی اصول۔ حضرت مولانا محمد یوسف دہلویؒ رئیس التبلیغ کی کتاب کا اردو ترجمہ از حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ شہید اسلام کراچی مکتبہ لدھیانوی سے شائع شدہ۔

۴۳............ خطبات بہاولپور کا علمی جائزہ۔ از حضرت مولانا محمد عبداللہ کراچی سے شائع شدہ۔

۴۴............ مجموعہ رسائل۔از حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑویؒ تین مجلدات لاہور سے شائع شدہ۔

۴۵............ مجموعہ حمد و نعت۔ناشر معہد الخلیل کراچی۔

سوائے تین چار کتب کے جو ہدیہ میں ملیں باقی تمام کتب خرید کر مجلس کے مرکزی کتب خانہ میں ان کو شامل کرنے کی اس سفر میں قدرت نے توفیق مرحمت فرمائی۔

حسرت و تمنا

تجرید اسماء الصحابہؓ للذہبی' مسلم شریف کمپیوٹر پر پانچ جلدوں میں' نسائی شریف کمپیوٹر پر پانچ جلدوں میں' شمائل کبریٰ علامہ رفیق دلاوریؒ اور صحیح ابن حبان یہ کتب حاصل کرنا باقی ہیں۔اللہ تعالیٰ آسانی پیدا فرمائیں۔

آمین بحرمته النبی الامی الخاتم النبیین صلی اللہ علیه وسلم !

بقیہ : سرگرمیاں !

حضرت مولانا عبدالواحد کی رہائی

بلوچستان کی معروف دینی شخصیت' شعلہ نوا مقرر اور جامع مسجد قندھاری بازار کے خطیب اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کے رکن حضرت مولانا عبدالواحد صاحب گزشتہ دنوں امریکہ کی مخالفت کے جرم میں بے گناہی میں گرفتار کرلئے گئے تھے۔حال میں باعزت رہائی پر ادارہ لولاک ان کو مبارکباد پیش کرتا ہے۔

تعزیتی اجلاس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا تعزیتی اجلاس لاہور کے مبلغ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی اور ہفت روزہ ختم نبوت کے ناظم مالیات جمال عبدالناصر کی والدہ ماجدہ کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔مرحومہ بہت نیک سیرت' انتہائی صالحہ بزرگ خاتون تھیں۔مرحومہ کے لئے قرآن خوانی کی گئی۔آخر میں مرحومہ کے لئے مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی گئی۔

اجلاس میں مولانا عزیز الرحمٰن ثانی صاحب' قاری زبیر صاحب' مولانا قیام الحسن شاہ صاحب' مولانا محبوب شاہ ہاشمی' مولانا محمد احمد مجاہد صاحب' قاری نذیر صاحب' قاری محمد عمر حیات صاحب' قاری محمد علی صاحب' مولانا منور حسین صدیقی صاحب نے شرکت کی۔

جماعتی سرگرمیاں

ادارہ

قادیانیوں سے متعلق قوانین اور گستاخ رسولؐ کی سزا کا خاتمہ کسی صورت میں برداشت نہیں کیا جائے گا۔ ناصر عبدالحکیم قادیانی سے دل آزار لٹریچر اور لاکھوں ڈالرز کی برآمدگی ملک میں افراتفری پیدا کرنے کیلئے ہے

ملتان (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین کا سہ ماہی اجلاس دفتر مرکزیہ ملتان میں منعقد ہوا۔ اجلاس کی پانچ نشستیں منعقد ہوئیں۔ مختلف نشستوں کی صدارت حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ' حضرت مولانا بشیر احمد صاحب' حافظ محمد ثاقب صاحب نے کیں۔ اجلاس میں صوبہ سندھ سے مولانا خان محمد کندھانی' مولانا محمد علی صدیقی' مولانا محمد حسین ناصر' بلوچستان سے مولانا عبدالعزیز جتوئی' بہاول پور سے مولانا محمد اسحٰق ساقی' بہاول نگر سے مولانا محمد قاسم رحمانی' ملتان سے مولانا بشیر احمد' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' ساہیوال سے مولانا عبدالحکیم نعمانی' جھنگ سے حافظ غلام حسین' اوکاڑہ سے مولانا عبدالرزاق' منڈی بہاؤالدین سے مولانا محمد طیب' لاہور سے مولانا عزیز الرحمٰن ثانی' گوجرانوالہ سے حافظ محمد ثاقب' مولانا فقیر اللہ اختر' راولپنڈی سے مولانا مفتی محمود الحسن' اسلام آباد سے مولانا قاضی احسان احمد اور آزاد کشمیر سے مولانا مفتی خالد میر سمیت کئی ایک علماء کرام نے شرکت کی۔

اجلاس میں انتظامی امور کے علاوہ مختلف علاقوں میں ختم نبوت کانفرنسیں اور رد قادیانیت کورس تجویز کئے گئے۔

اجلاس میں امریکی سینٹ کی قرارداد جس میں ۱۹۷۴ء کی قادیانیوں سے متعلق آئینی ترمیم اور گستاخ رسول کی سزا کو ختم کرنے کا مطالبہ کیا تھا مسترد کر دی گئی اور کہا گیا کہ امریکی سینٹ کی قرارداد پاکستان کے مذہبی اور اندرونی معاملات میں مداخلت ہے اور ان قوانین کے خلاف کسی قسم کی ترمیم برداشت نہیں کی جائے گی۔ اجلاس میں جداگانہ طرز انتخاب کے خاتمہ کی مذمت کی گئی اور اسے دو قومی نظریہ سے انحراف قرار دیا گیا۔

قادیانیوں کی حکومتی معاملات میں بڑھتی ہوئی مداخلت پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا گیا کہ کلیدی اسامیوں سے قادیانیوں کو الگ کیا جائے۔ ایک اور قرارداد میں امریکہ سے آنے والے ناصر عبدالحکیم المعروف ناصر مسیح سے دل آزار اور گستاخانہ اور فرقہ واریت کو ہوا دینے والے لٹریچر کی برآمدگی جس میں شیعہ سنی تنازعہ کو ہوا دینے اور "ہر شاخ پہ الو بیٹھا ہے" کے نام ملکی زعماء کو الو قرار دینے اور ملک میں تخریب کاری کے لئے کروڑوں ڈالر تقسیم کرنے کے منصوبے پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا گیا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت عرصہ دراز سے کہتی چلی آرہی ہے کہ ملک میں فرقہ وارانہ اور لسانی اور طبقاتی فسادات اور قتل وغارت گری میں قادیانی ملوث ہیں۔ مذکورہ بالا قادیانی کی گرفتاری اور اس سے برآمد ہونے والے لٹریچر اور کی گئی تفتیش اس کی بھرپور تائید کرتی ہے۔

اجلاس میں مطالبہ کیا گیا کہ قادیانی جماعت کو خلاف قانون قرار دیا جائے اور مذکورہ بالا قادیانی اور اس کے ساتھیوں کے خلاف تفتیش فوری طور پر مکمل کر کے ان کا کیس انسداد دہشت گردی کی عدالت کو منتقل کیا جائے اور قادیانی ملزمان کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ ایک اور قرارداد میں اخباری رپورٹ (روزنامہ پاکستان) جس میں کہا گیا ہے کہ قادیانیوں نے پاکستان میں تبلیغ کے لئے ۱۶ کروڑ ڈالر مختص کئے ہیں پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ مذکورہ بالا رقم تبلیغ پر نہیں بلکہ ملک میں افراتفری، قتل وغارت گری، دہشت گردی، تخریب کاری پر صرف ہوگی۔ حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ قادیانیوں کی ان سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھی جائے۔

ختم نبوت کانفرنس سکھر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے زیر اہتمام 3 اپریل بروز بدھ بعد نماز عشاء مرکزی جامع مسجد بندر روڈ میں ایک روزہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس کی صدارت شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالصمد ہالیجوی مدظلہ نے کی۔ کانفرنس سے مولانا محمد مراد ہالیجوی، مولانا مفتی محمد جمیل خان، مولانا اللہ وسایا، صاحبزادہ طارق محمود، مولانا شفیق الرحمن درخواستی، مولانا بشیر احمد علامہ احمد میاں حمادی، مولانا قاری خلیل احمد، عالمی مجلس ختم نبوت سکھر کے مبلغ مولانا محمد حسین ناصر نے خطاب کیا۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا قاری خلیل احمد، مولانا عبدالرحمن اور مولانا عطاء اللہ نے بہت زیادہ خوش اسلوبی سے سرانجام دیئے۔ اس کے علاوہ کانفرنس کے دیگر تمام انتظامات حضرت مولانا بشیر احمد، مولانا عبدالمجید، حاجی رشید احمد، آغا سید محمد شاہ، حاجی احمد حسین، مولانا حق نواز، عقیل احمد، سکندر ذوالقرنین، محمد رضوان، محمد علی کے علاوہ اور بہت سے رفقاء نے بااحسن طریقے سرانجام دیئے۔ اس طرح ان تمام حضرات کی شب وروز کی محنت نے کانفرنس کو بہت ہی زیادہ کامیابی سے ہمکنار کیا۔

بقیہ: صفحہ 57 پر

ادارہ

تبصرہ کتب

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے

نام کتاب : تفہیم القرآن میں احادیث شریفہ پر بد اعتمادی اور بائیبل پر اعتماد

ترتیب : مفتی محمد ساجد قریشی

صفحات : 493

قیمت : -/200

ناشر : مکتبہ مجیدیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

جناب سید ابو الاعلیٰ مودودی کی تفہیم القرآن کی تصیرات وتقصیرات پر بہت سے اہل علم نے خامہ فرسائی کی۔ زیر نظر کتاب بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ یہ کتاب سب سے پہلے ہندوستان میں شائع ہوئی۔ ہندوستان کے مایہ ناز بزرگ رہنما اور مفتی حضرت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہیؒ کے حکم پر یہ کتاب لکھی گئی۔ حضرت مولانا ابو الحسن علی ندویؒ ایسے بین الاقوامی شہرت یافتہ دینی وعلمی شخصیت نے اس کتاب کو اپنی تقریظ سے سرفراز فرمایا۔ موضوع نام سے ظاہر ہے۔ ان حضرات کی تقریظات ہی کتاب کی ثقاہت کے لئے کافی ہیں۔ مکتبہ مجیدیہ نے انڈیا کے ایڈیشن کا عکس لے کر اسے پاکستان کے دینی حلقہ تک پہنچانے کا اہتمام کیا ہے۔ امید ہے کہ اہل علم قدر کریں گے۔

نام کتاب : خطبات درخواستی

ترتیب : مولانا حماد اللہ درخواستی

صفحات : 600

قیمت : درج نہیں

ملنے کا پتہ : جامعہ عبداللہ بن مسعود خانپور ضلع رحیم یار خان

حضرت مولانا شفیق الرحمٰن درخواستی کو اللہ تعالیٰ نے بیک وقت کئی خوبیوں سے نوازا ہے۔ جہاں وہ تفسیر وحدیث، علوم عقلیہ ونقلیہ کے کامیاب ترین استاذ ہیں وہاں ملک عزیز کے نامور خطباء میں ان کا شمار ہوتا ہے۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی رحمتہ اللہ علیہ کی طرز خطابت کو انہوں نے زندہ رکھا ہوا ہے۔ مولانا شفیق الرحمٰن صاحب کے صاحبزادے مولانا حماداللہ درخواستی نے آپ کے ان خطبات کو قلمبند کیا تو یہ خوبصورت دستاویز تیار ہوگئی۔ توحید باری تعالیٰ، عظمت صحابہ واہل بیت اور خلفاء اربعہ کی سیرت وشان پر ایک ایک خطبہ اس پہلی جلد میں شائع کیے گئے ہیں۔ کتاب کمپیوٹر پر کرائی گئی ہے اور خوب واضح ہے جس سے سطریں کم اور صفحات زیادہ ہوگئے ہیں۔ غالباً کمزور نظر حضرات کی رعایت کی گئی ہے۔ کاغذ وطباعت اور جلد چہار رنگ بہت ہی دیدہ زیب اور دلربا ہیں۔ علماء وخطباء کے لئے گرانقدر تحفہ ہے۔

نام کتاب	:	معجزات پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
تصنیف	:	مولانا عبداللطیف مسعود
صفحات	:	320
قیمت	:	150/-
ملنے کا پتہ	:	دارالعلوم مدنیہ ڈسکہ کلاں ضلع سیالکوٹ

استاذ العلماء یادگار اسلاف حضرت مولانا عبداللطیف مسعود نے اپنی حالیہ نئی تصنیف میں آنحضرت ﷺ کے معجزات پر مسیحیوں کے اعتراضات کے جوابات تحریر فرمائے ہیں۔ معجزہ وشعبدہ کے فرق کو بیان کیا ہے۔ آپ ﷺ کے معجزات کی عالمگیریت کو بیان کیا ہے۔ آخر میں رسول اللہ ﷺ کے متعلق انجیلی پیش گوئی فارقلیط پر بحث کی ہے۔ یہ کتاب سیرۃ مصطفیٰ ﷺ کی کتب میں گرانقدر علمی اضافہ ہے۔ طباعت کے مراحل میں کتاب کو خوبصورت بنانے کی کامیاب کوشش کی ہے۔

نام کتاب	:	اشرف الاصول فی مصطلح حدیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم
تصنیف	:	مولانا عبداللطیف چنیوٹی
صفحات	:	30
قیمت	:	درج نہیں

جامعہ عربیہ چنیوٹ ضلع جھنگ

مولانا عبداللطیف صاحب چنیوٹی نے اصطلاحات حدیث جامع اور مختصر عربی میں یہ رسالہ مرتب کیا ہے۔ حدیث کے اساتذہ وطلباء سب اس سے فائدہ حاصل کرسکتے ہیں۔

☆......☆......☆

ادارہ

قافلہ آخرت

ڈاکٹر دین محمد فریدی کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بھکر کے رہنما ڈاکٹر دین محمد فریدی کی اہلیہ سندھ مجلس کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی اور کراچی دفتر کے جمال عبدالناصر کی والدہ 10 مارچ 2002ء کو قضائے الٰہی سے انتقال کر گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

مرحومہ عرصہ سے شوگر کی مریض تھیں۔ گزشتہ دنوں جگر کے ورم کا بہانہ بنا' وقت موعود آن پہنچا اور آخرت کو سدھار گئیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ ان کے صاحبزادے مولانا محمد علی صدیقی نے پڑھائی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ اور مرکزی دفتر کے جناب محمد جاوید مغل نے مرکزی نمائندگی کی۔ اگلے دن حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم کی طرف سے تعزیت کے لئے حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد صاحب' حضرت مولانا صاحبزادہ خلیل احمد صاحب بھکر تشریف لائے۔

جنازہ میں برادری کے افراد اور اسلامیان بھکر نے بھرپور شرکت کی اور یوں رات گئے مرحومہ کو رحمت خداوندی کے سپرد کر دیا گیا۔ مرحومہ عابدہ' زاہدہ' صابرہ' شاکرہ خاتون تھیں۔ بڑی کفالت سے نہ صرف گھر کے نظم کو چلایا بلکہ اپنی اولاد کو دین کی تعلیم سے بہرہ ور کیا۔ اکثر بچیوں بیٹوں کی شادی کے بار سے سبکدوش ہوئیں۔ ان کی نیک اولاد ان کے لئے توشہ آخرت ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور ادارہ لولاک مرحومہ کے انتقال کے صدمہ میں ڈاکٹر دین محمد فریدی' مولانا محمد علی صدیقی' جناب جمال عبدالناصر سے اظہار تعزیت کرتے ہیں۔ مرحومہ کے خاندان کے جملہ افراد کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ جماعتی رفقاء نے جگہ جگہ تعزیتی اجلاس منعقد کر کے ایصال ثواب کیا۔ ان سطور کے ذریعہ ملک بھر کے جماعتی رفقاء سے درخواست ہے کہ وہ دعائے مغفرت کا سلسلہ جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس عطا فرمائیں اور پسماندگان کو صبر جمیل نصیب فرمائیں۔ آمین! بحرمتہ النبی الخاتم النبیین!

حضرت مولانا محمد عمر صاحب کی رحلت

سندھ علاقہ کے نامور عالم دین اور بزرگ رہنما حضرت مولانا محمد عمر صاحب گزشتہ دنوں وصال فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! ادارہ لولاک اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضرت مولانا مرحوم کے خاندان کے جملہ افراد سے تعزیت عرض کرنے کے علاوہ دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائیں اور پسماندگان کو صبر جمیل نصیب ہو۔ آمین!

ڈاکٹر اکرام الحق کو صدمہ

مخن آباد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنمااور معروف دینی شخصیت جناب ڈاکٹر اکرام الحق صاحب کے جواں سال صاحبزادے گزشتہ دنوں دل کے دورہ سے انتقال کرگئے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائیں۔ محترم ڈاکٹر صاحب کے اس صدمہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت برابر کی شریک ہے۔ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب کو صبر جمیل کی توفیق مرحمت فرمائیں۔ آمین!

حاجی محمد عمر کھوکھر کا وصال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قدیم کارکن حافظ محمد سرور کھوکھر کے بھائی اور شیخ محمد آصف صاحب کے ناناجی حاجی محمد عمر کھوکھر ایک حادثہ میں رحلت کرگئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا عبدالحکیم نعمانی نے جنازہ میں شرکت کی اور دعائے مغفرت کی۔

حاجی احسان الحق ساہیوال کی رحلت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پرانے دوست حاجی احسان الحق صاحب طویل علالت کے باعث لاہور کے ہسپتال انتقال کرگئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا عبدالحکیم نعمانی نے طارق بن زیاد کالونی ساہیوال میں ان کے گھر جاکر لواحقین سے تعزیت کی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب مرحومین کو جنت الفردوس نصیب فرمائیں۔ آمین!

☆......☆......☆

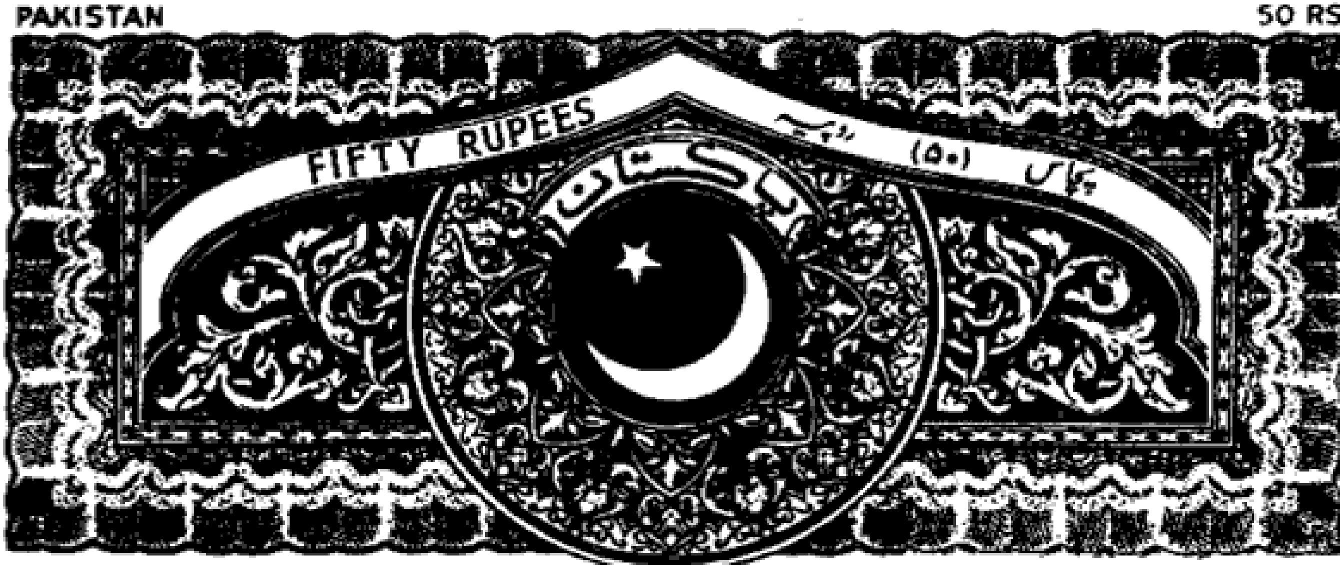

بسم اللہ الرحمن الرحیم

01.11.2001

معاہدہ نامہ

ہم ہر خاص و عام کو بذریعہ اس معاہدہ نامہ کے مطلع کرتے ہیں کہ ہم والد مرحوم مولانا محمد امین صفدر اوکاڑویؒ کی جملہ تصانیف مثلاً تجلیات صفدر کی تمام جلدیں۔ جزء القراۃ، جزء رفع الیدین، فضائل محدثین اور خطبات صفدر کی اشاعت کے جملہ حقوق مولانا نعیم احمد صاحب مدرس جامعہ خیر المدارس ملتان مالک مکتبہ امدادیہ ملتان کو بیچ چکے ہیں۔ اور اس کا معاوضہ بھی ہم وصول کر چکے ہیں۔ اس لیے اب مکتبہ امدادیہ ملتان کے علاوہ کوئی اور شخص یا ادارہ مولانا محمد امین صفدر اوکاڑویؒ کی جملہ تصنیفات چھاپنے کا قطعاً مجاز نہیں ہے۔ اور اب صرف مولانا نعیم احمد صاحب مکتبہ امدادیہ ملتان کو مولانا محمد امین صفدر اوکاڑویؒ کی جملہ تصانیف اپنے نام سے رجسٹریشن کرانے کا حق حاصل ہے۔ ان کے علاوہ کسی اور کے نام سے رجسٹریشن قطعاً نہ کی جائے۔ اور اگر کسی اور شخص یا ادارہ نے ایسا کرنے کی کوشش کی تو اس کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔

منجانب پسران و اہلیہ مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ

محمد عمر	شناختی کارڈ نمبر	340-64-027169	محمد عمر
محمد عثمان	شناختی کارڈ نمبر	340-69-027172	محمد عثمان
محمد علی	شناختی کارڈ نمبر	340-76-027173	محمد علی
محمد معاویہ	شناختی کارڈ نمبر	340-72-672274	محمد معاویہ صفدر
نذیر بیگم اہلیہ حضرت مرحوم	شناختی کارڈ نمبر	340-42-027175	[illegible]

لہٰذا ہر ذی کاندار کو متنبہ کیا جاتا ہے کہ اس کتاب کے جملہ حقوق طباعت و اشاعت بحق مکتبہ امدادیہ ملتان محفوظ ہیں۔ اس لئے کسی اور ادارہ کی مطبوعہ کتاب بیچنا اخلاقاً، قانوناً اور شرعاً جرم ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

خوشخبری

احتساب قادیانیت جلد ہفتم

مجموعہ رسائل ردّ قادیانیت ' حضرت مولانا سید محمد علی مونگیریؒ

۱... مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت
۲... مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت وافضلیت
۳... عبرت خیز
۴... فیصلہ آسمانی (حصہ اوّل)
۵... تتمہ فیصلہ آسمانی (حصہ اوّل)
۶... فیصلہ آسمانی (حصہ دوم)
۷... فیصلہ آسمانی (حصہ سوم)
۸... دوسری شہادت آسمانی (اوّل 'دوم)
۹... تنزیہ ربانی از تلویث قادیانی
۱۰... معیار صداقت
۱۱... حقیقت المسیح
۱۲... معیار المسیح
۱۳... ہدیہ عثمانیہ وصحیفہ انواریہ
۱۴... حقیقت رسائل اعجازیہ مرزائیہ

حضرت مولانا سید محمد علی مونگیریؒ کے کل چودہ رسائل وکتب ردّ قادیانیت پر ہمارے علم میں ہیں۔ ان میں سے پہلے تین صحائف رحمانیہ پر مشتمل احتساب قادیانیت جلد پنجم میں شائع ہو گئے ہیں۔ فالحمد للہ! باقی گیارہ کا مجموعہ احتساب قادیانیت جلد ہفتم ہو گی۔ آپ کا ایک رسالہ شہادت آسمانی حصہ اول بھی ہے۔ جسے خود مصنف مرحوم نے دوسری شہادت آسمانی میں مکمل سمو دیا تھا۔ حصہ اوّل مکمل دوسرے حصہ میں بھی موقع بہ موقع شامل ہے۔ اس لئے دوسری شہادت آسمانی کے ہوتے ہوئے حصہ اوّل تکرار کے باعث اس فہرست سے خارج کر دیا ہے۔ ان رسائل پر کام شروع ہے۔ رفقاء اور دیگر جماعتی حضرات دعا فرمائیں کہ اللہ رب العزت آسانی پیدا فرمائیں۔ آمین! بحرمة النبی الکریمؐ!

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان فون' 514122

سخن ہائے گفتنی

نسبت خدا سے ہے نہ محمد کے نام سے
رہتا ہے تجھ کو کام فقط اپنے کام سے
دیکھا ستم ظریفی افرنگ کا ظہور
آقا بنادیا تجھے ادنیٰ غلام سے
در ثمین سمجھتا ہے اپنے کلام کو
پتھر برس رہے ہیں اگرچہ کلام سے
لوگوں کو کیوں دھکیل رہا ہے عذاب میں
کیونکر حلال ہوگی کوئی شے حرام سے
معلوم کیا نہیں کہ تیری زندگی یہاں
پروان چڑھ سکے گی نہ تدبیر خام سے
ہوگا وہی بہار کے پھولوں سے بہرہ یاب
بچ کر نکل گیا جو تیرے حسن دام سے
کیا ظلم ہے کہ تجھ کو رہا قادیاں عزیز
بیت المقدس وعرب ومصر وشام سے
نزدیک ہے وہ وقت کہ گردن دبوچ لے
قہر خدا کی تیغ اچک کر نیام سے
بے شبہ میں ہوں ساقی کوثر کا معتقد
کیا تشنگی مٹے گی میری گنگارام سے
آفاقی حزیں ہے سخن سنج ونکتہ رس
کیا واسطہ ہے اس کو کسی بے مقام سے

بشکریہ ا روزنامہ آزاد لاہور 30 اپریل 1951ء

Monthly ***Laulak*** Multan Regd. No. M-108

رعایتی قیمت

مطبوعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

رعایتی قیمت

قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ
پروفیسر محمد الیاس برنیؒ
قیمت: 150/-

مقدمہ قادیانی مذہب
پروفیسر محمد الیاس برنیؒ
قیمت: 75/-

خاتم النبیین
حضرت مولانا سید انور شاہ کشمیریؒ
ترجمہ: مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
قیمت: 75/-

رئیس قادیان
مولانا محمد رفیق دلاوریؒ
قیمت: 100/-

تحفہ قادیانیت
جلد اول
مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
قیمت: 150/-

تحفہ قادیانیت
جلد دوم
مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
قیمت: 150/-

تحفہ قادیانیت
جلد سوم
مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
قیمت: 150/-

تحفہ قادیانیت
جلد چہارم
مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
قیمت: 150/-

احتساب قادیانیت
جلد اول
مولانا لال حسین اخترؒ
قیمت: 100/-

احتساب قادیانیت
جلد دوم
مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ
قیمت: 150/-

احتساب قادیانیت
جلد سوم
مولانا حبیب اللہ امرتسریؒ
قیمت: 150/-

احتساب قادیانیت
جلد چہارم
حضرت کشمیریؒ، حضرت تھانویؒ
حضرت عثمانیؒ، حضرت میرٹھیؒ
قیمت: 150/-

احتساب قادیانیت
جلد پنجم
مولانا سید محمد علی مونگیریؒ
قیمت: 100/-

احتساب قادیانیت
جلد ششم
قاضی سلیمان منصور پوریؒ
پروفیسر یوسف سلیم چشتیؒ
قیمت: 100/-

قومی تاریخی دستاویز
مولانا اللہ وسایا
قیمت: 100/-

رفع نزول عیسیٰ علیہ السلام
مولانا عبداللطیف مسعود
قیمت: 100/-

تحریف بائیبل بزبان بائیبل
مولانا عبداللطیف مسعود
قیمت: 75/-

سوانح مولانا تاج محمودؒ
صاحبزادہ طارق محمود
قیمت: 80/-

قلمی جہاد کی سرگزشت
مولانا اللہ وسایا
قیمت: 70/-

تحفہ قادیانیت (انگلش)
مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
قیمت: 100/-

نوٹ: تحفہ مکمل سیٹ رعایتی قیمت 400/-، احتساب قادیانیت مکمل سیٹ رعایتی قیمت 1600/-

رابطہ: دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان فون: 514122، 542277